الحمدللہ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصۃ النحو (تمارین)

الدرس الاول: لفظ اور اس کی اقسام

تمرین نمبر (2) غلطی کی نشاندھی کیجیے:۔

- بے معنی کلمہ کو مہمل کہتے ہیں۔ **درست**: بے معنی لفظ کو مہمل کہتے ہیں۔
- موضوع لفظ کو مفرد کہتے ہیں۔ **درست**: اکیلے موضوع لفظ کو مفرد کہتے ہیں۔
- جو جملہ فعل اور فاعل سے مرکب ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ **درست**: جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔
- جس جملے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکتا ہو اسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔ **درست**: جملہ خبریہ کہتے ہیں۔

تمرین (2)

الف:۔ مفرد اور مرکب الگ کیجیے۔

مثال	جواب بمع وجہ	مثال	جواب بمع وجہ
اَلْحَیَاءُ	مفرد، ایک موضوع لفظ	رَسُوْلُ اللہِ	مرکب، دو موضوع لفظ۔
اَلرَّجَاءُ	مفرد، ایک موضوع لفظ	رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ	مرکب، دو موضوع لفظ۔
اَلصِّدْقُ	مفرد، ایک موضوع لفظ	عَبْدٌ مُؤْمِنٌ	مرکب، دو موضوع لفظ۔
اَلْاَمَانَۃُ	مفرد، ایک موضوع لفظ	نَاقَۃُ اللہِ	مرکب، دو موضوع لفظ۔
اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ	مرکب، دو موضوع لفظ۔	اَلْاِیْمَانُ	مفرد، ایک موضوع لفظ
اَلصَّلٰوۃُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ	مرکب، ایک سے زائد موضوع الفاظ۔		

ب:۔ مرکب ناقص اور مرکب تام الگ کیجیے۔

نمبر	مثال	ترجمہ	جواب بمع وجہ
1	اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ	دعا عبادت کا مغز ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہو گئی۔
2	اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ	طہارت ایمان کا حصہ ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہو گئی۔
3	عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ کَبِیْرَۃٌ	والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہو گئی۔
4	اَلْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ	یمین غموس	مرکب ناقص، نا مکمل بات۔
5	اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ	مؤمن، مؤمن کا آئینہ ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہو گئی۔
6	سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ	قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہو گئی۔

7	طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ	طلب علم فرض ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہوگئی۔
8	جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ	نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہوگئی۔
9	اَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ	مؤمن لونڈی	مرکب ناقص، نامکمل بات۔
10	لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ	قطع تعلق کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔	مرکب تام، بات مکمل ہوگئی۔
11	اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ	تنہائی، بری صحبت سے بہتر ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہوگئی۔
12	اَلْعِلْمُ النَّافِعُ	علم نافع	مرکب ناقص، نامکمل بات۔
13	اَلزَّكٰوةُ قَنْطَرَةُ الْاِسْلَامِ	زکوۃ اسلام کا مضبوط پل ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہوگئی۔

الدرس الثانی: اسم، فعل، حرف اور ان کی علامات کا بیان

تمرین نمبر (2) غلطی کی نشاندھی کیجیے۔

- جو کلمہ اکیلا اپنا معنی ظاہر کرے اسے اسم کہتے ہیں۔ **درست**: جو کلمہ اکیلا اپنا معنی ظاہر کرے **اور اس میں زمانہ نہ پایا جائے** اسے اسم کہتے ہیں۔
- اسم کے آخر میں تنوین اور اس کے شروع میں الف لام آسکتا ہے۔ **درست**: الف لام اور تنوین ایک اسم میں **جمع نہیں ہو سکتے۔**
- قد، س یا تنوین فعل کی علامت ہے۔ **درست**: قد، س یا **سوف** فعل کی علامت ہے۔
- حرف کی کوئی علامت نہیں ہے۔ **درست**: اسم اور فعل کی علامت نہ ہونا **حرف کی علامت ہے۔**

تمرین نمبر (3): اسم، فعل اور حرف الگ الگ کیجیے نیز اسم اور فعل کی علامتیں بھی واضح کریں۔

مثال	جواب	وجہ
سَيَصْلٰى (عنقریب وہ جھونکا جائے گا)	فعل	فعل کی علامت س پائی جا رہی ہے۔
كَافِرٌ (کافر)	اسم	اسم کی علامت تنوین پائی جا رہی ہے۔
اَلنَّارُ (آگ)	اسم	اسم کی علامت الف لام پائی جا رہی ہے۔
فِي (میں)	حرف	اسم اور فعل کی کوئی بھی علامت نہیں ہے۔
قَدْ سَرَقَ (تحقیق اس نے چوری کی)	فعل	فعل کی علامت قد پائی جا رہی ہے۔
اَخٌ (بھائی)	اسم	اسم کی علامت تنوین پائی جا رہی ہے۔
لَا تَكْذِبْ (جھوٹ نہ بول)	فعل	فعل کی علامت نہی پائی جا رہی ہے۔
عَلٰى (پر)	حرف	اسم اور فعل کی کوئی بھی علامت نہیں ہے۔
هُدًى (ہدایت)	اسم	اسم کی علامت تنوین پائی جا رہی ہے۔
اَلْقَارِعَةُ (القارعہ)	اسم	اسم کی علامت الف لام پائی جا رہی ہے۔

سَمِعَ(اس نے سنا)	فعل	فعل کی علامت ماضی پائی جارہی ہے۔
قَافِلَةٌ(قافلہ)	اسم	اسم کی علامت تنوین پائی جارہی ہے۔
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ(عنقریب تم جان لوگے)	فعل	فعل کی علامت سوف پائی جارہی ہے۔
سَيَقُوْلُ(عنقریب وہ کہے گا)	فعل	فعل کی علامت س پائی جارہی ہے۔
يَنْظُرُ(وہ دیکھتا ہے یا دیکھے گا)	فعل	فعل کی علامت مضارع پائی جارہی ہے۔
اَلصِّرَاطُ(راستہ)	اسم	اسم کی علامت الف لام پائی جارہی ہے۔
اُنْصُرْ(تو مدد کر)	فعل	فعل کی علامت امر پائی جارہی ہے۔
جَنَّةٌ(جنت)	اسم	اسم کی علامت تنوین پائی جارہی ہے۔
قَالَ(اس نے کہا)	فعل	فعل کی علامت ماضی پائی جارہی ہے۔
قُمْ(تو اُٹھ)	فعل	فعل کی علامت امر پائی جارہی ہے۔

الدرس الثالث: معرفہ اور نکرہ کا بیان

تمرین نمبر(2) غلطی کی نشاندھی کریں۔

- جس اسم سے معین چیز سمجھی جائے اسے نکرہ کہتے ہیں۔ **درست**: اسے معرفہ کہتے ہیں۔
- جس اسم کے شروع میں لام ہو اسے معرف باللام کہتے ہیں۔ **درست**: الف لام ہو اسے معرف باللام کہتے ہیں۔
- جو اسم مضاف ہو اسے معرف بلاضافۃ کہتے ہیں۔ **درست**: وہ اسم جو **معرفہ کی** طرف مضاف ہو اسے معرف بالاضافۃ کہتے ہیں۔
- جس اسم کے شروع میں "یا" ہو اسی کو معرف بالنداء کہتے ہیں۔ **درست**: جس اسم کے شروع میں **حرف نداء** ہو اسے معرف بالنداء کہتے ہیں۔

سوال نمبر(3)۔۔نکرہ اور معرفہ الگ کیجیے نیز معرفہ کی قسم بھی متعین کیجیے۔

مثال	جواب	معرفہ کی قسم
جَامِعَةٌ(یونیورسٹی)	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
اَلَّذِيْنَ(جو)	معرفہ	اسم موصول
هُمْ(وہ سب لوگ)	معرفہ	اسم ضمیر
اَبُوْبَكْرٍ	معرفہ	معرف بالاضافۃ،لفظ ابو، معرفہ "بکر" کی طرف مضاف ہورہا ہے۔
عُمَرُ	معرفہ	علم
اُسْتَاذٌ	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
اَلدَّرْسُ(سبق)	معرفہ	معرف باللام
جَنَّةٌ	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی

نَحْنُ (ہم سے)	معرفہ	اسم ضمیر
كِتَابٌ	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
ذٰلِكَ	معرفہ	اسم اشارہ
عُثْمَانُ	معرفہ	علم
بَابٌ (دروازہ)	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
اَلْجَنَّةُ (جنت)	معرفہ	معرف باللام
رُمَّانٌ	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
حُلْوٌ (میٹھا)	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
هٰذَا	معرفہ	اسم اشارہ
عَلِيٌّ	معرفہ	علم
أُولٰئِكَ	معرفہ	اسم ضمیر
ثَمَرٌ (پھل)	نکرہ	نکرہ
شَجَرٌ (درخت)	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
يَانَبِيُّ (اے نبی)	معرفہ	معرف بالنداء
كُتُبٌ (کتاب کی جمع)	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
إِيَّاكَ (خاص کر تو)	معرفہ	اسم ضمیر

الدرس الرابع: مذکر اور مؤنث کا بیان

تمرین نمبر (2) سوال نمبر (1)۔۔غلطی کی نشاندھی کیجیے۔

- اسم کے آخر میں الف کے بعد ہمزہ نہ ہو تو اسے الف ممدودہ کہتے ہیں۔ **درست:** جس **الف کے بعد ہمزہ** ہو اسے الف ممدودہ کہتے ہیں۔
- جس مذکر کے مقابل نر جاندار ہو اسے مؤنث حقیقی کہتے ہیں۔ **درست:** جس **مؤنث** کے مقابل نر جاندار ہو اسے مؤنث حقیقی کہتے ہیں۔
- جس اسم کے آخر میں تاء ہو اسے مؤنث ہی کہیں گے۔ **درست:** جو اسم مذکر کا نام ہو یا صرف مذکر کے لیے بولا جاتا ہو اسے **مذکر ہی کہیں گے اگرچہ اس میں تاء ہو۔**

سوال نمبر (2)۔۔الف) مذکر اور مؤنث الگ الگ کیجیے۔

مثال	جواب	وجہ
اَلْقُرْآنُ	مذکر	علامت تانیث نہیں ہے۔
طَلْحَةُ	مذکر	مذکر کے لیے بولا جاتا ہے۔

شَمْسٌ (سورج)	مؤنث	اہل عرب بولتے ہیں۔
بَیْتٌ (گھر)	مذکر	علامت تانیث نہیں ہے۔
وَلَدٌ (بچہ)	مذکر	علامت تانیث نہیں ہے۔
زَیْنَبُ	مؤنث	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
یَدٌ (ہاتھ)	مؤنث	اہل عرب بولتے ہیں۔
أُم (ماں)	مؤنث	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
نَارٌ (آگ)	مؤنث	اہل عرب بولتے ہیں۔
خَلِیْفَةٌ (خلیفہ)	مذکر	مذکر کے لیے بولا جاتا ہے۔
اَتَانٌ (گدھی)	مؤنث	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
أُسَامَةُ	مذکر	مذکر کے لیے بولا جاتا ہے۔
أُخْتٌ (بہن)	مؤنث	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
کُبْرٰی (بڑی)	مؤنث	علامت تانیث الف مقصورہ ہے۔
طُرْفَةُ (شاعر کا نام)	مذکر	مذکر کے لیے بولا جاتا ہے۔

ب):۔۔درج ذیل اسماء میں سے مؤنث حقیقی اور مؤنث لفظی الگ الگ کریں۔

مثال	جواب	وجہ
نَاقَةٌ (اونٹنی)	مؤنث حقیقی	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
رِجْلٌ (ٹانگ)	مؤنث لفظی/سماعی	اہل عرب سے سنا گیا ہے۔اور اس کے مقابل نر جاندار نہیں ہے۔
صَحْرَاءُ	مؤنث لفظی	الف ممدودہ آخر میں ہے۔اور اس کے آخر میں نر جاندار نہیں ہے۔
بَقَرَةٌ (گائے)	مؤنث حقیقی	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
دَارٌ (گھر)	مؤنث لفظی/سماعی	اہل عرب سے سنا گیا ہے۔اور اس کے مقابل نر جاندار نہیں ہے۔
شَاةٌ (بکری)	مؤنث حقیقی	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
اِمْرَاَةٌ (عورت)	مؤنث حقیقی	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
عَیْنٌ (آنکھ)	مؤنث لفظی/سماعی	اہل عرب سے سنا گیا ہے۔اور اس کے مقابل نر جاندار نہیں ہے۔
اِبْنَةٌ (بیٹی)	مؤنث حقیقی	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
هِنْدٌ (عورت کا نام)	مؤنث حقیقی	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
لُغَةٌ (فرہنگ)	مؤنث لفظی	آخر میں علامت تانیث "ۃ" ہے۔اور اس کے مقابل نر جاندار نہیں ہے۔
فَاطِمَةُ	مؤنث حقیقی	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
حَرْبٌ (جنگ)	مؤنث لفظی/سماعی	اہل عرب سے سنا گیا ہے۔
مُرْضِعٌ (دودھ پلانے والی)	مؤنث لفظی/سماعی	اس کے مقابل نر جاندار نہیں ہے یہ مؤنث کے ساتھ ہی خاص ہے۔
ظُلْمَةٌ (اندھیرا)	مؤنث لفظی	آخر میں علامت تانیث "ۃ" ہے۔اور اس کے مقابل نر جاندار نہیں ہے۔

الدرس الخامس: واحد، تثنیہ اور جمع کا بیان

تمرین نمبر(2)۔۔غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جس اسم سے دو سے زائد افراد سمجھے جائیں اسے جمع سالم کہتے ہیں۔**درست:**اسے **جمع**۔۔**یا**۔۔**مجموع** کہتے ہیں۔
- جو اسم، جمع کا معنی دے اسے اسم جمع کہیں گے۔**درست:**جو اسم، **جمع نہ ہو مگر جمع کا معنی دے** اسے اسم جمع کہیں گے۔
- جس اسم کے آخر میں الف اور تاء ہو اسے جمع مؤنث سالم کہیں گے۔ **درست:جو جمع** الف اور تاء کے ساتھ بنائی گئی ہو اسے جمع مؤنث سالم کہتے ہیں۔

تمرین نمبر(3)۔۔**الف**)واحد، تثنیہ، جمع اور اسم جمع الگ الگ کریں۔

مثال	جواب	وجہ
اَلْسُنٌ(بہت سے زبانیں)	جمع مکسر	واحد "لِسَانٌ" ہے جس کی بنا جمع کے وقت ٹوٹ گئی۔
جَنَّتَانِ(دو جنتیں)	تثنیہ	"جَنَّةٌ" کے آخر میں "ان" کا اضافہ کیا گیا ہے۔
جَيْشٌ(لشکر)	اسم جمع	اس میں جمع کا معنی پایا جا رہا ہے۔
اَرْغِفَةٌ(روٹی)	جمع مکسر	واحد "رَغِيْفٌ" ہے جس کی بنا جمع بناتے وقت ٹوٹ گئی۔
قَلَمٌ(قلم)	واحد	ایک فرد پر دلالت کر رہا ہے۔
قَوْمٌ	اسم جمع	اس میں جمع کا معنی پایا جا رہا ہے۔
جِيْرَانٌ(پڑوسی)	جمع	"الجار" کی جمع ہے جو دو سے زیادہ افراد پر دلالت کر رہا ہے۔
مُسْلِمَةٌ(مسلمان خاتون)	واحد	ایک فرد پر دلالت کر رہا ہے۔
ذَوَاتٌ(والیاں)	جمع مؤنث سالم	"ذُو" کی جمع ہے۔
قَافِلَةٌ(قافلہ)	اسم جمع	اس میں جمع کا معنی پایا جا رہا ہے۔
دَوَاتٌ	واحد	ایک فرد پر دلالت کر رہا ہے۔
رَهْطٌ(جماعت)	اسم جمع	اس میں جمع کا معنی پایا جا رہا ہے۔
اَطْفَالٌ(بچے)	جمع مکسر	واحد "طِفْلٌ" ہے جس کی بنا جمع کے وقت ٹوٹ گئی ہے۔
مَنَازِلُ(ٹھکانے)	جمع مکسر	واحد "مَنْزِلٌ" ہے جس کی بنا جمع کے وقت ٹوٹ گئی ہے۔
فِيْرَانٌ(چوہے)	جمع مکسر	واحد "فَارٌ" ہے جس کی بنا جمع کے وقت ٹوٹ گئی ہے۔
اَبْوَابٌ(دروازے)	جمع مکسر	واحد "بَابٌ" ہے جس کی بنا جمع کے وقت ٹوٹ گئی ہے۔
مُؤْمِنُوْنَ(مؤمن)	جمع مذکر سالم	واحد "مُؤْمِنٌ" ہے آخر میں "ون" کا اضافہ کیا گیا۔
نِيْرَانٌ(آگ)	جمع	واحد "نَارٌ" ہے جس کی بنا جمع کے وقت ٹوٹ گئی ہے۔
غِلْمَةٌ(خادم)	جمع مکسر	واحد "غُلَامٌ" ہے جس کی بنا جمع کے وقت ٹوٹ گئی ہے

ب)۔۔جمع سالم اور جمع مکسر الگ الگ کیجیے۔

مثال	جواب	وجہ
صُحُفٌ (بہت سارے مصحف)	جمع مکسر	واحد "صَحِيْفَةٌ" سے جمع بناتے وقت واحد کی بناٹوٹ گئی۔
شَجَرَاتٌ (درخت)	جمع مؤنث سالم	واحد "شَجَرَةٌ" کے آخر میں الف،تا "کااضافہ کیاگیا۔
مَرْضٰى (مریض)	جمع مکسر	واحد "مَرِيْضٌ" سے جمع بناتے وقت واحد کی بناٹوٹ گئی۔
قُلُوْبٌ (دل)	جمع مکسر	واحد "قَلْبٌ" سے جمع بناتے وقت واحد کی بناٹوٹ گئی۔
صَادِقُوْنَ (سچے لوگ)	جمع مذکرسالم	واحد "صَادِقٌ" کے آخر میں واؤ،ن "کااضافہ کیاگیا۔
مَكَاتِبُ (آفس)	جمع مکسر	واحد "مَكْتَبٌ" سے جمع بناتے وقت واحد کی بناٹوٹ گئی۔
اَنْفُسٌ (جانیں)	جمع مکسر	واحد "نَفْسٌ" سے جمع بناتے وقت واحد کی بناٹوٹ گئی۔
رَاجِعُوْنَ (لوٹنے والے)	جمع مذکرسالم	واحد "رَاجِعٌ" کے آخر میں واؤ،ن "کااضافہ کیاگیا۔
مَدَارِسُ (مدرسے)	جمع مکسر	واحد "مَدْرَسَةٌ" سے جمع بناتے وقت واحد کی بناٹوٹ گئی۔
جَهَلَةٌ (جاہل)	جمع مکسر	واحد "جَاهِلٌ" سے جمع بناتے وقت واحد کی بناٹوٹ گئی۔
حَسَنَاتٌ (نیکیاں)	جمع مؤنث سالم	واحد "حَسَنَةٌ" کے آخر میں الف،تا "کااضافہ کیاگیا۔
اَفْضَلُوْنَ (افضل مرد)	جمع مذکرسالم	واحد "اَفْضَلُ" کے آخر میں واؤ،ن "کااضافہ کیاگیا۔
مَسَاكِنُ (مسکین)	جمع مکسر	واحد "مِسْكِيْنٌ" سے جمع بناتے وقت واحد کی بناٹوٹ گئی ہے۔
نُحَاةٌ (نحوی)	جمع مکسر	واحد "نَحْوِيٌّ" سے جمع بناتے وقت واحد کی بناٹوٹ گئی۔
سُجَّدٌ (سجدہ کرنے والے)	جمع مکسر	واحد "سَاجِدٌ" کی جمع ہے۔جمع بناتے وقت واحد کی بناٹوٹ گئی۔

الدرس السادس: مرکب اضافی کا بیان

تمرین نمبر(2)۔۔غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

- مرکب میں پہلے اسم کو مضاف کہتے ہیں۔**درست: مرکب اضافی** میں پہلے اسم کو مضاف کہتے ہیں۔
- مضاف الیہ پر نہ تنوین آتی ہے نہ الف لام۔**درست: ایک وقت میں** دونوں نہیں آسکتے۔
- مضاف، تثنیہ یا جمع ہو تو اس کے آخر سے نون گر جاتا ہے۔**درست:** آخر سے **نون تثنیہ ونون جمع** گر جاتے ہیں۔
- مضاف ہمیشہ مرفوع اور مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔**درست:** مضاف کا اعراب **بدلتا رہتا ہے** جبکہ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

تمرین نمبر(3)۔۔۔**الف**) درج ذیل جملوں میں مضاف اور مضاف الیہ الگ الگ کیجیے۔

مثال	مضاف	مضاف الیہ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (محمد اللہ کے رسول ہیں)	رسول	الله
اَلْمُؤْمِنُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ (مؤمن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے)	نور	الله
هٰذَا كِتَابُ الطَّهَارَةِ (یہ طہارت کی کتاب ہے)	كتاب	الطهارة
جَاءَ وَلَدَا زَيْدٍ (زید کے دو بچے آئے)	ولد	زيد

اَللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ (اللہ عالمین کارب ہے)	رب	العٰلمین
آفَۃُ الْعِلْمِ اَلنِّسْیَانُ (علم کی آفت بھول جانا ہے)	آفۃ	العلم

ب:۔۔درج ذیل جملوں میں مرکب اضافی میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
رَاَیْتُ غُلَامَ زَیْدٌ	رَاَیْتُ غُلَامَ زَیْدٍ (میں نے زید کے غلام کو دیکھا)	"زید" مضاف الیہ بن رہاہے اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
وَلَدَانِ خَالِدٍ حَضَرَا	وَلَدَا خَالِدٍ حَضَرَا (خالد کے دو بچے حاضر ہیں)	"ولدان" تثنیہ ہے اوراضافت کے وقت نون تثنیہ گر جاتا ہے۔
جَاءَ مُسْلِمُوْنَ الْھِنْدِ	جَاءَ مُسْلِمُوْا الْھِنْدِ (ہند کے مسلمان آئے)	"مسلمون" جمع مذکر سالم ہے اوراضافت کے جمع مذکر سالم کا نون جمع گر جاتا ہے۔
فُتِحَ بَابُ الدَّارَ	فُتِحَ بَابُ الدَّارِ (گھر کا دروازہ کھولا گیا)	"الدار" مضاف الیہ بن رہاہے اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
ھٰؤُلَاءِ جِیْرَانٌ زَیْدٍ	ھٰؤُلَاءِ جِیْرَانُ زَیْدٍ (یہ سب زید کے پڑوسی ہیں)	"جیران" مضاف بن رہاہے اور مضاف پر تنوین نہیں آتی۔
قَالَ بَنُوْنَ بَکْرٍ	قَالَ بَنُوْا بَکْرٍ (بکر کے بیٹوں نے کہا)	"بنون" جمع مذکر سالم ہے اوراضافت کے وقت جمع مذکر سالم کا نون جمع گر جاتا ہے۔
ھٰذَا قَلَمُ الْوَلَدٍ	ھٰذَا قَلَمُ الْوَلَدِ (یہ بچے کا قلم ہے)	"الولد" مضاف الیہ بن رہاہے اور مضاف الیہ پر تنوین نہیں آتی۔
اَلْبُسْتَانُ الدَّارِ وَاسِعٌ	بُسْتَانُ الدَّارِ وَاسِعٌ (گھر کا باغ وسیع ہے)	"البستان" مضاف بن رہاہے اور مضاف پر الف لام نہیں آتا۔
نَامَ مَسَاکِیْ بَلَدٍ	نَامَ مَسَاکِیْنُ بَلَدٍ (شہر کے مسکین سوگئے ہیں)	"مساکی" جمع مکسر ہے اوراضافت کے وقت جمع مکسر کا نون نہیں گرتا۔

ج)۔۔۔قواعد کا خیال رکھتے ہوئے درج ذیل دو دو اسماء سے مرکب اضافی بنائیے۔

مثال	جواب	وجہ
کِتَابٌ، اللّٰہ	کِتَابُ اللّٰہِ (اللہ کی کتاب)	مضاف پر تنوین نہیں آتی اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
اَلرَّبُّ، اَلْعَالَمِ	رَبُّ الْعَالَمِ (عالم کارب)	مضاف پر الف لام نہیں آتا اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
اَلْعُقُوْقُ، اَلْوَالِدُ	عُقُوْقُ الْوَالِدِ (والد کا نافرمان)	مضاف پر الف لام نہیں آتا اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
اَلْغُلَامَانِ، زَیْدٌ	غُلَامَا زَیْدٍ (زید کے دو غلام)	اضافت کے وقت نون تثنیہ گر جاتا ہے اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
لَبَنٌ شَاۃٌ	لَبَنُ شَاۃٍ (بکری کا دودھ)	مضاف پر تنوین نہیں آتی اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

اَلْمَاءُ،اَلْبَحْرُ	مَاءُ الْبَحْرِ(سمندر کا پانی)	مضاف پر الف لام نہیں آتا اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
اَلْفِیْرَانُ،بَیْتٌ	فِیْرَانُ بَیْتٍ(گھر کے چوہے)	مضاف پر الف لام نہیں آتا اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔نون اس نہیں گرایہ یہ جمع مکسر ہے۔
اَللَّبَنُ،اَلْبَقَرُ	لَبَنُ الْبَقَرِ(گائے کا دودھ)	مضاف پر الف لام نہیں آتا اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

الدرس السابع: مرکب توصیفی، بنائی اور مزجی کا بیان

تمرین نمبر(2)غلطی کی نشاندھی فرمائیں۔

- ہر صفت دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔**درست**:صفت مفرد ہو تو دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔
- موصوف غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو صفت واحد مذکر یا جمع مذکر آتی ہے۔**درست**:اس کی صفت واحد مؤنث یا جمع مؤنث آتی ہے۔
- جس مرکب کو ایک کلمہ بنادیا گیا ہو اسے مرکب بنائی کہتے ہیں۔ **درست**:جس مرکب ناقص کو ایک کلمہ بنادیا گیا ہو اور اس کا دوسرا جز کسی حرف کو شامل ہو تو اسے مرکب بنائی کہتے ہیں۔

تمرین نمبر(3)(الف)۔۔درج ذیل جملوں میں موصوف اور صفت الگ الگ کیجیے۔

مثال	موصوف	صفت
جاءَرَجُلٌ یَخَافُ(ایسا آدمی آیا جو ڈرتا ہے۔)	رجل	یخاف
صَامَ وَلَدٌ صَالِحٌ(ایسا بچہ آیا جو نیک ہے۔)	ولد	صالح
هٰذِهٖ نَاقَةٌ یَعْمَلَةٌ(یہ ایسی اونٹنی ہے جو کام کرتی ہے۔)	ناقة	یعملة
هٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ(یہ بڑا دن ہے۔)	یوم	عظیم
اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ کَلَامُ اللهِ(قرآن کریم اللہ کا کلام ہے۔)	القرآن	الکریم
اَوْلَادٌ صِغَارٌ نَائِمُوْنَ(چھوٹے بچے سو رہے ہیں۔)	اولاد	صغار
تِلْکَ اَیَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ(یہ گنے ہوئے ایام ہیں۔)	ایام	معدودات
رَاَیْتُ رِجَالًا کَثِیْرَةً(میں نے کثیر آدمی دیکھے۔)	رجالا	کثیرة
اَلْقَنَاعَةُ مَالٌ لَایَنْفَدُ(قناعت ایسی دولت ہے جو ختم نہیں ہوتی۔)	مال	لاینفد

ب)۔۔درج ذیل جملوں کے مرکب توصیفی میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
نَامَ اَطْفَالٌ صَغِیْرٌ	**نَامَ اَطْفَالٌ صَغِیْرَةٌ/صِغَارٌ**(چھوٹے بچے سو گئے۔)	موصوف مذکر عاقل کی جمع مکسر ہو تو صفت واحد مؤنث یا جمع مذکر آتی ہے۔
جَاءَ الرَّجُلُ صَالِحٌ	**جَاءَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ**(نیک آدمی آیا۔)	صفت مفرد ہو تو دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔اس لیے "**الصالح**" بنایا۔

رَاَیْتُ الْبَلَدَ الْکَرِیْم	رَاَیْتُ الْبَلَدَ الْکَرِیْمَ (میں نے عزت والا شہر دیکھا۔)	صفت مفرد ہو تو دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے اس لیے "الکریمَ" بنایا۔
ھٰذِہٖ کُتُبٌ مُفِیْدُوْنَ	ھٰذِہٖ کُتُبٌ مُفِیْدَۃٌ/مُفِیْدَاتٌ (یہ کتابیں مفید ہیں۔)	موصوف غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اس کی صفت واحد مؤنث یا جمع مؤنث آتی ہے۔
شَرِبْتُ مَاءً عَذْبٌ	شَرِبْتُ مَاءً عَذْباً (میں نے میٹھا پانی پیا۔)	صفت مفرد ہو تو دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے اس لیے "عذباً" بنایا۔
نَصَرَ زَیْدٌ عَالِمٌ	نَصَرَ زَیْدٌ نِ الْعَالِمُ (اس زید نے مدد کی جو عالم ہے۔)	صفت مفرد ہو تو دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے اس لیے "العالم" بنایا۔

ج)۔۔قواعد کا خیال رکھتے ہوئے درج ذیل دو دو لفظوں سے مرکب توصیفی بنائیے۔

مثال	جواب	وجہ
اَلْآیَۃُ بَیِّنَۃٌ	اَلْآیَۃُ الْبَیِّنَۃُ (واضح آیتیں)	"الآیۃ" کا الف لام ختم کر دیا تاکہ موصوف، صفت میں مطابقت ہو جائے۔
اَلْبِئْرُ، عَمِیْقَۃٌ	بِئْرٌ عَمِیْقَۃٌ (گہرا کنواں)	"البئرُ" کا الف لام ختم کر دیا تاکہ موصوف، صفت میں مطابقت ہو جائے۔
اَلشَّمْسُ، طَالِعَۃٌ	اَلشَّمْسُ الطَّالِعَۃُ (طلوع ہونے والا سورج)	"طالعۃ" کے ساتھ الف لام لگا کر تنوین ختم کر دی تاکہ موصوف صفت میں مطابقت ہو جائے۔
سَرِیْرٌ، مَرْفُوْعٌ	سَرِیْرٌ ھُوَ مَرْفُوْعٌ (اُٹھائی ہوئی چارپائی)	نکرہ کے بعد جملہ ہو تو وہ صفت بنتا ہے اور اس میں موصوف کے مطابق ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔
جَنَّۃٌ، اَلْعَالِیَۃُ	اَلْجَنَّۃُ الْعَالِیَۃُ (بلند جنت)	"جنۃ" کے ساتھ الف لام لگا دیا تاکہ موصوف، صفت میں مطابقت ہو جائے۔
اَلرُّسُلُ، کِرَامٌ	اَلرُّسُلُ الْکِرَامُ (عزت والے رسول	"کرام" کے ساتھ الف لام لگا کر تنوین ختم کر دی تاکہ موصوف، صفت میں مطابقت ہو جائے۔
اَلنَّارُ، مُوْقَدَۃٌ	اَلنَّارُ الْمُوْقَدَۃُ (جلی ہوئی آگ)	"موقدۃ" کے ساتھ الف لام لگا تنوین ختم کر دی تاکہ موصوف، صفت میں مطابقت ہو جائے۔

الدرس الثامن: جملہ فعلیہ کا بیان

تمرین نمبر (2)۔۔غلطی کی نشاندھی فرمائیں۔

- جس اسم کی طرف فعل کی اسناد ہو اسے فاعل کہتے ہیں۔ **درست**: فعل معروف کی اسناد ہو اسے فاعل کہتے ہیں۔
- فاعل اور نائب الفاعل منصوب ہوتے ہیں۔ **درست**: مرفوع ہوتے ہیں۔

➢ مرکب اضافی اور مرکب توصیفی بھی فاعل یا نائب الفاعل بنتے ہیں۔ **درست:** مضاف یا موصوف بھی فاعل یا نائب الفاعل بنتے ہیں۔

تمرین نمبر(3)۔۔الف)درج ذیل جملوں میں فاعل اور نائب الفاعل الگ کیجیے۔

مثال	فاعل	نائب الفاعل
قُرِءَالْقُرْآنُ (قرآن پڑھا گیا۔)	-	القرآنُ
اَللّٰہُ لَایَظْلِمُ النَّاسَ (اللہ، لوگوں پر ظلم نہیں کرتا۔)	"لایظلم"میں"ھو"ضمیر مرفوع مستتر	-
کُتِبَ الصِّیَامُ (روزے فرض کیے گئے۔)	-	الصّیامُ
مَاضَحِکَ مِیْکَائِیْلُ مُذْ خُلِقَتِ النَّارُ (جب سے آگ پیدا کی گئی ہے میکائیل علیہ السلام نہیں ہنسے۔)	"ضحک"فعل معروف کافاعل، میکائیلُ	"خلقت"کانائب الفاعل، النَّارُ
اَلصَّدَقَۃُ تَدْفَعُ الْبَلَاءَ (صدقہ بلاء وُدور کرتا ہے۔)	"تدفع"میں"ھی"ضمیر مرفع مستتر	-
لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ (دینار کے غلام پر لعنت کی گئی ہے۔)	-	عبدُ
لَایَغُلُّ مُؤْمِنٌ (مومن دھوکا نہیں دیتا۔)	مؤمنٌ	-
اِھْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (ہمیں سیدھا راستہ چلا۔)	"اِھْدِ"میں"اَنْتَ"ضمیر مرفوع مستتر	-

ب)۔۔درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
نَصَرَارَجُلَانِ	نَصَرَرَجُلَانِ (دوآدمیوں نے مدد کی۔)	فاعل اسم ظاہر ہے اس لیے فعل واحد آئے گا۔
اَلسَّارِقَانِ فَرَّ	السَّارِقَانِ فَرَّا (دوچور بھاگ گئے۔)	فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل اس کے مرجع کے مطابق ہوگا۔
جَلَسَ وَلَدٍ	جَلَسَ وَلَدٌ (بچہ بیٹھ گیا۔)	فاعل مرفوع ہوتا ہے۔
نُصِرَضَعِیْفاً	نُصِرَضَعِیْفٌ (ضعیف کی مدد کی گئی۔)	"ضعیف"نائب الفاعل ہے اور نائب الفاعل مرفوع ہوتا ہے۔
صُمْنَ النِّسَاءُ	صَامَتِ النِّسَاءُ (عورتیں خاموش ہوگئیں۔)	فاعل اسم ظاہر ہو تو اس کا فعل واحد آتا ہے۔
اَلْمُسْلِمُوْنَ جَاءَ	الْمُسْلِمُوْنَ جَاؤُا (مسلمان آئے۔)	فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل اس کے مرجع کے مطابق ہوتا ہے۔
خُلِقَتِ الْمَلَائِکَۃَ مِنْ نُوْرٍ	خُلِقَتِ الْمَلَائِکَۃُ مِنْ نُوْرٍ (ملائکہ کو نور سے پیدا کیا گیا ہے۔)	"الملائکۃُ"نائب الفاعل ہے اور نائب الفاعل مرفوع ہوتا ہے۔

ج)۔۔۔درج ذیل اسماسے پہلے اور ان کے بعد مناسب فعل لائیے۔

مثال	جواب	ترجمہ
اَلْغُلَامُ	جَاءَالْغُلَامُ	(غلام آیا)
اَلْمُسْلِمَاتُ	جَاءَتِ الْمُسْلِمَاتُ	(مسلمان عورتیں آئیں)

اَلرِّجَالُ	الرِّجَالُ قَامُوا	(آدمی کھڑے ہوئے)
اَلصَّدِيْقَانِ	جَاءَالصَّدِيْقَانِ	(دو دوست آئے)
اَلرَّهْطُ	جَاءَالرَّهْطُ	(گروہ آیا)
اَلْاَنْهَارُ	تَجْرِى الْاَنْهَارُ	(نہریں چلتی ہیں)
اَلْخَمْرُ	حُرِّمَتِ الْخَمْرُ	(شراب حرام کی گئی ہے۔)

الدرس التاسع: جملہ اسمیہ کا بیان

تمرین نمبر(2) غلطی کی نشاندھی فرمائیں۔

- مبتداء اور خبر منصوب ہوتے ہیں۔ **درست:** مرفوع ہوتے ہیں۔
- مبتداء ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ **درست:** معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے۔
- خبر معرفہ ہو تو درمیان میں ایک ضمیر ہو گی۔ **درست:** خبر معرف باللام ہو تو کبھی ان کے درمیان ایک ضمیر بھی آتی ہے۔
- مرکب اضافی بھی مبتداء یا خبر بنتا ہے۔ **درست:** مضاف اور موصوف بھی مبتداء یا خبر بنتے ہیں۔
- خبر ہمیشہ مبتداء کے مطابق ہو گی۔ **درست:** خبر مفرد ہو تو مبتداء کے مطابق ہو گی۔

تمرین نمبر(3) درج ذیل جملوں میں مبتدا اور خبر الگ الگ کیجیے۔

مثال	مبتداء	خبر
خَيْرُ التَّابِعِيْنَ اَوَيْسٌ (اویس، تابعین میں سے بہترین ہیں۔)	خير	اويس
طِفْلٌ صَغِيْرٌ جَمِيْلٌ (چھوٹا بچہ خوبصورت ہے۔)	طفل	جميل
كُلُّ قَرْضٍ صَدَقَةٌ (ہر قرض صدقہ ہے۔)	كل	صدقة
اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ (مرد سردار ہیں۔)	الرجال	قوامون
اَلْاَقْلَامُ غَالِيَةٌ (قلم مہنگے ہیں۔)	الاقلام	غالية
اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ (رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے۔)	الراحمون	يرحمهم الرحمٰن
اَلْحَسَدُ يَاكُلُ الْحَسَنَاتِ (حسد، نیکیوں کو کھاجاتا ہے۔)	الحسد	ياكل الحسنات
ذِكْرُ اللّٰهِ شِفَاءُ الْقُلُوْبِ (اللہ کا ذکر دلوں کی شفاء ہے۔)	ذكر	شفاء
ضَارِبٌ زَيْدٌ (زید مارنے والا ہے۔)	ضارب	زيد

ب)---درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیں۔

مثال	جواب	وجہ
اَلْكُتُبُ مُفِيْدُوْنَ	اَلْكُتُبُ مُفِيْدَةٌ/مُفِيْدَاتٌ (کتابیں مفید ہیں۔)	مبتدا غیر عاقل کی جمع ہے اس لیے اس کی خبر واحد مؤنث یا جمع مؤنث آئے گی۔

اَلزَّيْدَانِ شَاعِرٌ	اَلزَّيْدَانِ شَاعِرَانِ (دو زید شاعر ہیں۔)	خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
سَبَابَ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ	سباب الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ (مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔)	مبتداء معرفہ ہوتا ہے۔
اَلرِّجَالُ قَائِمٌ	اَلرِّجَالُ قَائِمُوْنَ (مرد کھڑے ہونے والے ہیں۔)	خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
نَاصِرٌ مُتَعَلِّمَةٌ	نَاصِرٌ مُتَعَلِّمٌ (ناصر طالب علم ہے۔)	خبر مفرد ہو تو تذکیر و تانیث میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
اَلْمَرْاَةُ جَالِسٌ	اَلْمَرْاَةُ جَالِسَةٌ (عورت بیٹھنے والی ہے۔)	خبر مفرد ہو تو تذکیر و تانیث میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
غُلَامٌ قَائِمٌ	اَلْغُلَامُ قَائِمٌ (غلام کھڑا ہے۔)	مبتدا معرفہ ہوتا ہے یا نکرہ مخصوصہ۔

ج)۔۔قواعد کا خیال رکھتے ہوئے درج ذیل دو دو الفاظ سے جملہ اسمیہ بنائیے۔

الفاظ	**جملہ اسمیہ**	**وجہ**
بِحَارٌ، مَالِحٌ	اَلْبِحَارُ مَالِحٌ (سمندر نمکین ہیں۔)	مبتدا معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے۔
شَمْسٌ، طَالِعٌ	اَلشَّمْسُ طَالِعٌ (سورج طلوع ہونے والا ہے۔)	مبتدا معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے۔
اَلرَّجُلُ، صَادِقَانِ	اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ (دو آدمی نیک ہیں۔)	خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
اَلْاَرْضُ، كُرَّوِيٌّ	اَلْاَرْضُ كُرَّوِيَّةٌ (زمین کروی شکل کی ہے۔)	خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
هُمْ، مُعَلِّمٌ	هُمْ مُعَلِّمُوْنَ (وہ سب استاد ہیں۔)	خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
اَشْجَارٌ، مُثْمِرٌ	اَلْاَشْجَارُ مُثْمِرٌ (درخت پھلدار ہیں۔)	مبتدا معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے۔
اَلْمُسْلِمُ، مُفْلِحُوْنَ	اَلْمُسْلِمُ مُفْلِحٌ (مسلمان نجات پانے والا ہے۔)	خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
جِيْرَانٌ، صَالِحَانِ	اَلْجِيْرَانُ صَالِحُوْنَ (پڑوسی نیک ہیں۔)	خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔

الدرس العاشر: جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کا بیان

تمرین نمبر(2)۔۔**غلطی کی نشاندھی فرمائیں**۔

- جن جملوں سے کسی عقد کے بارے میں خبر دی جائے انہیں عقود کہتے ہیں۔**درست**: وہ جملے جن سے عقد کیا جائے انہیں عقود کہتے ہیں۔
- جس جملے میں کوئی امید کی گئی ہو اسے تمنی کہتے ہیں۔**درست**: آرزو کی گئی ہو اسے تمنی کہتے ہیں۔

تمرین نمبر(3)**جملہ خبریہ و انشائیہ الگ الگ کیجئے**۔

مثال	**جواب**	**وجہ**
اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (اللہ ہر چیز کا خالق ہے۔)	جملہ خبریہ	اس میں خبر دی جارہی ہے۔

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ (چاہیے کہ جان دیکھے)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم امر پائی جارہی ہے۔
تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ اَلْمَوْتُ (موت، مؤمن کا تحفہ ہے۔)	جملہ خبریہ	اس میں خبر دی جارہی ہے۔
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (اے اللہ کے رسول)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم نداء پائی جارہی ہے۔
هَلْ سَمِعْتَ صَوْتًا؟ (کیا آپ نے آواز سنی؟)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم استفہام پائی جارہی ہے۔
اُطْلُبُوْا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ (علم سیکھو، اگرچہ چین سے۔)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم امر پائی جارہی ہے۔
بِعْتُ الْقَلَمَ اَمْسِ (میں نے کل قلم بیچا تھا۔)	جملہ خبریہ	اس میں خبر دی جارہی ہے۔
لَیْتَ خَالِدًا جَاءَ (کاش خالد آجاتا۔)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم تمنی پائی جارہی ہے۔
وَالْعَصْرِ (زمانے کی قسم۔)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم "قسم پائی جارہی ہے۔
رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا (اے ہمارے رب! ہماری بخشش فرما۔)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم دعا پائی جارہی ہے۔
اِخْلَعُوْا نِعَالَکُمْ عِنْدَ الطَّعَامِ (کھانے کے وقت جوتے اتار دو۔)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم امر پائی جارہی ہے۔
رَحِمَ اللّٰہُ مَنْ حَفِظَ لِسَانَہٗ (اللہ اس پر رحم فرمائے جو اپنی زبان کی حفاظت کرے۔)	جملہ خبریہ	اس میں خبر دی جارہی ہے۔
عُدَّ نَفْسَکَ فِی اَهْلِ الْقُبُوْرِ (اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کر۔)	جملہ خبریہ	انشائیہ کی قسم امر پائی جارہی ہے۔

الدرس الحادی عشر: حروف جارہ کا بیان

تمرین نمبر (1) اعراب لگائیے نیز جار مجرور اور ان کا متعلق پہچانئے۔

(1):۔۔۔اَلنَّجَاةُ فِی الصِّدْقِ (سچائی میں نجات ہے۔)
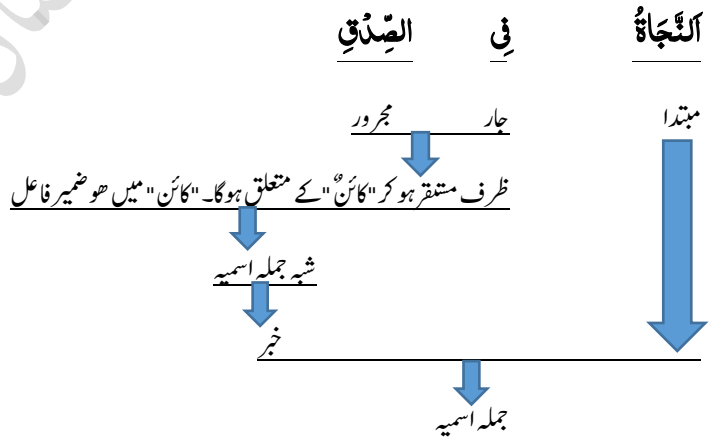
(2):۔۔۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (تمام تعریفیں اللہ کی ہیں۔)

للہ میں "لام" جار، اللہ اسم جلالت، مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر "کائن" کے متعلق ہوگا۔

(3):۔۔۔اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔)

بالنیات "میں "باء" جار، النیات "مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر "کَائِنَةٌ" کے متعلق ہوگا۔

(4):---اَلصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ(صدقات فقراء کے لیے ہیں۔)

للفقراء میں "لام" جار، الفقراء" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر "کَائِنَةٌ" کے متعلق ہو گا۔

(5):---اَلْاَمْوَاجُ کَالْجِبَالِ(موجیں پہاڑوں کی طرح ہیں۔)

کالجبال" میں "ک" جار، الجبال" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر "کَائِنَةٌ" کے متعلق ہو گا۔

(6):---اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ(نیکی پر رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔)

علی" جار، الخیر" مجرور، جار مجرور مل کر "الدال" کا ظرف لغو اول، کفاعلہ میں "ک" جار، فاعلہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر "الدال" کا ظرف لغو ثانی ہو گا۔

(7):---نَهٰی عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ(نماز میں اختصار کرنے سے منع فرمایا ہے۔)

عن" حرف جار، "الاختصار" مجرور، جار مجرور مل کر "نھی" فعل کا ظرف لغو اول، فی" جار، الصلاۃ" مجرور، جار مجرور مل کر "نھی" فعل کا ظرف لغو ثانی ہو گا۔

(8):---لَا خَیْرَ فِي الْاِسْرَافِ(اسراف میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔)

"فی" حرف جارہ، "الاسراف" مجرور، جار مجرور مل کر خیر "اسم تفضیل کے متعلق ہو کر ظرف لغو ہو گا۔

(9):---اَلرَّجُلُ فِی الدَّارِ(آدمی گھر میں ہے۔)

فی" جار، الدار" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر "کائن" کے متعلق ہو گا۔

(10):---لِکُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰی(ہر آدمی کے لیے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔)

لام" جار، کل" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر "کائن" کے متعلق ہو گا۔

(11):---اَفْضَلُ الْکَسْبِ عَمَلُ الرَّجُلِ بِیَدِهٖ(افضل کمائی آدمی کے اپنے ہاتھ کی کمائی ہے۔)

باء حرف جارہ اور "یدہ" مضاف اور مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر "افضل" متعلق کا ظرف لغو ہو گا۔

(12):---مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ(صدقہ مال کم نہیں کرتا۔)

من" جار، مال" مجرور، جار مجرور مل کر نقصت فعل کا ظرف لغو ہو گا۔

(13):---اَلسَّخِیُ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ

(سخی اللہ کے قریب،جنت کے قریب،لوگوں کے قریب اور جہنم سے بعید ہے۔)

من" جار،اللہ اسم جلالت مجرور،جار مجرور مل کر قریب صفت مشبہ کا ظرف لغو۔۔وعلیٰ ھذا القیاس

(14):---اَلْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ

(بخیل اللہ سے دور،جنت سے دور،لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہے۔)

من" جار،اللہ اسم جلالت مجرور،جار مجرور مل کر" بعید صفت مشبہ کا ظرف لغو۔۔وعلیٰ ھذا القیاس

(15):---اَلْآمِرُ بِالْمَعْرُوْفِ کَفَاعِلِہٖ (نیکی کا حکم دینے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔)

باء" جار،المعروف" مجرور،جار مجرور مل کر "الامر" کا ظرف لغو اول،کفاعلہ میں "ک" جار" فاعلہ" مجرور،جار مجرور مل کر "الآمر" کا ظرف لغو ثانی ہوگا۔

(16):---اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِی قُبُوْرِھِمْ (انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔)

فی" جار، قبور ھم" مضاف مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی ہو کر مجرور،جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر" موجود "کے متعلق ہوگا۔

الدرس الثانی عشر: معرب اور مبنی وغیرہ کا بیان

تمرین نمبر2:(الف) غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- ضمہ، فتحہ اور کسرہ ہی کو اعراب کہتے ہیں۔ **جواب:** واؤ،الف اور یاء کو بھی اعراب کہتے ہیں۔
- جو اعراب نظر آئے اسے لفظی اعراب کہتے ہیں۔ **جواب:** جو اعراب پڑھنے میں آئے اسے لفظی اعراب کہتے ہیں۔

تمرین نمبر3: عامل اور معمول نیز اعراب بالحرکت اور اعراب بالحرف کی نشاندھی کیجیے۔

مثال	عامل	معمول	اعراب
اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ (حیاء ایمان سے ہے۔)	مِنْ	الایمان	اعراب بالحرکت
ذَھَبَ غُلَامٌ (غلام چلا گیا۔)	ذھب	غلام	اعراب بالحرکت
جَاءَ اَبُوْبَکْرٍ (ابوبکر آیا۔)	جاء	ابو	اعراب بالحرف
رَاٰی وَلَدٌ جَبَلًا (بچے نے پہاڑ دیکھا۔)	راٰی	ولدٌ جبلاً	اعراب بالحرکت
نَظَرَ زَیْدٌ اِلٰی فَقِیْرٍ (زید نے فقیر کی طرف دیکھا۔)	نظر،الی	زید،فقیر	اعراب بالحرکت
شَرِبَ طِفْلٌ مَاءً بِکُوْبٍ (بچے نے پیالے میں پانی پیا۔)	شرب،بِ	طفل ماء،کوب	اعراب بالحرکت
جَلَسَ خَالِدٌ عَلَی الْحَصِیْرِ (خالد چٹائی پر بیٹھا۔)	جلس،علی	خالد،الحصیر	اعراب بالحرکت

سَرٰی خَالِدٌاِلَی الْمَدِیْنَةِ (خالد مدینے کی طرف چلا۔)	سری،الی	خالد،المدینة	اعراب بالحرکت
صَامَ رَجُلَانِ (دو آدمیوں نے روزہ رکھا۔)	صَام	رجلان	اعراب بالحرف
نَاصِرٌعَالِمٌ (ناصر عالم ہے۔)	معنوی	ناصر،عالم	اعراب بالحرکت
کَتَبَ وَلَدٌ (بچے نے لکھا۔)	کتب	ولد	اعراب بالحرکت
نَجَحَ الْمُجْتَهِدُوْنَ (کوشش کرنے والے کامیاب ہوئے۔)	نجح	المجتهدون	اعراب بالحرف

الدرس الثالث عشر: معرب اور مبنی کی اقسام

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- مبنی تین الفاظ ہیں۔ **جواب**: مبنی الفاظ کل چھ ہیں۔
- فعل ماضی اور اسم متمکن معرب ہیں۔ **جواب**: اسم متمکن اور وہ فعل مضارع جو نون ضمیر اور نون تاکید سے خالی ہو معرب ہیں۔
- جملہ حروف اور جملہ، معرب ہیں۔ **جواب**: مبنی ہیں۔
- جس مضارع کے آخر میں نون ہو وہ مبنی ہوتا ہے۔ **جواب**: نون ضمیر یا نون تاکید ہو وہ مبنی ہوتا ہے۔
- اسم غیر متمکن کی صرف آٹھ اقسام ہیں۔ **جواب**: اسم غیر متمکن کی کئی اقسام ہیں۔

تمرین نمبر3: معرب اور مبنی الگ کیجیے۔

مثال	ترجمہ	جواب	وجہ
نَصَرُوْا	ان سب مردوں نے مدد کی	مبنی	فعل ماضی ہونے کی وجہ سے۔
هُمْ	وہ سب مرد	مبنی	ضمیر ہونے کی وجہ سے
اَلَّذِیْنَ	وہ جو	مبنی	اسم موصول ہونے کی وجہ سے
مَسَاجِدُ	مسجد کی جمع منتهی الجموع	معرب	غیر منصرف
کَذَا	ایسے ہی/اسی طرح	مبنی	اسم غیر متمکن کی قسم اسم کنایہ ہے۔
صَامَا	روزہ رکھا ان دو نے	مبنی	فعل ماضی ہونے کی وجہ سے
رِجَالٌ	بہت سے مرد	معرب	اسم غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
اٰمِیْن	ایسا ہی ہو	مبنی	اسم غیر متمکن کی قسم اسم فعل ہے۔
صَوْتٌ	آواز	معرب	اسم غیر متمکن کے علاوہ اسم ہے۔
ذَهَبْنَ	گئیں وہ سب عورتیں	مبنی	مبنی کی قسم فعل ماضی ہے۔
لَیَسْمَعَنَّ	ضرور سنتا ہے یا سنے گا وہ ایک مرد	مبنی	فعل مضارع کے آخر میں نون تاکید ہے۔
اِجْلِسْ	تو بیٹھ جا	مبنی	مبنی کی قسم امر حاضر معروف
تَنْظُرْنَ	دیکھتی ہیں یا دیکھیں گئیں وہ سب عورتیں	مبنی	فعل مضارع کے آخر میں نون ضمیر ہے
تَاْکُلِیْنَ	کھاتی ہے یا کھائے گی تو ایک عورت	مبنی	فعل مضارع کے آخر میں نون ضمیر ہے
سَمِعَ	سنا اس ایک مرد نے	مبنی	مبنی کی قسم فعل ماضی

تَنْصُرُ	مدد کرتے ہو یا کروگے تم ایک مرد	معرب	مضارع جو نون ضمیر اور نون تاکید سے خالی ہے
اُولٰئِکَ	وہ سب	مبنی	اسم غیر متمکن کی قسم اسم ضمیر ہے
تَفِرُّوْنَ	بھاگتے ہو یا بھاگوگے تم سب مرد	مبنی	مضارع کے آخر میں نون ضمیر ہے
هِیَ	وہ ایک عورت	مبنی	اسم غیر متمکن کی قسم اسم ضمیر ہے
قَلَمَانِ	دو قلم	معرب	اسم متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے
هٰذَانِ	یہ دو	مبنی	اسم متمکن کی قسم اسم اشارہ ہے۔

ب):اسم متمکن اور غیر متمکن میں تمییز کریں۔

مثال	جواب	وجہ
اَحْمَدُ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
هُمَا	اسم غیر متمکن	غیر متمکن کی قسم ضمیر ہے
دَلْوٌ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
کُتُبٌ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
کَمْ	اسم غیر متمکن	غیر متمکن کی قسم اسم کنایہ ہے۔
مَصَابِیْحُ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
فَوْقَ	اسم غیر متمکن	اسم متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
هٰذَانِ	اسم غیر متمکن	غیر متمکن کی قسم اسم اشارہ ہے۔
رَجُلَانِ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
اَلْقَاضِیْ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
مُؤْمِنُوْنَ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
اَنْتُمَا	اسم غیر متمکن	غیر متمکن کی قسم اسم ضمیر ہے۔
مُسْلِمَاتٌ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
مُوْسیٰ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
غُلَامِیْ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
رِجَالٌ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔

الدرس الرابع عشر: ضمائر کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- ضمیر منصوب متصل کبھی اسم سے متصل ہوتی ہے۔ **جواب**: کبھی فعل سے متصل ہوتی ہے۔
- ضمیر مجرور متصل کبھی فعل سے متصل ہوتی ہے۔ **جواب**: کبھی اسم سے متصل ہوتی ہے۔
- کل ضمیریں 65 ہیں۔ **جواب**: کل ضمیریں 70 ہیں۔

تمرین نمبر3: درج ذیل الفاظ میں ضمائر کی اقسام خمسہ کی شناخت فرمائیے۔

مثال	جواب	مثال	جواب
اِنَّکُمْ	منصوب متصل	رَاَیْتُمْ	"تم" ضمیر مرفوع متصل مستتر
عَلَیْهِ	مجرور متصل	اِیَّانَا	منصوب منفصل
رَجَعْنَا	منصوب متصل	هُوَ	مرفوع منفصل
اِلَیْکُمَا	مجرور متصل	دَارُهُمْ	مجرور متصل
اَنْتُمْ	مرفوع منفصل	اِنَّا	منصوب متصل
اِنَّکَ	منصوب متصل	دَرْسِیْ	مجرور متصل
اِیَّاکُمْ	منصوب منفصل	ذَهَبْتُنَّ	مرفوع متصل
لَهُنَّ	مجرور متصل	غُصْنُهَا	مجرور متصل
دَعَاکُمَا	منصوب متصل	اِیَّاهُ	منصوب منفصل
اِنَّهُ	منصوب متصل	نَصَرَهُنَّ	منصوب متصل
اَنْتُنَّ	مرفوع منفصل	اِیَّاکَ	منصوب منفصل
غَسَلَ	ھو" ضمیر مرفوع متصل مستتر	جَاءَ	ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر
بِیْ	مجرور متصل	فَتَحَهُ	منصوب متصل
فِیْنَا	مجرور متصل	اَتَیْنَ	مرفوع متصل
اِنَّنِیْ	منصوب متصل	هُنَّ	مرفوع منفصل

ب):۔ ضمیربارزاورمستترکی شناخت فرمائیےنیزمستترکے بارے میں یہ بھی ارشادفرمائیےکہ وجوبامستترھےیاجوازا۔

مثال	جواب	وجہ
تَقْرَءُ	اَنْتَ"ضمیروجوبامستترھے۔	مضارع کے واحد مذکر حاضر میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
کَرُمْنَ	"ن"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
نَزَلَ	"ھو"ضمیرجوازامستترھے۔	ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں ضمیر جوازا مستتر ہوتی ہے۔
سَئَلْتُمْ	"تم"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
اِفْتَحْ	"انت"ضمیروجوبامستترھے	فعل امر کے صیغہ واحد مذکر حاضر میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
اَسْمَعُ	"انا"ضمیروجوبامستترھے۔	فعل مضارع کے صیغہ واحد متکلم میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
جَاءَتْ	"ھی"ضمیرجوازامستترھے۔	فعل ماضی کے صیغہ واحد مؤنث غائب میں ضمیر جوازا مستتر ہوتی ہے۔
وَصَلُوْا	"واؤ"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
سِرْتُ	"ت"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
لِیَقْبَلُوْا	"واؤ"ضمیربارزھے۔	فعل امر کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔

نَحْفَظُ	"نحن"ضمیروجوبامستترھے۔	مضارع کے صیغہ جمع متکلم میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
ذَهَبَا	"الف تثنیه"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
يَأكُلْنَ	"ن"ضمیربارزھے۔	مضارع کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
لِاَذْهَبْ	"انا"ضمیروجوبامستترھے۔	امر کے صیغہ واحد متکلم میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
سَمِعْتُمَا	"تما"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
تَدْرُسُ	"انت"ضمیروجوبامستترھے۔	مضارع کے صیغہ واحد مذکر حاضر میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
لِتَنْصُرْ	"انت"ضمیروجوبامستترھے۔	امر کے صیغہ واحد مذکر حاضر میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
قُلْتُنَّ	"ن"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
يَحْسَبَانِ	الف تثنیه"ضمیربارزھے۔	مضارع کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
لَاتَكْذِبْ	"انت"ضمیروجوبامستترھے۔	نہی کے صیغہ واحد مذکر حاضر میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
نَصَرَتَا	الف تثنیه"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
حَفِظْتَ	"ت"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
اَفْهَمُ	"انت"ضیمروجوبامستترھے۔	مضارع کے صیغہ واحد متکلم میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
اِقْبَلُوْا	"واؤ"ضمیربارزھے۔	امر کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
نَسِيْنَا	"نا"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
تَنْظُرُوْنَ	"واؤ"ضمیربارزھے۔	مضارع کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔

الدرس الخامس عشر:اسمائے اشارہ کابیان

تمرین نمبر2:غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو حرف مبصر چیز کی طرف اشارے کے لیے بنایا گیا ہو اسے اسم اشارہ کہتے ہیں۔ **جواب**:جو اسم مبصر چیز۔۔۔
- جس کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشار الیہ کہتے ہیں۔ **جواب**:جس چیز کی طرف۔۔۔
- "ھناک" مکان قریب کے لیے آتا ہے۔ **جواب:مکان بعید کے لیے آتا ہے۔**
- اسم اشارہ کے آخر میں آنے والا کاف ضمیر ہوتا ہے اور مخاطب کے مطابق ہوتا ہے۔ **جواب**:**حرف خطاب ہوتا ہے۔**

تمرین نمبر3:اسم اشارہ قریب،اسم اشارہ للبعیداور اسم اشارہ للمکان الگ کیجئے۔

مثال	جواب	وجہ
ذَالِکَ	اسم اشارہ للبعید	
هٰذِهٖ	اسم اشارہ للقریب	
هٰهُنَا	اسم اشارہ للمکان القریب	
اُولاءِ	اسم اشارہ للقریب	
هُنَالِکَ	اسم اشارہ للمکان البعید	
هٰؤُلَاءِ	اسم اشارہ للقریب	
تِلْکَ	اسم اشارہ للبعید	

ثَمَّ	اسم اشارہ للمکان	
تَانِکَ	اسم اشارہ للبعید	
اُولٰئِکَ	اسم اشارہ للبعید	
هَاتَانِ	اسم اشارہ للقریب	
هٰذَانِ	اسم اشارہ للقریب	

ب):درج ذیل اسماء سے پہلے اسم اشارہ قریب اور بعید دونوں لگائیے۔

مثال	اسم اشارہ قریب	اسم اشارہ بعید
رَجُلٌ	هٰذَا رَجُلٌ	ذَالِکَ رَجُلٌ
بِنْتٌ	هٰذِہٖ بِنْتٌ	تِلْکَ بِنْتٌ
کُتُبٌ	هٰذِہٖ کُتُبٌ	تِلْکَ کُتُبٌ
قَلَمَانِ	هٰذَانِ قَلَمَانِ	ذَانِکَ قَلَمَانِ
جَنَّتَانِ	هَاتَانِ جَنَّتَانِ	تَانِکَ جَنَّتَانِ
تُفَّاحٌ	هٰذَا تُفَّاحٌ	ذَالِکَ تُفَّاحٌ
اَرَضُوْنَ	هٰذِہٖ اَرَضُوْنَ	تِلْکَ اَرَضُوْنَ
دَارٌ	هٰذِہٖ دَارٌ	تِلْکَ دَارٌ
مُسْلِمَاتٌ	هٰؤُلَاءِ مُسْلِمَاتٌ	اُولٰئِکَ مُسْلِمَاتٌ
مُسْلِمُوْنَ	هٰؤُلَاءِ مُسْلِمُوْنَ	اُولٰئِکَ مُسْلِمُوْنَ
وَرَقَاتٌ	هٰذِہٖ وَرَقَاتٌ	تِلْکَ وَرَقَاتٌ

ج):درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی کیجیے۔

مثال	جواب	وجه
هٰذَا نَارٌ	هٰذِہٖ نَارٌ	نار مؤنث سماعی ہے اس لیے اسم اشارہ مؤنث لائے
تَاکَ خَلِیْفَةٌ	تِلْکَ خَلِیْفَةٌ	خلیفۃ "مذکر ہے اسلیے اسم اشارہ مذکر لائے
ذَالِکَ هِنْدٌ	تِلْکَ هِنْدٌ	" ھند "مؤنث ہے اس لیے اسم اشارہ مؤنث لائے
ذَانِکَ دَارَانِ	تَانِکَ دَارَانِ	" داران "مؤنث سماعی ہے اسلیے اسم اشارہ مؤنث لائے
هٰذَانِ جِیْرَانٌ	هٰؤُلَاءِ جِیْرَانٌ	" جیران "جَارٌ" کی جمع ہے اسلیے اسم اشارہ جمع لائے
هٰذَا اَنْهَارٌ	هٰذِہٖ اَنْهَارٌ	" انھار " جمع غیر ذوالعقول ہے اسلیے اسم اشارہ واحد مؤنث لائے
تَاکِتَابٌ	ذَاکَ کِتَابٌ	"کتاب "مذکر ہے اسلیے اسم اشارہ مذکر لائے
هٰذِہٖ دِیْکٌ	هٰذَا دِیْکٌ	" دیک "مذکر ہے اسلیے اسم اشارہ واحد مذکر لائے

الدرس السادس عشر:اسمائے موصولہ کا بیان

تمرین نمبر2:**غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔**

- جو اسم صلہ سے مل کر کلام بنے اسے اسم موصول کہتے ہیں۔ **جواب**:۔۔۔کلام کا جز بنے اسے اسم موصول کہتے ہیں۔
- اسم کے بعد والے جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔ **جواب**:اسم موصول کے بعد والے جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔

- اسم فاعل اور اسم تفضیل کا الف لام اسم موصول ہوتا ہے۔ **جواب:** اسم فاعل اور **اسم مفعول** کا الف لام اسم موصول ہوتا ہے۔
- صلہ میں موجود ضمیر کو صدر صلہ کہتے ہیں۔ **جواب:**-------- **عائد** کہتے ہیں۔

تمرین نمبر3: **خالی جگھوں میں مناسب اسم موصول لگائیے۔**

مثال	جواب	ترجمہ
فَازَالطّلّاب---سعوا	فَازَالطّلّابُ الّذِیۡنَ سَعَوۡا	وہ طالب علم کامیاب ہوئے جنھوں نے کوشش کی۔
---صَمَتَ نَجَا	مَنۡ صَمَتَ نَجَا	جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔
---یَدۡرُسُ عَالِمٌ	اَلّذِیۡ یَدۡرُسُ عَالِمٌ	جو درس دیتا ہے وہ عالم ہے۔
اَلۡاِبۡنَةُ---ذَھَبَتۡ صَالِحَةٌ	اَلۡاِبۡنَةُ الّتِیۡ ذَھَبَتۡ صَالِحَةٌ	جو بیٹی چلی گئی ہے وہ نیک ہے۔
قَامَ---ھُمۡ صَائِمُوۡنَ	قَامَ الّذِیۡنَ ھُمۡ صَائِمُوۡنَ	جو کھڑے ہیں وہ روزہ دار ہیں۔
---یَاۡتِیۡنَ مُعَلِّمَاتٌ	اَللّوَاتِیۡ یَاۡتِیۡنَ مُعَلِّمَاتٌ	جو آئی ہیں وہ استانیاں ہیں۔
جَاءَ---حَفِظَاالۡقُرۡآنَ	جَاءَ الّذَانِ حَفِظَاالۡقُرۡآنَ	وہ دو افراد آئے جنھوں نے قرآن حفظ کیا ہے۔

ب: اسم موصول یا صلہ میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
نَصَرۡتُ الّذِیۡنَ فَقِیۡرُوۡنَ	نَصَرۡتُ اللّذِیۡنَ ھُمۡ فَقِیۡرُوۡنَ	صلہ میں موصول کے مطابق ضمیر ہو ناضروری ہے اس لیے صدر صلہ میں "ھم" ضمیر لائے۔
اَللّذَانِ قَامَ حَافِظَانِ	اَللّذَانِ قَامَا حَافِظَانِ	صلہ میں موصول کے مطابق ضمیر کا ہو ناضروری ہے اس لیے "قاما" تثنیہ کا صیغہ لائے۔
جَاءَ الّذِیۡ اَبُوۡھَا عَالِمٌ	جَاءَ الّذِیۡ اَبُوۡہُ عَالِمٌ	صلہ میں موصول کے مطابق ضمیر کا ہو ناضروری ہے اس لیے "ہ" ضمیر لائے جو "الذی" کے مطابق ہے۔
نَجَحَتِ الّتِیۡ سَعٰی	نَجَحَتِ الّتِیۡ سَعَتۡ	صلہ میں موصول کے مطابق ضمیر کا ہو ناضروری ہے اس لیے "سعت" مؤنث کا صیغہ لائے جس میں "ھی" ضمیر مستتر صلہ کی طرف لوٹ رہی ہے۔
صَامَتِ اللّوَاتِی مُتَعَلِّمَاتٌ	صَامَتِ اللّوَاتِیۡ ھُنَّ مُتَعَلِّمَاتٌ	صلہ میں موصول کے مطابق ضمیر کا ہو ناضروری ہے اس لیے "ھن" ضمیر صدر صلہ کے طور پر لائے۔
اَلۡبِنۡتَانِ اللّذَانِ ذَھَبَتَا اُخۡتَایَ	اَلۡبِنۡتَانِ اللّتَانِ ذَھَبَتَا اُخۡتَایَ	صلہ میں موصول کے مطابق ضمیر کا ہو ناضروری ہے اس لیے "اللتان" تثنیہ مؤنث" کا صیغہ لائے۔
اَکۡرَمۡتُ الّذِیۡ جَاءَ غُلَامٌ	اَکۡرَمۡتُ الّذِیۡ جَاءَ غُلَاماً	"غلام" جاء فعل کا مفعول بن رہا ہے جبکہ "جاء" میں موجود "ھو" ضمیر "الذی" کی طرف لوٹ رہی ہے۔

الدرس السابع عشر: اسمائے استفہام اور اسمائے شرط کا بیان

تمرین نمبر2: **غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔**

- جس حرف سے سوال کیا جائے اسے اسم استفہام کہتے ہیں۔ **جواب:** جس اسم سے سوال کیا جائے---
- جو لفظ دو جملوں پر داخل ہو اسے اسم شرط کہتے ہیں۔ **جواب:** جو اسم دو جملوں---

تمرین نمبر3: خالی جگھوں میں مختلف اور مناسب اسم استفھام استعمال کیجیے۔

مثال	جواب	ترجمہ
---قُلْتَ	مَاقُلْتَ	تم نے کیا کہا؟
--قَلَمِي	اَيْنَ قَلَمِي	میرا قلم کہاں ہے؟
---يَوْمُ السَّاعَةِ	اَيَّانَ يَوْمُ السَّاعَةِ	قیامت کب آئے گی؟
---فِي نَفْسِکَ	مَافِيْ نَفْسِکَ	تمارے دل میں کیا ہے؟
---اَلْمَرِيْضُ	اَيْنَ الْمَرِيْضُ	مریض کہاں ہے؟
--وَلَدٍفَازَ	اَيُّ وَلَدٍفَازَ	کونسا بچہ کامیاب ہوا ہے؟
---تَقْعُدُ	اَيْنَ تَقْعُدُ	تم کہاں بیٹھوگے؟
---مَالاَلَهٗ	کَمْ مَالاَلَهٗ	اس کا مال کتنا ہے؟
---تَذْهَبُ	مَتٰى تَذْهَبُ	تم کب جاؤگے؟
--اِبْنَةٍزَلَّتْ	اَيَّةُ اِبْنَةٍزَلَّتْ	کونسی بچہ گری ہے؟
---غَابَ	مَنْ غَابَ	کون غائب ہوا؟

ب: خالی جگھوں کو الگ الگ مناسب اسم شرط سے پر کیجئے۔

مثال	جواب	ترجمہ
---جِئْتَ رَاَيْتُهٗ	اِذَاجِئْتَ رَاَيْتُهٗ	جب تو آیا تو میں نے اسے دیکھ لیا
---تَسِرْاَسِرْ	مَتٰى تَسِرْاَسِرْ	جب تو چلے گا، میں چلوں گا
--تَسْمَعْ تَقُلْ	مَاتَسْمَعْ تَقُلْ	جو تو سنے، کہہ دے
---سَکَتُّ نَجَوْتُ	کُلَّمَاسَکَتُّ نَجَوْتُ	جب کبھی میں نے خاموشی اختیار کی نجات پائی
---دَقَّ فُتِحَ لَهٗ	مَنْ دَقَّ فُتِحَ لَهٗ	جب کھٹکھٹاتا ہے اس کے لیے کھول دیا جاتا ہے
---عِلْمٍ تَحْصُلْ اَحْصُلْ	اَيُّ عِلْمٍ تَحْصُلْ اَحْصُلْ	جب علم تو حاصل کرے گا میں بھی حاصل کروں گا
---تَقْعُدْاَقْعُدْ	حَيْثُمَاتَقْعُدْاَقْعُدْ	جب کہیں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا
---تَصُمْ اَصُمْ	مَهْمَاتَصُمْ اَصُمْ	جب بھی تو روزہ رکھے گا میں بھی رکھوں گا
---تَنْصُرْاَنْصُرْ	اِذْمَاتَنْصُرْاَنْصُرْ	جب تو مدد کرے گا تو میں بھی مدد کروں گا
---تَضْحَکْ تُضْحَکْ	اِذَاتَضْحَکْ تُضْحَکْ	جب تو ہنسے گا تو ہنسا جائے گا
---تَقُلْ اَقُلْ	مَاتَقُلْ اَقُلْ	جو تو کہے گا میں کہوں گا
---تَذْهَبْ اَذْهَبْ	حَيْثُمَاتَذْهَبْ اَذْهَبْ	جہاں تو جائے گا میں جاؤں گا

الدرس الثامن عشر: اسمائے ظروف کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو فعل وقت یا جگہ ظاہر کرے اسے ظرف کہتے ہیں۔ **جواب**: جو اسم وقت۔۔۔
- اِذَا اور فَوْقُ کبھی معرب اور کبھی مبنی ہوتے ہیں۔ **جواب**: "اِذَا" ہمیشہ مبنی جبکہ "فَوْقُ" مضاف ہو اور مضاف الیہ مذکور نہ ہو مبنی ہوگا ورنہ معرب
- لَیْسَ غَیْرُ مبنی علی الفتح ہوتا ہے۔ **جواب**: مبنی علی الضم ہے۔
- جو اسم ظرف مضاف ہو اسے مبنی علی الفتح پڑھنا جائز ہے۔ **جواب**: جو اسم ظرف جملے یا اِذْ کی طرف مضاف ہو اسے مبنی علی الفتح پڑھنا جائز ہے۔
- مِثْلُ یا غَیْرُ کے بعد مَا، اَنْ یا اَنَّ آجائے تو یہ مبنی علی الفتح ہوتے ہیں۔ **جواب**: مبنی علی الفتح پڑھنا جائز ہے۔

تمرین نمبر 3: الف) معنی پر غور کرتے ہوئے ظرف زمان اور ظرف مکان الگ الگ کیجیے۔

مثال	ظرف زمان	ظرف مکان
فَوْقُ	۔	اوپر
مَتٰی	جب	۔
تَحْتُ	۔	نیچے
اَیَّانَ	کب	۔
عَوْضُ	کبھی	۔
اِذْ	جب	۔
لَدُنْ	۔	پاس
اَیْنَ	۔	کہاں
قَبْلُ	۔	پہلے
اِذَا	جب	۔
اَنّٰی	۔	کہاں
حَیْثُ	۔	جہاں

ب: معنی کا خیال رکھتے ہوئے خالی جگھوں کو مناسب اسم ظرف سے پر کیجئے۔

مثال	جواب	ترجمہ
رایت الھلال۔۔۔بکر	رَاَیْتُ الْھِلَالَ لَدٰی بَکْرٍ	میں نے بکر کے پاس ہلال دیکھا
۔۔۔یوم الدین	اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنُ	قیامت کب آئے گی۔
العلم۔۔۔حکیم	اَلْعِلْمُ لَدٰی حَکِیْمٍ	علم حکیم کے پاس ہوتا ہے
مالقیتہ۔۔۔یومین	مَالَقِیْتُہٗ مُذْ یَوْمَیْنِ	میں اسے سے دو سے نہیں ملا
۔۔۔ھو	اَیْنَ ھُوَ	وہ کہاں ہے؟
سمعت۔۔۔قلْتَ	سَمِعْتُ اِذْ قُلْتَ	جب تم نے کہا تو میں نے سنا

لااکذب---	لَااَکْذِبُ عَوْضُ	میں کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا
ماضربته---	مَاضَرَبْتُهٗ قَطُّ	میں نے اسے کبھی بھی نہیں مارا
الحکم---الادب	اَلْحُکْمُ فَوْقَ الْاَدَبِ	حکم ادب سے بڑھ کر ہے
---جئت	مَتٰی جِئْتَ	آپ کب تشریف لائے
رایت الفیل---	رَاَیْتُ الْفِیْلَ اَمْسِ	میں نے کل ہاتھی دیکھا تھا
---کتابک	اَیْنَ کِتَابُکَ	آپ کی کتاب کہاں ہے؟

الدرس التاسع وعشر: منصرف اور غیر منصرف کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جمع کا صیغہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ **جواب:** جمع منتہی الجموع کا صیغہ غیر منصرف ہوتا ہے۔
- جس اسم کے آخر میں الف نون ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔ **جواب:** الف نون زائدہ ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔
- اسم عدد غیر منصرف ہوتا ہے۔ **جواب:** اسم عدد جو فُعَالُ یا مَفْعَلُ کے وزن پر ہو وہ غیر منصرف ہوتا ہے۔
- جس اسم کے آخر میں ۃ ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔ **جواب:** وہ علم جس کے آخر میں "ۃ" ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔
- جو علم تین حروف سے زائد ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔ **جواب:** وہ مؤنث علم یا عجمی علم جو تین حروف سے زائد ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔
- غیر منصرف مضاف الیہ ہو تو اس پر کسرہ آسکتا ہے۔ **جواب:** غیر منصرف پر الف لام آجائے یا اسے مضاف کر دیا جائے تو ان دونوں صورتوں میں اس پر کسرہ آسکتا ہے۔

تمرین نمبر3: منصرف اور غیر منصرف الگ الگ کیجیے۔

مثال	جواب	وجہ
رِجَالٌ	منصرف	غیر منصرف کے اسباب تسعہ میں سے دو سبب نہیں پائے جا رہے
دَرَاهِمُ	غیرمنصرف	غیر منصرف کا سبب جمع منتہی الجموع پایا جا رہا ہے۔
عُلَمَاءُ	غیرمنصرف	غیر منصرف کا سبب الف ممدودہ پایا جا رہا ہے۔
ضَارِبَةٌ	منصرف	غیر منصرف کے اسباب تسعہ میں سے دو سبب نہیں پائے جا رہے
خَضْرَاءُ	غیرمنصرف	غیر منصرف کا سبب الف ممدودہ پایا جا رہا ہے۔
اَسَاتِذَةُ	غیرمنصرف	غیر منصرف کا سبب جمع منتہی الجموع پایا جا رہا ہے۔
عَشَرَةٌ	منصرف	غیر منصرف کے اسباب تسعہ میں سے دو سبب نہیں پائے جا رہے
ثُلَاثُ	غیرمنصرف	اسم عدد فُعَالُ کے وزن پر آ رہا ہے۔
فَاطِمَةُ	غیرمنصرف	علم اور "ۃ" دو سبب پائے جا رہے ہیں
مُحَمَّدٌ	منصرف	غیر منصرف کے اسباب تسعہ میں سے دو سبب نہیں پائے جا رہے
زُفَرُ	غیرمنصرف	علم "فُعَلُ" کے وزن پر ہے۔

نَاصِرٌ	منصرف	غیر منصرف کے اسباب تسعہ میں سے دو سبب نہیں پائے جا رہے
عِمْرَانُ	غیرمنصرف	علم کے آخر میں "الف نون" زائدہ ہے۔
جِيْرَانٌ	منصرف	غیر منصرف کے اسباب تسعہ میں سے دو سبب نہیں پائے جا رہے
عَطْشَانُ	غیرمنصرف	صفت کا صیغہ "فَعْلَانُ" کے وزن پر ہے۔
رُبَاعُ	غیرمنصرف	اسم عدد "فُعَالُ" کے وزن پر ہے۔
جَعْفَرُ	غیرمنصرف	عجمی علم تین حروف سے زیادہ ہے۔
مَسَاكِيْنُ	غیرمنصرف	جمع منتھی الجموع ہے۔
يُوْسُفُ	غیرمنصرف	عجمی علم تین حروف سے زیادہ ہے۔
اِبْرَاهِيْمُ	غیرمنصرف	عجمی علم تین حروف سے زیادہ ہے۔

الدرس العشرون: اسم معرب اور اس کے اعراب کی اقسام

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- اعراب ہمیشہ ضمہ، فتحہ اور کسرہ سے آتا ہے۔ **جواب**: اعراب تین ہیں رفع، نصب اور جر۔
- اعراب ہمیشہ لفظی ہوتا ہے۔ **جواب**: اعراب کبھی لفظی اور کبھی تقدیری ہوتا ہے۔
- اسم منقوص کا اعراب تقدیری ہوتا ہے۔ **جواب**: اس کی ضمہ اور کسرہ تقدیری ہوتی ہے جبکہ فتحہ لفظی ہوتی ہے۔
- جمع مذکر سالم کا اعراب تقدیری ہوتا ہے۔ **جواب**: جمع مذکر سالم کی حالت رفعی واؤ سے، حالت نصبی اور جری یا ساکن ما قبل مکسور آتی ہے۔
- جمع مؤنث سالم کا اعراب حالت نصبی میں تقدیری ہوگا۔ **جواب**: جمع مؤنث سالم کا اعراب حالت نصبی میں کسرہ لفظی کے ساتھ آتا ہے۔
- غیر منصرف کا اعراب حالت جری میں تقدیری ہوگا۔ **جواب**: حالت جری میں فتحہ لفظی سے ہوگا۔

تمرین نمبر3: الف) درج ذیل اسماء کا اعراب بتائیں اور ان کو تینوں حالتوں میں استعمال کیجیے۔

مثال	قسم	اعراب
كِتَابٌ	منفرد منصرف صحیح	حالت رفعی ضمہ، حالت نصبی فتحہ اور حالت جری کسرہ کے ساتھ
هٰذَاكِتَابٌ	رَاَيْتُ كِتَابًا	نَظَرْتُ اِلٰى كِتَابٍ
اَلرَّاشِيْ	اسم منقوص	حالت رفعی و جری ضمہ اور کسرہ تقدیری سے جبکہ حالت نصبی فتحہ لفظی سے
جَاءَالرَّاشِيْ	رَاَيْتُ الرَّاشِيَ	مَرَرْتُ بِالرَّاشِيْ
اَوْلَادٌ	جمع مکسر	حالت رفعی ضمہ، حالت نصبی فتحہ اور حالت جری کسرہ سے
جَاءَاَوْلَادٌ	رَاَيْتُ اَوْلَادًا	مَرَرْتُ بِاَوْلَادٍ
مُؤْمِنَاتٌ	جمع مؤنث سالم	حالت رفعی ضمہ سے اور حالت نصبی و جری کسرہ سے
هٰذِهٖ مُؤْمِنَاتٌ	رَاَيْتُ مُؤْمِنَاتٍ	مَرَرْتُ بِمُؤْمِنَاتٍ

تَلَامِيْذُ	غیر منصرف	حالت رفعی ضمہ سے اور حالت نصبی وجری فتحہ سے
ھذہٖ تَلَامِیْذُ	رَاَیْتُ تَلَامِیْذَ	مَرَرْتُ بِتَلَامِیْذَ
اَخُوْکَ	اسمائے ستّہ مکبّرہ	حالت رفعی واؤ سے حالت نصبی الف سے اور حالت جری یاء سے
جاءَ اَخُوکَ	رَاَیتُ اَخَاکَ	مَرَرْتُ بِاَخِیْکَ
غُلَامَانِ	تثنیہ	حالت رفعی الف سے اور حالت نصبی وجری یاساکن ما قبل مفتوح سے
جَاءَ غُلَامَان	رَاَیْتُ غُلَامَان	مَرَرْتُ بِغُلَامَان
مُؤْمِنُوْنُ	جمع مذکر سالم	حالت رفعی واؤ سے حالت نصبی وجری یاء ساکن ما قبل مکسور سے
جاءَمُسْلِمُوْنَ	رَاَیْتُ مُسْلِمِینَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ
اَلْعَصٰی	اسم مقصور	حالت رفعی، نصبی جری تینوں حالتیں تقدیری ھوتی ھیں۔
ھٰذَاالعصٰی	رَاَیْتُ الْعَصٰی	مَرَرْتُ بِالْعَصٰی
وَلَدِیْ	مضاف الی الیاء	تینوں حالتیں تقدیری ہوتی ہیں۔
ھٰذَاوَلَدِی	رَاَیْتُ وَلَدِیْ	مَرَرْتُ بِوَلَدِیْ

ب: درج ذیل جملوں میں اعراب کی غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
بِعْتُ الْکُرَّاسَاتَ	بِعْتُ الْکُرَّاسَاتِ	"الکراسات" جمع مؤنث سالم ھے، جویھاں مفعول بہ بن رھاھے۔اس کی حالت نصبی کسرہ کے ساتھ آئے گی۔
ذھب الطّلابِ	ذَھَبَ الطَّلّابُ	"الطّلّاب" فاعل بن رھاھے جو مرفوع ھوتاھے مکسور نھیں۔
رَاَیْتُ وَلَدَانِ	رَاَیْتُ وَلَدَیْنِ	"ولدان" تثنیہ ھے، جویھاں مفعول بہ بن رھاھے۔اس کی حالت نصبی یاءساکن ماقبل مفتوح ھوتی ھے۔
نَظَرْتُ اِلٰی اِسْمٰعِیْلِ	نَظَرْتُ اِلٰی اِسْمٰعِیْلَ	"اسمٰعیل" غیر منصرف ھے جو یھاں مجرور ھے اس کی حالت جری فتحہ کے ساتھ آتی ھے۔
اَلْقَاضِیَ مُنْصِفٌ	القاضِیْ منصفٌ	"اَلْقَاضِی" اسم منقوص ھے جو یھاں مبتداء بن رھاھے اور مبتداء مرفوع ھوتاھے۔اس کی حالت رفعی تقدیری آتی ھے۔
خَابَ الْکَافِرِیْنَ	خاب الکافرون	"الکافرون" جمع مذکر سالم ھے جو یھاں فاعل بن رھاھے اور فاعل ھمیشہ مرفوع ھوتاھے اس کی حالت رفعی واؤکے ساتھ آتی ھے۔
رَاَیْتُ مُسْلِمُوْنَ	رَاَیْتُ مسلمِیْنَ	"مسلمون" جمع مذکر سالم ھے جو یھاں مفعول بہ بن رھاھے۔اس کی حالت نصبی یاءساکن ماقبل مکسور ھوتی ھے۔
قَالَ اَبَاھُرَیْرَۃَ	قَالَ اَبُوْھریرۃ	ابو "اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ھے جو یھاں فاعل بن رھاھے اس کی حالت رفعی واؤکے ساتھ آتی ھے
اَلْمُسْلِمُ اَخِی الْمُسْلِمِ	اَلْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ	ابو "اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ھے جو یھاں خبر بن رھاھے اس کی حالت رفعی واؤکے ساتھ آتی ھے

دَوَاءُالذَّنُوْبِ اَلْاِسْتِغْفَار	دَوَاءُالذَّنُوْبِ اَلْاِسْتِغْفَارُ	"الاستغفار" مفرد منصرف صحیح ھے،یہاں خبر بن رھاھے جو مرفوع ھوتی ھے۔اس کی حالت
زَکَاةُ الْجَسَدِ اَلصَّوْمِ	زَکَاةُ الْجَسَدِ اَلصَّوْمُ	"الصوم" مفرد منصرف صحیح ھے،یہاں خبر بن رھاھے جو مرفوع ھوتی ھے۔اسکی حالت رفعی ضمه کے ساتھ آتی ھے۔
شَرِبْتُ مَاءُ زَمْزَمٍ	شَرِبْتُ مَاءَ زَمْزَمٍ	"ماء" مفرد منصرف صحیح ھے جو یہاں مفعول به بن رھاھے اس کی حالت نصبی فتحه کے ساتھ آتی ھے۔

الدرس الحادی والعشرون: نواصب وجوازم مضارع کا بیان

تمرین نمبر2:**غلطی کی نشاندھی فرمائیے**۔

- ناصب اور جازم دونوں مضارع کے آخر سے نون کو گرا دیتے ہیں۔**جواب**:ناصب اور جازم مضارع کے آخر سے نون اعرابی کو گرا دیتے ہیں۔
- جس مضارع پر ناصب اور جازم نہ ہو وہ منصوب ہوتا ہے۔**جواب**:جس مضارع پر ناصب اور جازم نہ ہو وہ مرفوع ہوتا ہے۔

تمرین نمبر3:**درج ذیل افعال کے شروع میں ناصب اور جازم داخل کرکے ان کو عمل دیجیے**۔

مثال	حرف ناصب کے ساتھ	حرف جازم کے ساتھ
تَذْبَحُوْنَ	لَن تَذْبَحُوْا	لَمْ تَذْبَحُوا
یَهْدِیْ	لَن یَّهْدِیَ	لَمْ یَهْدِ
یَغْفِرُ	لَنْ یَغْفِرَ	لَنْ یَغْفِرْ
تَنْجُوْ	لَنْ تَنْجُوَ	لَمْ تَنْجُ
تَصُوْمَان	لن تَصُوْمَا	لَمْ تَصُوْمَا
یَاْكُلُ	لَن یَاْكُلَ	لَمْ یَاْكُلْ
یَاْتِیْ	لَنْ یَاْتِیَ	لَمْ یَاْتِ
تَنْظُرِیْنَ	لَنْ تَنْظُرِیْ	لَمْ تَنْظُرِیْ
تَنَالُوْنَ	لَنْ تَنَالُوْا	لَمْ تَنَالُوا
یَنْهٰی	لَن یَنْهٰی	لَمْ یَنْهَ
اَبْرَحُ	لَنْ اَبْرَحَ	لَمْ اَبْرَحْ
نُؤْمِنُ	لَنْ نُؤْمِنَ	لَمْ نُؤْمِنْ
یُعْطِیْ	لَن یُعْطِیَ	لَمْ یُعْطِ
یَجْعَلُوْنَ	لَن یَجْعَلُوْا	لَمْ یَجْعَلُوْا
یُكْرِمُ	لَنْ یُكْرِمَ	لَنْ یُكْرِمْ
تَنْصُرِیْنَ	لَنْ تَنْصُرِیْ	لَمْ تَنْصُرِیْ
یَرٰی	لَنْ یَرٰی	لَم یَرَ
یَتْلُوْ	لَنْ یَتْلُوَ	لَم یَتْلُ
یَضْرِبْنَ	لن یَضْرِبْنَ	لَم یضْرِبْنَ
یُصَلِّیْ	لَن یُصَلِّیَ	لَم یُصَلِّ

تَمْشِيْ	لن تَمْشِيَ	لم تَمْشِ

الدرس الثاني والعشرون: فعل مضارع اور اس کے اعراب کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- صحیح وہ مضارع ہے جس کے آخر میں نون اعرابی نہ ہو۔ **جواب**: جس کے آخر میں حرف علت اور نون اعرابی نہ ہو۔
- جس فعل مضارع کے آخر میں نون ہو اسے بانون اعرابی کہتے ہیں۔ **جواب**: مضارع بانون اعرابی کہتے ہیں۔

تمرین نمبر3: درج ذیل افعال کا اعراب بتائیں نیز ان پر ناصب اور جازم لا کر ان کو عمل دیں۔

مثال	قسم	اعراب
تعقلون	مضارع بانون اعرابی	حالت رفعی ثبوت نون، حالت جزمی حذف نون سے آتی ہے۔
تَعْقِلُوْنَ	لَنْ تَعْقِلُوْا	لَمْ تَعْقِلُوْا
يَرْمِيْ	ناقص یائی	حالت رفعی ضمہ تقدیری، حالت نصبی فتحہ لفظی سے اور حالت جزمی حذف آخر سے آتی ہے۔
يَرْمِيْ	لَنْ يَرْمِيَ	لَمْ يَرْمِ
يظهر	صحیح	حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصبی فتحہ سے اور حالت جزمی سکون سے
يَظْهَرُ	لَنْ يَظْهَرَ	لَمْ يَظْهَرْ
تعفو	ناقص واوی	حالت رفعی ضمہ تقدیری، حالت نصبی فتحہ لفظی سے اور حالت جزمی حذف آخر سے آتی ہے۔
تَعْفُو	لَنْ تَعْفُوَ	لَمْ تَعْفُ
تقولان	مضارع بانون اعرابی	حالت رفعی ثبوت نون، حالت نصبی وجزمی حذف نون سے آتی ہے
تَقُوْلَانِ	تَقُوْلَا	تَقُوْلَا
يعني	ناقص یائی	حالت رفعی ضمہ تقدیری، حالت نصبی فتحہ لفظی سے اور حالت جزمی حذف آخر سے آتی ہے۔
يَعْنِيْ	لَنْ يَعْنِيَ	لَمْ يَعْنِ
تفرحين	مضارع بانون اعرابی	حالت رفعی ثبوت نون، حالت نصبی وجزمی حذف نون سے آتی ہے
تَفْرَحِيْنَ	لَن تَفْرَحِيْ	لَم تَفْرَحِيْ
يدعى	ناقص الفی	حالت رفعی ضمہ تقدیری، حالت نصبی فتحہ تقدیری، حالت جزمی حذف آخر سے
يُدْعٰى	لَنْ يُدْعٰى	لَمْ يُدْعَ
تبلغين	مضارع بانون اعرابی	حالت رفعی ثبوت نون، حالت نصبی وجزمی حذف نون سے آتی ہے
تَبْلُغِيْنَ	لَنْ تَبْلُغِيْ	لَمْ تَبْلُغِيْ
ترضى	ناقص الفی	حالت رفعی ضمہ تقدیری، حالت نصبی فتحہ تقدیری، حالت جزمی حذف آخر سے
تَرْضٰى	لَنْ تَرْضٰى	لَمْ تَرْضَ

تدعو	ناقص واوی	حالت رفعی ضمہ تقدیری، حالت نصبی فتحہ لفظی سے اور حالت جزمی حذف آخر سے آتی ہے۔
تَدْعُوْ	لَنْ تَدْعُوَ	لَمْ تَدْعُ

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
لَمَّایَقْضِیْ	لَمَّایَقْضِ	لمّا، حروف جازم میں سے جو مضارع کے آخر سے حرف علت گرادیتا ہے۔
لَنْ یَجْرِیْ	لَنْ یَجْزِیَ	"لن" حروف نواصب میں سے ہے جو مضارع کے آخر کو نصب دیتا ہے۔
لَمْ یَتَعَلَّمُ	لَمْ یَتَعَلَّمْ	لم "حرف جازم ہے جو مضارع کے آخر کو جزم دے دیتا ہے۔
لَمْ یَتَجَلّٰی	لَمْ یَتَجَلّ	لم، حروف جازم میں سے جو مضارع کے آخر سے حرف علت گرادیتا ہے۔
لَمَّایَجْلِسَانِ	لَمَّایَجْلِسَا	لمّا حروف جازم میں سے جو مضارع کے آخر سے نون اعرابی گرادیتا ہے۔
لَنْ اَسْمَعُ	لَنْ اَسْمَعَ	"لن" حروف نواصب میں سے ہے جو مضارع کے آخر کو نصب دیتا ہے۔
اِذَنْ یَقُوْلُوْنَ	اِذَنْ یَقُوْلُوْا	"اذن" حروف نواصب میں سے ہے جو مضارع کے آخر سے نون اعرابی گرادیتا ہے۔
لَمْ تَصُوْمِیْنَ	لَمْ تَصُوْمِیْ	لم، حروف جازم میں سے جو مضارع کے آخر سے نون اعرابی گرادیتا ہے۔
لَنْ یَّسْمُوْ	لَنْ یَسْمُوَ	"لن" حروف نواصب میں سے ہے جو مضارع کے آخر کو نصب دیتا ہے۔
لَمْ یَعْفُوْ	لَمْ یَعْفُ	لم، حروف جازم میں سے ہے جو مضارع کے آخر سے حرف علت گرادیتا ہے۔
کَیْ یَفْهَمَانِ	کَیْ یَفْهَمَا	"کی" حروف نواصب میں سے ہے جو مضارع کے آخر سے نون اعرابی کو گرادیتا ہے۔
لَنْ تَلُوْمِیْنَ	لَنْ تَلُوْمِیْ	"لن" حروف نواصب میں سے ہے جو مضارع کے آخر سے نون اعرابی گرادیتا ہے۔

الدرس الثالث والعشرون: حروف مشبہ بالفعل کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- حروف مشبہ بالفعل اپنے اسم کو رفع دیتے ہیں۔ **جواب:** نصب دیتے ہیں۔
- ان حروف کی خبر مفرد ہو تو اعراب اور معرفہ ونکرہ ہونے میں اسم کے مطابق ہوگی۔ **جواب:** ان حروف کی خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر ومؤنث ہونے میں اسم کے مطابق ہوگی۔
- ان کی خبر جملہ ہو تو اسم کے مطابق ہوگی۔ **جواب:** ان کی خبر جملہ ہو تو اس میں اسم کے مطابق ضمیر ہوگی۔
- ان کا اسم اور خبر مرکب توصیفی بھی ہوتا ہے۔ **جواب:** ان کا اسم اور خبر موصوف یا مضاف بھی ہوتا ہے۔
- ان کی خبر کبھی ان کے اسم سے پہلے نہیں آسکتی۔ **جواب:** ان کی خبر جار مجرور ہو تو اسم سے پہلے آسکتی ہے۔

تمرین نمبر3: الف: درج ذیل جملوں پر مناسب حرف مشبہ بالفعل لگاکر اسے عمل دیجیے۔

مثال	جواب	وجہ
اَلْعُلَمَاءُوَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ	اِنَّ الْعُلَمَاءَوَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ	العلماء کو حرف مشبہ بالفعل نے نصب دیا ھے۔

اَللّٰہُ قَدِیْرٌ	اِنَّ اللّٰہَ قَدِیْرٌ	اللہ اسم جلالت کو حرف مشبہ نے نصب دیا ھے۔
لِلْبِئْرِ دَلْوٌ	اِنَّ لِلْبِئْرِ دَلْوًا	"دلوا" حرف مشبہ بالفعل کا اسم مؤخر ھے اسلیے منصوب ھے۔
زَیْدٌ اَسَدٌ	اِنَّ زَیْدًا اَسَدٌ	زید" مشبہ بالفعل کا اسم ھونے کی وجہ سے منصوب ھے
اَلْمُسْلِمُوْنَ جَالِسُوْنَ	اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ جَالِسُوْنَ	المسلمون" کو حرف مشبہ بالفعل کا اسم ھونے کی وجہ سے حالت نصبی میں کیا ھے۔
اَلْاُسْتَاذَ اٰبٌ	اِنَّ الْاُسْتَاذَ اٰبٌ	الاستاذ" حرف مشبہ بالفعل کا اسم ھونے کہ وجہ سے منصوب ھے
فِی الْجَامِعَۃِ مُعَلِّمُوْنَ	اِنَّ فِی الْجَامِعَۃِ مُعَلِّمِیْنَ	معلمین" حرف مشبہ بالفعل کا اسم مؤخر ھونے کی وجہ سے حالت نصبی میں ھے۔
اَلْمُفْتِیْ مَوْجُوْدٌ	اِنَّ الْمُفْتِیَ مَوْجُوْدٌ	المفتی" حرف مشبہ بالفعل کی وجہ سے حالت نصبی میں ھے
اَلْوَلَدَانِ مُتَعَلِّمَانِ	اِنَّ الْوَلَدَیْنِ مُتَعَلِّمَانِ	الولدین" حرف مشبہ بالفعل کا اسم ھونے کہ وجہ سے حالت نصبی میں ھے
اَلْمُسْلِمَاتُ قَانِتَاتٌ	اِنَّ الْمُسْلِمَاتِ قَانِتَاتٌ	المسلمات" حرف مشبہ بالفعل کا اسم ھونے کی وجہ سے حالت نصبی میں ھے۔

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی کیجیے۔

مثال	جواب	وجہ
اِنَّ اَخُوْ زَیْدٍ عَالِمٌ	اِنَّ اَخَا زَیْدٍ عَالِمٌ	"اخا" حالت نصبی میں ھے کیونکہ یہ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ھے۔
اِنَّ زَیْدًا اَبُوْکَ عَالِمٌ	اِنَّ زَیْدًا اَبَاکَ عَالِمٌ	ابا" حرف مشبہ بالفعل کی وجہ سے کردیا کیونکہ زیداً سے بدل ھے جوکہ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ھونے کہ وجہ سے منصوب ھے
اِنَّ فِی الدَّارِ رَجُلٌ	اِنَّ فِی الدَّارِ رَجُلاً	رَجُلاً" حرف مشبہ بالفعل کے اسم مؤخر ھونے کہ وجہ سے منصوب ھے
اِنَّ بَرٌّ بَکْرًا	اِنَّ بَکْرًا بَرٌّ	بکرا" حرف مشبہ بالفعل کا اسم ھونے کی وجہ سے منصوب ھے
اِنَّ رَجُلَیْنِ مَوْجُوْدٌ	اِنَّ رَجُلَیْنِ مَوجُوَانِ	موجودان" اس وجہ سے ھے کہ حرف مشبہ بالفعل کی خبر مفرد ھو تو وہ واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ھونے میں اسم کے مطابق ھوتی ھے
اِنَّ الْمِیْزَانَ حَقٌّ	اِنَّ الْمِیْزَانَ حَقٌّ	المیزان" منصوب اس لیے ھے کہ یہ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ھے۔
اِنَّمَا زَیْدًا صَالِحٌ	اِنَّمَا زَیْدٌ صَالِحٌ	حرف مشبہ بالفعل کے ساتھ "ما" مل جائے تو اس کا عمل باطل ھو جاتا ھے۔
اِنَّ الْخَمْرَ حَرَامٌ	اِنَّ الْخَمْرَ حَرَامٌ	الخمر" حرف مشبہ بالفعل کا اسم ھونے کہ وجہ سے منصوب ھے۔
اُعْلِنَ اَنَّ الْمُجْتَهِدُوْنَ فَائِزُوْنَ	اُعْلِنَ اَنَّ الْمُجْتَهِدِیْنَ فَائِزُوْنَ	المجتھدین" حالت نصبی میں ھے اسلیے کہ یہ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ھے۔

الدرس الرابع والعشرون: اِنَّ، اَنَّ پڑھنے کا مقامات

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جملے کے شروع میں اور قال وغیرہ کے بعد اَنَّ آتا ہے۔ **جواب**: "اِنَّ" آتا ہے۔
- عَلِمَ، شَهِدَ کے بعد ہمیشہ اِنَّ آتا ہے۔ **جواب**: اِنَّ آتا ہے جبکہ خبر پر لام مفتوح ہو۔
- حرف تنبیہ اور حرف جر کے بعد اِنَّ آتا ہے۔ **جواب**: حرف تنبیہ اور حَیْثُ کے بعد "اِنَّ" آتا ہے۔
- جواب قسم کے شروع میں اَنَّ آتا ہے۔ **جواب**: "اِنَّ" آتا ہے۔

➢ جب یہ اسم اور خبر سے مل کر فاعل، مفعول یا مبتدا بنے تو "اِنَّ" پڑھیں گے۔ **جواب**: "اَنَّ" پڑھیں گے۔

تمرین نمبر 3: خالی جگھوں کو اِنَّ اور اَنَّ سے پُر کریں۔

مثال	جواب	وجه
---اَللّٰهُ رَحِیْمٌ	اِنَّ اللّٰهَ رَحِیْمٌ	جملے کے شروع میں اِنَّ آتا ھے۔
یَقُوْلُ---هَا بَقَرَةٌ	یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ	قال "اور اس کے مشتقات کے بعد اِنَّ آتا ھے۔
کَرِهْتُ---هٗ جَاهِلٌ	کَرِهْتُ اَنَّهٗ جَاهِلٌ	ان "اپنے اسم اور خبر سے مل کر مفعول بنے تو اَنَّ پڑھتے ھیں
اِعْلَمْ---کَ عَالِمٌ	اِعْلَمْ اَنَّکَ عَالِمٌ	ان "اپنے اسم اور خبر سے مل کر فاعل بنے تو اَنَّ پڑھتے ھیں
عِنْدِیْ---هٗ عَالِمٌ	عِنْدِیْ اَنَّهٗ عَالِمٌ	ان "اپنے اسم اور خبر سے مل کر مبتدا بنے تو "اَنَّ" پڑھتے ھیں۔
قَامَ الْوَلَدُ حَیْثُ---الْوَالِدَ قَائِمٌ	قَامَ الْوَلَدُ حَیْثُ اِنَّ الْوَالِدَ قَائِمٌ	حیث کے بعد اِنَّ آتا ھے
وَاللّٰهِ---مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ	وَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ	جواب قسم کے شروع میں اِنَّ آتا ھے
بَلَغَنِیْ---زَیْدًا عَالِمٌ	بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا عَالِمٌ	ان "اپنے اسم اور خبر سے مل کر فاعل بن تو اَنَّ پڑھتے ھیں
اُعْلِنَ---خَالِدًا نَاجِحٌ	اُعْلِنَ اَنَّ خَالِدًا نَاجِحٌ	اَنّ "اپنے اسم اور خبر سے مل کر نائب الفاعل بنے تو اَنَّ پڑھتے ھیں
مَارَاَیْتُ الَّذِیْ---هٗ فِی الْمَسْجِدِ	مَارَاَیْتُ الَّذِیْ اِنَّهٗ فِی الْمَسْجِدِ	اسم موصول کے بعد "اِنَّ" پڑھتے ھیں۔
اَلَا---زَیْدًا عَالِمٌ	اَلَا اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ	حرف تنبیه کے بعد "اِنَّ" پڑھتے ھیں
اَشْهَدُ---مُحَمَّدَ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ	اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدَ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ	شَهِدَ "کے بعد "اَنَّ" پڑھتے ھیں جبکه خبر پر لام مفتوح نه ھو۔

ب: درج ذیل جملوں میں اِنَّ اور اَنَّ کی غلطی ھو تو اس کی وجه بیان فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
اَنَّ الْاِحْسَانَ یَقْطَعُ اللِّسَانَ	اِنَّ الْاِحْسَانَ یَقْطَعُ اللِّسَانَ	جملے کے شروع میں اِنَّ پڑھتے ھیں
اَکْرَمَ الَّذِیْنَ اَنَّهُمْ عُلَمَاءُ	اَکْرَمَ الَّذِیْنَ اِنَّهُمْ عُلَمَاءُ	اسم موصول کے بعد اِنَّ پڑھتے ھیں
سَرَّنِیْ اِنَّ زَیْدًا مُعَلِّمٌ	سَرَّنِیْ اَنَّ زَیْدًا مُعَلِّمٌ	ان "اپنے اسم اور خبر سے مل کر فاعل بنے تو اَنَّ پڑھتے ھیں۔
قُلْتُ لَهٗ اَنَّ الصِّدْقَ یُنْجِیْ	قُلْتُ لَهٗ اِنَّ الصِّدْقَ یُنْجِیْ	قال اور اس کے مشتقات کے بعد اِنَّ پڑھتے ھیں
عَلِمْتُ اِنَّ الْغِیْبَةَ حَرَامٌ	عَلِمْتُ اَنَّ الْغِیْبَةَ حَرَامٌ	علم کے بعد اَنَّ پڑھتے ھیں جبکه خبر پر لام مفتوح نه ھو
عَلِمْتُ اَنَّ کُلَّ ذِیْ نِعْمَةٍ لَمَحْسُوْدٍ	عَلِمْتُ اِنَّ کُلَّ ذِیْ نِعْمَةٍ لَمَحْسُوْدٍ	علم کے بعد اِنَّ پڑھتے ھیں جبکه خبر پر لام مفتوح ھو
وَاللّٰهِ اَنَّ یَوْمَ الدِّیْنِ لَوَاقِعٌ	وَاللّٰهِ اِنَّ یَوْمَ الدِّیْنِ لَوَاقِعٌ	جواب قسم کے شروع میں اِنَّ پڑھتے ھیں

الدرس الخامس والعشرون: لائے نفی جنس کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو لا کسی چیز کے تمام افراد کی نفی کرے اسے لائے نفی جنس کہتے ہیں۔ **جواب**: تمام افراد سے حکم کی نفی کرے اسے لائے نفی جنس کہتے ہیں۔
- لاکا اسم ہمیشہ منصوب اور خبر مرفوع ہوتی ہے۔ **جواب**: لاکا اسم جب مضاف یا مشابہ مضاف ہو تو منصوب جبکہ مفرد نکرہ ہو تو مبنی علی الفتح ہوتا ہے۔
- لاکا اسم مفرد نکرہ ہو تو منصوب ہوگا۔ **جواب**: مفرد نکرہ ہو تو مبنی علی الفتح ہوگا۔
- لا کی خبر مفرد ہو تو اس میں ایک ضمیر ہوگی۔ **جواب**: خبر مفرد ہو تو مذکر، مؤنث اور واحد تثنیہ و جمع میں اسم کے مطابق ہوگی۔

تمرین نمبر 3: درج ذیل مرکبات پر لائے نفی جنس داخل کرکے اسے عمل دیجیے۔

مثال	جواب	وجہ
سُرُوْرٌدَائِمٌ	لَاسُرُوْرَدَائِمٌ	لائے نفی جنس کا اسم "سُرُوْر" مفرد نکرہ ھے اس لیے مبنی علی الفتح ھے۔
سَارِقٌ مَالًا مَوْجُوْدٌ	لَاسَارِقًامَالًا مَوْجُوْدٌ	لائے نفی جس کا اسم "سارقا مالا" مشابہ مضاف ھے اس لیے منصوب ھے۔
لَهْوٌمُفِيْدٌ	لَالَهْوَمُفِيْدٌ	لائے نفی جنس کا اسم "لھو" مفرد نکرہ ھے اس لیے مبنی علی الفتح ھے۔
طَالِعٌ جَبَلًا مَوْجُوْدٌ	لَاطَالِعًاجَبَلًا مَوْجُوْدٌ	لائے نفی جنس کا اسم "طالعاجبلا" مشابہ مضاف ھے اس لیے منصوب ھے۔
غُلَامُ رَجُلٍ شَاعِرٌ	لَاغُلَامَ رَجُلٍ شَاعِرٌ	لائے نفی جنس کا اسم "غلام" مضاف ھے اس لیے منصوب ھے۔
شَجَرٌمُثْمِرٌ	لَاشَجَرَمُثْمِرٌ	لائے نفی جنس کا اسم "شجر" مفرد نکرہ ھے اسلیے منبی علی الفتح ھے۔

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
لَارَجُلٌ جَالِسٌ	لَارَجُلَ جَالِسٌ	لائے نفی جنس کا اسم مفرد نکرہ ھے لھٰذا مبنی علی الفتح ھوگا۔
لَاحَسَنٌ وَجْهًامَوْجُوْدٌ	لَاحَسَنًاوَجْهًامَوْجُوْدٌ	لائے نفی جنس کا اسم مشابہ مضاف ھے لھٰذا منصوب ھوگا۔
لَاطَالِبًامَالًا شَعْبَانُ	لَاطَالِبَ مَالٍ شَعْبَانُ	لائے نفی جنس کا اسم مشابہ مضاف ھے لھٰذا منصوب ھوگا۔
لَاحَكِيْمًا اِلَّاذُوْتَجْرِبَةٍ	لَاحَكِيْمَ اِلَّاذُوْتَجْرِبَةٍ	لائے نفی جنس کا اسم مفرد نکرہ ھے اس لیے مبنی علی الفتح ھوگا۔
لَاغُلَامُ رَجُلٍ قَائِمًا	لَاغُلَامَ رَجُلٍ قَائِمٌ	لائے نفی جنس کا اسم مضاف ھے اسلیے منصوب ھوگا۔
لَاضَرَرًافِي الْاِسْلَام	لَاضَرَرَفِي الْاِسْلَام	لائے نفی جنس کا اسم مفرد نکرہ ھے اس لیے مبنی علی الفتح ھوگا
لَاطَاعَةً لِمَخْلُوْقٍ فِی مَعْصِيَةِ الْخَالِق	لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِی مَعْصِيَةِ الْخَالِق	لائے نفی جنس کا اسم مفرد نکرہ ھے اس لیے مبنی علی الفتح ھوگا۔

الدرس السادس والعشرون: افعال ناقصہ کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- فعل ناقص اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ **جواب**: فعل ناقص اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔
- فعل ناقص کی خبر فعل ناقص سے پہلے آسکتی ہے۔ **جواب**: فعل ناقص سے پہلے "ما" نہ ہو تو خبر فعل ناقص سے پہلے آسکتی ہے۔
- فعل ناقص کی خبر پر باء داخل ہو سکتی ہے۔ **جواب**: "لَيْسَ" کی خبر پر باء داخل ہو سکتی ہے۔

تمرین نمبر 3: الف) درج ذیل جملوں پر مناسب فعل ناقص لگا کر اسے عمل دیجیے۔

مثال	جواب	وجه
اَلْبَقَرَةُ صَفْرَاءُ	كَانَتِ الْبَقَرَةُ صَفْرَاءَ	افعال ناقصہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور ان کے اسم اور خبر کا وہی حکم ہوتا ہے جو مبتدا اور خبر کا، یعنی خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث میں اسم کے مطابق ہوتی ہے۔
اَلطِّفْلَانِ نَائِمَانِ	كَانَ الطِّفْلَانِ نَائِمَانِ	"
اَخُوْكَ صَدِيْقِيْ	كَانَ اَخُوْكَ صَدِيْقِيْ	"
عَدُوِّيْ صَدِيْقِيْ	كَانَ عَدُوِّيْ صَدِيْقِيْ	"
اَلْمُعَلِّمَاتُ جَالِسَاتٌ	كَانَتِ الْمُعَلِّمَاتُ جَالِسَاتٍ	"
اَلْمُسْلِمُوْنَ قَائِمُوْنَ	كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ قَائِمُوْنَ	"
اَللَّبَنُ حَارٌّ	كَانَ اللَّبَنُ حَارًّا	"
اَلْاَشْجَارُ مُثْمِرَةٌ	كَانَ الْاَشْجَارُ مُثْمِرَةً	"
وَجْهُهٗ مُسْوَدٌّ	كَانَ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا	"
هٰذَا زَاهِدٌ	لَيْسَ هٰذَا زَاهِدًا	"
اَلنِّسَاءُ صَالِحَاتٌ	كَانَتِ النِّسَاءُ صَالِحَاتٍ	"
دَاوٗدُ اَعْبَدُ الْبَشَرِ	كَانَ دَاوٗدُ اَعْبَدُ الْبَشَرِ	"

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
كَانَ الْوَلَدُ ذَكِيٌّ	كَانَ الْوَلَدُ ذَكِيًّا	"ذکی" فعل ناقص کی خبر ھے جو منصوب ھوتی ھے۔
يَكُوْنُ الْكَسْلَانَ مَحْرُوْمٌ	يَكُوْنُ الْكَسْلَانُ مَحْرُوْمًا	"الکسلان" فعل ناقص کا اسم ھے جو مرفوع ھوتا ھے جبکہ "محروم" فعل ناقص کی خبر ھے جو منصوب ھوتی ھے۔
صَارَ الْقَاضِيَ فَرِحًا	صَارَ الْقَاضِيْ فَرِحًا	"القاضی" فعل ناقص کا اسم ھے جو اسم منقوص ھے اس کی حالت رفعی ضمہ تقدیری سے آتی ھے۔
كَانَتِ الْبَنَاتُ عَالِمَاتٌ	كَانَتِ الْبَنَاتُ عَالِمَاتٍ	"عالمات" فعل ناقص کی خبر ھے جو جمع مؤنث سالم ھے اس کی حالت نصبی کسرہ کے ساتھ آتی ھے۔
يَصِيْرُ الطَّلَبَةُ عَالِمُوْنَ	يَصِيْرُ الطَّلَبَةُ عَالِمِيْنَ	"عالمون" فعل ناقص کی خبر ھے جو جمع مذکر سالم ھے اس کی حالت نصبی یاء ساکن ماقبل مکسور آتی ھے۔
فَقِيْرًا كَانَ زَيْدًا	فَقِيْرًا كَانَ زَيْدٌ	"زید" فعل ناقص کا اسم ھے جو مرفوع ھوتا ھے۔
حَرِيْصًا مَازَالَ الْفَقِيْرُ	مَازَالَ الْفَقِيْرُ حَرِيْصًا	جس فعل ناقص سے پہلے "ما" ھو اس کی خبر فعل ناقص سے پہلے نہیں آسکتی۔
كَانَ بَكْرٌ بِغَنِيٍّ	لَيْسَ بَكْرٌ بِغَنِيٍّ	"لَيْسَ" کی خبر پر باء داخل ھوسکتا ھے۔
مَاانْفَكَّ الْوَلَدَيْنِ مُتَعَلِّمَانِ	مَاانْفَكَّ الْوَلَدَانِ مُتَعَلِّمَيْنِ	"الولدین" فعل ناقص کا اسم ھے جو تثنیه ھے اس کی حالت رفعی الف سے آتی ھے۔
كَانَ الْمُؤْمِنِيْنَ مُفْلِحُوْنَ	كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ مُفْلِحِيْنَ	"المؤمنین" فعل ناقص کا اسم ھے جو جمع مذکر سالم ھے اس کی حالت رفعی واؤ سے آتی ھے۔

الدرس السابع والعشرون: ماولامشابہ بلیس کابیان

تمرین نمبر2:غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- ماولا اپنے اسم کونصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ **جواب**:اسم کو رفع اور خبر کونصب دیتے ہیں۔
- ماولا کے اسم اور خبر کا وہی حکم ہے جو فعل اور فاعل کا ہے۔ **جواب**:وہی حکم ہے جو مبتدا اور خبر کا ہے۔
- ان کا اسم ان کی خبر سے پہلے آجائے تو یہ کوئی عمل نہیں کرینگے۔ **جواب**:خبر اسم سے پہلے آجائے تو کو یہ عمل نہیں کرینگے۔
- ماصرف معرفہ میں عمل کرتا ہے۔ **جواب**:مادونوں میں عمل کرتا ہے۔
- لا کی خبر پر بھی باء آجاتی ہے۔ **جواب**:لا کی خبر پر باء نہیں آسکتی۔

تمرین نمبر3:الف: درج ذیل جملوں پر مَا، لَا، یا اِنْ داخل کرکے ان کو عمل دیجیے۔

مثال	جواب	وجہ
اَلْقَلَمُ جَیِّدٌ	مَاالْقَلَمُ جَیِّدًا	ماولا مشابہ بلیس اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ھیں
وَلَدَان جَالِسَان	مَاوَلَدَان جَالِسَیْن	"
اَشْجَارٌطَوِیْلَۃٌ	مَااَشْجَارٌطَوِیْلَۃً	"
رَجُلَان شَاعِرَان	لَارَجُلَان شَاعِرَیْن	"
اَنَااَخُوْہٗ	مَااَنَااَخِیْہٖ	"
مُؤْمِنَاتٌ قَائِمَاتٌ	مَامُؤْمِنَاتٌ قَائِمَاتٍ	"
خَالِدٌصَدِیْقِیْ	مَاخَالِدٌصَدِیْقِیْ	"
ھٰذَابَشَرٌ	مَاھٰذَابَشَرًا	"
اَلْقَاضِیْ مَوْجُوْدٌ	مَاالْقَاضِیْ مَوْجُوْدًا	"
اَلرِّجَالُ قَائِمُوْنَ	مَاالرِّجَالُ قَائِمِیْنَ	"
اَلْمَسَاجِدُفَسِیْحَۃٌ	مَاالْمَسَاجِدُفَسِیْحَۃً	"

ب):۔درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
ماخَالِدٌشَاعِرٌ	مَاخَالِدٌشَاعِرًا	"شاعر" مامشابہ بلیس کی خبر ھے جو منصوب ھوتی ھے۔
لازَیْدٌعَالِمًا	مَازَیْدٌعَالِمًا	لا معرفہ پر داخل نہیں ھوتا۔
مَاالْمُفْتِیْ بِحَاضِرٍ	مَاالْمُفْتِیْ بِحَاضِرٍ	"المفتی" ماشابہ بلیس کا اسم ھے جو اسم منقوص ھے اس کی حالت رفعی ضمہ تقدیری سے آتی ھے۔
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّاکَاذِبِیْنَ	اِنْ اَنْتُمْ اِلَّاکَاذِبُوْنَ	خبر سے پہلے اِلّا آجائے تو ان کا عمل باطل ھو جاتا ھے۔
لَارَجُلَانِ قَائِمًا	لَارَجُلَانِ قَائِمَیْنِ	ماولا مشابہ بلیس کے اسم اور خبر کا وھی حکم ھے جو مبتدا اور خبر کا یعنی خبر مفرد ھو تو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث میں اسم کے مطابق ھو گی۔ اسی قاعدے کی وجہ سے قائم کی تثنیہ بنادی۔
مَااِنْ صَادِقٌ نَادِمًا	مَااِنْ صَادِقٌ نَادِمٌ	ما کے بعد اِنْ آجائے تو ما کا عمل باطل ھو جاتا ھے۔

مَاالْکَافِرُوْنَ نَاجِحُوْنَ	مَاالْکَافِرُوْنَ نَاجِحِیْنَ	ناجحون "مامشابہ بلیس کی خبر ھے جو جمع مذکر سالم ھے جس کی حالت نصبی یاء ساکن ماقبل مکسور سے آتی ھے۔
مَاھُمْ بِمُؤْمِنُوْنَ	مَاھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ	باء حرف جر کی وجہ سے "مؤمنون" جمع مذکر سالم کی حالت جری لائی گئی۔
مَالَہٗ نَصِیْرًا	مَالَہٗ نَصِیْرٌ	نصیر "ماشابہ بلیس کا اسم ھے اسلیے مرفوع ھے
مَاالْحَیَاۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعَ الْغُرُوْرِ	مَاالْحَیَاۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ	ماشابہ بلیس کے بعد اِلّا آجائے تو ماکا عمل باطل ھو جاتا ھے۔
اِنْ فَاطِمَۃُ جَالِسًا	اِنْ فَاطِمَۃُ جَالِسَۃً	خبر مفرد ھو تو واحد تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث میں اسم کے مطابق ھوتی ھے "فاطمۃ" مؤنث ھے اسی لیے جالسۃ "مؤنث لائے

الدرس الثامن والعشرون: مفعول مطلق کا بیان

تمرین نمبر 2: **غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔**

- مفعول مطلق ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ **جواب**: منصوب ہوتا ہے۔
- جو مفعول مطلق فَعْلَۃٌ کے وزن پر ہو یا موصوف ہو وہ عددی ہوگا۔ **جواب**: فَعْلَۃٌ کے وزن پر ہو یا اس کا تثنیہ ہو یا ایسا اسم عدد ہو جو مصدر کی طرف مضاف ہو وہ مفعول مطلق عددی ہوگا۔
- جو مفعول مطلق فِعْلَۃٌ کے وزن پر ہو یا اسم عدد مضاف بمصدر ہو وہ نوعی ہوگا۔ **جواب**: فِعْلَۃٌ کے وزن پر ہو یا مضاف ہو یا موصوف ہو وہ مفعول مطلق نوعی ہوگا۔
- مفعول مطلق کا فعل ہمیشہ مذکور ہوتا ہے۔ **جواب**: قرینہ ہو تو مفعول مطلق کا فعل حذف کرنا جائز ہے۔ بعض مفعول مطلق کے افعال ہمیشہ محذوف ہوتے ہیں۔

تمرین نمبر 3: **درج ذیل جملوں میں مفعول مطلق اور اس کی قسم متعین فرمائیے۔**

مثال	جواب	وجہ
تَدُوْرُ الشَّمْسُ دَوْرَۃً فِی یَوْمٍ	"دورۃً" مفعول مطلق عددی ھے۔	"دَورۃ" عددی اس لیے ھے کہ یہ "فَعْلَۃً" کے وزن پر ھے۔
وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا	"تکلیما" مفعول مطلق تاکیدی ھے۔	تَکْلِیما "عددی اور نوعی میں سے نہیں ھے۔
وَثَبَ خَالِدٌ وُثُوْبَ الْاَسَدِ	"وثوب" مفعول مطلق نوعی ھے۔	وثوب "نوعی اس لیے ھے کہ یہ مضاف ھے۔
ضَرَبْتُ الْحَیَّۃَ ضَرْبَۃً	ضَرَبَۃً "مفعول مطلق عددی ھے۔	ضربۃ "عددی اس لیے ھے کہ یہ "فَعْلَۃٌ" کے وزن پر ھے۔
جَلَسَ زَیْدٌ جِلْسَۃَ الْاَمِیْرِ	"جِلسۃ" مفعول مطلق نوعی ھے۔	جلسۃ "نوعی اس لیے ھے کہ یہ "فِعْلَۃٌ" کے وزن پر ھے۔
اَدَّبَ الْاُسْتَاذُ التِّلْمِیْذَ تَاْدِیْبًا	"تادیبا" مفعول مطلق تاکیدی ھے۔	تادیبا "عددی اور نوعی میں سے نہیں ھے۔ اس لیے تاکیدی ھے
نَصَحَ بَکْرٌ نُصْحًا خَیْرًا	نصحا "مفعول مطلق نوعی ھے۔	نصحا "نوعی اس لیے ھے کہ یہ موصوف ھے
قَاتَلَ زَیْدٌ قِتَالًا	قِتالاً "مفعول مطلق تاکیدی ھے۔	"قتالا "عددی اور نوعی میں سے نہیں ھے۔ اس لیے تاکیدی ھے۔

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا	مفعول مطلق تاکیدی ھے۔	"ترتیلا" عددی اور نوعی میں سے نہیں ھے۔اس لیے تاکیدی ھے۔
اِنَّافَتَحْنَالَکَ فَتْحًامُّبِيْنًا	فتحا" مفعول مطلق نوعی ھے۔	"فتحا" نوعی اس لیے ھے کہ یہ موصوف ھے
وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا	تبتیلاً" مفعول مطلق تاکیدی ھے۔	تبتیلا" عددی اور نوعی میں سے نہیں ھے۔اس لیے تاکیدی ھے
اَنْبَتَ اللّٰهُ نَبَاتًا	نباتًا" مفعول مطلق تاکیدی ھے۔	تباتا" عددی اور نوعی میں سے نہیں ھے۔اس لیے تاکیدی ھے۔
اُلْهِمَ اِسْمَاعِيْلُ هٰذَااللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ اِلْهَامًا	الهاما" مفعول مطلق تاکیدی ھے۔	الهاما" عددی اور نوعی میں سے نہیں ھے۔اس لیے تاکیدی ھے۔

الدرس التاسع والعشرون: مفعول به کا بیان

تمرین نمبر2:**غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔**

- مفعول بہ مرفوع ہوتا ہے۔**جواب**:مفعول بہ منصوب ہوتا ہے۔
- ایک فعل کے تین یا چار مفعول بہ ہو سکتے ہیں۔**جواب**:ایک فعل کے دو یا تین مفعول بہ ہو سکتے ہیں۔
- مفعول بہ ہمیشہ فعل اور فاعل کے بعد آتا ہے۔**جواب**:عام طور پر مفعول بہ فعل اور فاعل کے بعد آتا ہے۔اور کبھی ان سے پہلے بھی آجاتا ہے۔

تمرین نمبر3:**درج ذیل جملوں میں مفعول بہ کی پہچان کیجئے۔**

مثال	جواب	وجه
اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَاِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ	اِيَّاکَ	ضمیر منصوب منفصل ھے جو مفعول بہ بنتی ھے۔
اِهْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ	"نا" ضمیر،اور "الصّراط"	نا"ضمیر "اهد" فعل امر کا مفعول بہ اول اور "الصراط" مفعول بہ ثانی
رُمَّانًا اَکَلَ بَکْرٌ	رُمّانا	"اکل" فعل کا مفعول بہ ھے۔
اَنَااَحْتَرِمُ الْمُسْلِمِيْنَ	المسلمین	"احترم" فعل کا مفعول بہ ھے۔
رَاٰی فِيْلًا وَلَدٌ	فیلاً	"رأی" فعل کا مفعول بہ ھے۔
دَعَا اَبِيْ اَخِيْ	اخی	"دعا" فعل کا مفعول بہ ھے۔
اَکَلَ الْکُمَّثْرٰی مُوْسٰی	الکمثریٰ	"اکل" کا مفعول بہ ھے۔
اِتَّقُوااللّٰهَ وَصَلُوْا اَرْحَامَکُمْ	اللہ اسم جلالت،اور "ارحام"	اللہ اسم جلالت "اتقوا" فعل کا مفعول بہ ھے اور وصلوا کا "ارحام" مفعول بہ ھے۔
اَعْطٰی زَيْدٌ فَقِيْرًا رُوْبِيَةً	"فقیرا" اور "روبیۃ"	"اعطیٰ" کا مفعول بہ اول و ثانی
تُؤْتِي الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ	الملک" اور "من تشاء"	"تویٔ" کا مفعول بہ اول و ثانی
اَکْرَمْتُ اَخَازَيْدٍ	اخا	"اکرمت" فعل کا مفعول بہ ھے۔
نَهْرَيْنِ رَاَيْتُ فِي الْحَدِيْقَةِ	نهرین	"رایتُ" کا مفعول بہ ھے۔
اُحِبُّ اَبِّيْ	ابی	"احب" فعل کا مفعول بہ ھے۔
اِشْتَرَيْتُ کُرَّاسَاتٍ	کراسات	"اشتریت" فعل کا مفعول بہ ھے۔
اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ	دعوۃ	"اتق" فعل کا مفعول بہ ھے۔

اِجْتَنِبُوْاالْخَمْرَ	الخمر	"اجتنبوا"فعل کامفعول به هے۔

الدرس الثلاثون: مفعول فیه کا بیان

تمرین نمبر2:غلطی کی نشاندهی فرمائیے۔

- مفعول فیہ کو ظرف زمان بھی کہتے ہیں۔ **جواب:** مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔
- جس ظرف کی حد ہو اسے ظرف مبہم کہتے ہیں۔ **جواب:** اسے ظرف محدود کہتے ہیں۔
- ظرف زمان سے پہلے فی لانا واجب ہے۔ **جواب:** ظرف مکان محدود سے پہلے فی لانا واجب ہے۔
- ظرف مکان سے پہلے فی لانا جائز نہیں۔ **جواب:** ظرف مبہم سے پہلے فی لانا جائز نہیں۔

تمرین نمبر3:مفعول فیه الگ کیجیے نیز بتائیے که اس سے پهلے فی آسکتا هے که نهیں۔

مثال	مفعول فیه	وجه
وُلِدَنَبِیُّنَاعَلَیْہِ السَّلَام یَوْمَ الْاِثْنَیْن	یوم الاثنین	ظرف زمان محدود هے جس سے پهلے "فی"لاناجائزهے۔
خَتَمْتُ الْقُرآنَ لَیْلَةَ الْقَدْر	لیلة القدر	ظرف زمان محدود هے جس سے پهلے "فی"لاناجائزهے۔
صَلَّیْتُ خَلْفَ الْاِمَام	خلف الامام	ظرف مبهم سے پهلے "فی"لاناجائزنهیں۔
اَسْتَیْقِظُ وَقْتَ التَّهَجُّدِ	وقت التهجد	ظرف زمان محدود هے جس سے پهلے "فی"لاناجائزهے۔
اُتْلُوالْقُرْآنَ کُلَّ یَوْمٍ صَبَاحًا	کل یوم	ظرف زمان محدود سے پهلے "فی"لاناجائزهے۔
اَطِیْعُ الْوَالِدَیْن دَائِمًا	دائما	ظرف مبهم سے پهلے "فی"لاناجائزنهیں۔
اَصُوْمُ شَهْرَرَمْضَانَ	شهررمضان	ظرف زمان محدود هے جس سے پهلے "فی"لاناجائزهے۔
عَادَزَیْدٌ مَسَاءً	مساء	ظرف زمان محدود هے جس سے پهلے "فی"لاناجائزهے۔

ب:درج ذیل جملوں میں غلطی اوراس کی وجه کی نشاندهی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
اُصَلِّی مَسْجَدًا	اُصَلِّیْ فِی مَسْجِدٍ	ظرف مکان محدود سے پهلے فی لاناواجب هے۔
اَرْجَعُ فِی غَدًا	غَدًا	قرینے کی وجه سے مفعول فیه کے فعل کو حذف کردیاگیاهے۔
اَحْفَظُ الدَّرْسَ دَارًا	احفظُ الدَّرسَ فِی دَارٍ	ظرف مکان محدود سے پهلے فی لاناواجب هے۔
اَلْحُکْمُ فَوْقُ الْاَدَب	الحکم فَوْقَ الْاَدَب	مفعول فیه هونے که وجه سے منصوب هے
دَرَسْتُ سِنُوْنَ	درستُ سِنِیْنَ	سنون"مفعول فیه هے جو منصوب هوتاهے اس لیے حالت نصبی میں کردیا۔
لَااَقْرَءُفِی خَلْفِ الْاِمَام	لااقرء خلف الامام	ظرف مبهم سے پهلے فی لاناجائزنهیں۔

الدرس الحادی والثلاثون: مفعول له اور مفعول معه کا بیان

تمرین نمبر2:غلطی کی نشاندهی فرمائیے۔

- جس کے سبب فعل واقع ہو اسے مفعول لہ کہتے ہیں۔ **جواب:** جس مفعول کے سبب فعل واقع ہو اسے مفعول لہ کہتے ہیں۔
- مفعول لہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ **جواب:** مفعول لہ منصوب ہوتا ہے لیکن اگر اس سے پہلے حرف جر آجائے تو وہ مجرور ہو جائے گا۔
- مفعول لہ مصدر نہ ہو تو اس سے پہلے لام لانا ضروری ہے۔ **جواب:** اس سے پہلے حرف جر لانا واجب ہے۔

➢ جو اسم واؤ کے بعد آئے اسے مفعول معہ کہتے ہیں۔ **جواب**: جو مفعول واؤ بمعنی مَعَ کے بعد آئے اسے مفعول معہ کہتے ہیں۔

تمرین نمبر3: الف) درج ذیل جملوں میں مفعول لہ اور مفعول معہ الگ الگ کیجئے۔

مثال	جواب	وجہ
اِحْمَرَّ وَجْهُهٗ غَضَبًا (اس کا چہرہ غصے کی وجہ سے سرخ ہو گیا)	"غضبًا" مفعول لہ	غضب کی وجہ سے چہرے کے سرخ ہونے کا فعل واقع ہوا
اَکَلْتُ اَنَا وَزَیْدًا (میں نے زید کے ساتھ کھایا)	"زیدًا" مفعول معہ	زید واؤ کے بمعنی مع کے بعد آیا ھے
سَافَرتُ طَلَبًا لِلْعِلْمِ (میں نے سفر کیا علم کی طلب کے لیے)	"علم" مفعول لہ	علم کی وجہ سے سفر کرنے کا فعل واقع ھوا
جَاءَ بَکْرٌ وَعَمْرًا (بکر عمر کے ساتھ آیا)	"عمر" مفعول معہ	عمرو اؤ بمعنی مع کے بعد آیا ھے
قُمْتُ اِکْرَامًا لِلْاُسْتَاذِ (میں استاذ کی عزت کے لیے کھڑا ہوا)	"استاذ" مفعول لہ	استاذ کی وجہ سے کھڑے ھونے کا فعل واقع ھوا
سِرْتُ وَالنِّیْلَ (میں نیل کے ساتھ چلا)	"النیل" مفعول معہ	النیل واؤ بمعنی مع کے بعد آیا ھے
آصَفُ ذَھَبَ وَزَیْدًا (آصف زید کے ساتھ گیا)	"زید" مفعول معہ	زید واؤ بمعنی مع کے بعد آیا ھے
لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ (اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو)	"املاق" مفعول لہ	"املاق" یعنی مفلسی کے سبب قتل کرنے والا فعل واقع ھوا
مَاتَفْعَلُ اَنْتَ وَجَوَّادًا (تم جواد کے ساتھ کیا کر رہے تھے)	"جواد" مفعول معہ	جواد "واؤ بمعنی مع کے بعد آیا
اَکْرَمْتُهٗ وَخَالِدًا (میں نے خالد کے ساتھ اس کی عزت کی)	"خالد" مفعول معہ	"خالد" واؤ بمعنی مع کے بعد آیا
تَرَکْتُ الْحَرَامَ حَیَاءً مِنَ اللّٰهِ (میں نے اللہ سے حیاء کرتے ہوئے حرام چھوڑ دیا)	"حیاء" مفعول لہ	"حیاء" کی وجہ سے حرام چھوڑنے کا فعل واقع ھوا ھے

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
نَصَرَ الرَّجُلُ وَنَاصِرٍ	نصر الرجلُ وَنَاصِرًا (آدمی نے ناصر کے ساتھ مدد کی۔)	ناصر امفعول معہ ہے جو ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔
جِئْتُ کِتَابًا	جئتُ لِلْکِتَابِ (میں کتاب کے لیے آیا۔)	مفعول لہ مصدر نہ ہو تو اس سے پہلے حرف جر لانا واجب ہے۔ اور یہاں کتاب مفعول لہ ہے۔
سَمِعْتُ اَنَا وَخَالِدٍ	سمعتُ انا وَخَالِدًا (میں نے خالد کے ساتھ سنا۔)	خالد مفعول لہ ہے جو ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔
دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ مَطَرًا	دخلت المسجدَ مِنَ المَطَرِ (میں بارش کی وجہ سے مسجد میں داخل ہوا۔)	مفعول لہ مصدر نہ ہو تو اس سے پہلے حرف جر لانا واجب ہے۔ اور یہاں "مطر" مفعول لہ ہے۔
رَاَیْتُ غُلَامَهٗ وَزَیْدٍ	رایت غلامه وزیدًا (میں نے اس کے غلام کو زید کے ساتھ دیکھا۔)	"زید" مفعول معہ ہے جو ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

صَلَّيْتُ وَالْمُسْلِمُوْنَ	صلیت والمسلمِیْنَ (میں نے مسلمانوں کے ساتھ نماز ادا کی)	"المسلمون" مفعول معہ ہے جو ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔
نَجَحَ رَجُلٌ كَلْبًا	نجح رجلٌ مِن کَلْبٍ (آدمی نے کتے سے نجات پائی۔)	مفعول لہ مصدر نہ ہو تو اس سے پہلے حرف جر لانا واجب ہے۔اور یہاں "کلب" مفعول لہ ہے۔
زَلَّتْ رِجْلُ وَلَدٍ وَحَلًا	زلت رجل ولدٍ مِن وحلٍ (آدمی کا بیٹا کیچڑ کی وجہ سے پھسل گیا۔)	مفعول لہ مصدر نہ ہو تو اس سے پہلے حرف جر لانا واجب ہے۔اور یہاں "وحل" مفعول لہ ہے۔

الدرس الثانی والثلاثون: حال کابیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو اسم، فاعل یا مفعول کی حالت بتائے اسے حال کہتے ہیں۔ **جواب**: جو لفظ فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے اسے حال کہتے ہیں۔
- حال اور ذوالحال منصوب ہوتے ہیں۔ **جواب**: حال ہمیشہ منصوب اور نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال عامل کے مطابق اور اکثر معرفہ ہوتا ہے۔
- ذوالحال ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ **جواب**: ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔
- ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو اس سے پہلے لانا ضروری ہے۔ **جواب**: ذوالحال نکرہ ہو اور مجرور نہ ہو تو حال کو اس سے پہلے لانا ضروری ہے۔
- حال جملہ اسمیہ ہو تو اس میں ضمیر اور جملہ فعلیہ ہو تو اس سے پہلے قد کا ہونا ضروری ہے۔ **جواب**: جملہ فعلیہ ہو اور فعل ماضی سے شروع ہو تو اس سے پہلے قد کا ہونا ضروری ہے۔

تمرین نمبر3: درج ذیل جملوں میں حال اور ذوالحال کی تعیین کیجیے۔

مثال	ذوالحال	حال
ذَهَبَ الْحَاجُّ مَاشِيًا (حاجی گئے اس حال میں کہ وہ پیدل تھے۔)	الحاج	ماشیا
لَاتَشْرَبِ الْمَاءَكَدِرًا (تو پانی نہ پی اس حال میں کہ وہ گندا ہو۔)	الماء	کدرا
نَزَلَ الْمَطَرُ غَزِيْرًا (بارش ہوئی اس حال میں کہ وہ چھما چھم تھی۔)	المطر	غزیرا
لَاتَحْكُمْ غَضْبَانَ (فیصلہ نہ کر اس حال میں کہ تو غصے میں ہو۔)	انت	غضبان
لَاتَقْرَءْ وَالنُّوْرُ ضَئِيلٌ (تو نہ پڑھ اس حال میں کہ روشنی نہ ہو۔)	انت	والنور ضئیل
فَرَّ السَّارِقُ يَرْكَبُ (چور بھاگا اس حال میں کہ وہ سوار تھا)	السارق	یرکب
اِجْتَهِدْ صَغِيْرًا (تو کوشش کر اس حال میں کہ تو کم عمر ہو۔)	انت	صغیرًا
كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ (میں اس وقت بھی نبی تھا در حال کہ آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔)	نبیینا	وآدم بین الروح والجسد

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ

جَاءَالرِّجَالُ رَاكِبُوْنَ	جاءالرجالُ رَاكِبِيْنَ (آدمی آئے اس حال میں کہ وہ سوار تھے۔)	"الرجال" ذوالحال ھے اور "راکبون" حال ھے لیکن حالت رفعی میں ھے جبکہ حال منصوب ھوتا ھے۔اس لیے حالت نصبی لائے
لَاتَشْرَبِیْ قَائِمًا	لاتشربیْ قَائِمَۃً (تونہ پی اس حال میں کہ توکھڑی ہو۔)	"لاتشربی" میں انتِ ضمیر ذوالحال ھے "جبکہ "قائمۃ" حال ھے جو مفرد ھے اور حال مفرد ھو تو واحد،تثنیہ،جمع اور مذکرو مؤنث میں ذوالحال کے مطابق ھونا ضروری ھے۔اس لیے "قائمۃ" لائے۔
مَرَرْتُ قَائِمًا بِرَجُلٍ	مررت برجل قائماً (میں آدمی کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ وہ کھڑا تھا۔)	یھاں "رجل" ذوالحال ھے جبکہ "قائما" حال ھے اور حال،ذوالحال کے بعد آتا ھے۔
اُخِذَالسَّارِقَانِ فَارَّانِ	اخذالسارقان فَارَّيْنِ (دوچوروں کوپکڑلیاگیا در حال کہ وہ بھاگ رہے تھے۔)	یھاں پر "السارقان" ذوالحال ھے جبکہ "فارین" حال ھے اور حال مفرد ھو تو اس کا واحد،تثنیہ،جمع اور مذکرو مؤنث میں ذوالحال کے مطابق ھونا ضروری ھے۔
جِئْنَ رَاكِبَاتٌ	جئن راكباتٍ (عورتیں آئیں اس حال میں کہ وہ سوار تھیں۔)	راکبات" حال ھے جس کی حالت نصبی کسرہ کے ساتھ ھوتی ھے۔
ذَهَبَ وَلَدٌ رَاجِلًا	ذھب رَاجِلًا وَلَدٌ (بچہ آیا اس حال میں کہ وہ پیدل تھا۔)	یھاں "ولد" ذوالحال ھے جبکہ "راجلا" حال ھے اور ذوالحال نکرہ ھو اور مجرور نہ ھو تو حال کو اس سے پہلے لانا ضروری ھے۔

الدرس الثلاث والثلاثون: تمییز کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو اسم معرفہ کسی چیز سے ابہام کو دور کردے اسے تمییز کہتے ہیں۔ **جواب**: جو اسم نکرہ کسی چیز۔۔۔
- جس چیز سے ابہام دور کیا جائے اسے ممیِّز کہتے ہیں۔ **جواب**: اسے ممیَّز کہتے ہیں۔
- مبہم ذات عموماعدد ہوتی ہے۔ **جواب**: مبہم ذات عموما مقدار ہوتی ہے۔
- مبہم نسبت جملہ اسمیہ میں ہوتی ہے۔ **جواب**: مبہم نسبت یا تو جملہ فعلیہ میں ہوتی ہے یا شبہ جملہ میں ہوتی ہے یا اضافت میں ہوتی ہے۔

تمرین نمبر3: درج ذیل جملوں میں تمییز کی پہچان کیجیے اور اس کی قسم متعین فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
بِعْتُ مَنًّا بُرًّا بِمِائَةِ رُوْبِيَةٍ	"برا" تمییز عن الذات ھے۔	"برا" نے مقدار سے ابہام دور کیا ھے۔
فِي الْبَيْتِ صَاعٌ تَمْرًا	تمرا" تمییز عن الذات ھے۔	"تمرا" نے مقدار یعنی وزن سے ابہام دور کیا ھے۔
رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	کوکبا" تمییز عن الذات ھے۔	"کوکبا" نے مقدار یعنی عدد سے ابہام کو دور کیا ھے۔
فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا	عیونا" تمییز عن النسبت ھے۔	عیونا" نے نسبت سے ابہام دور کیا ھے۔

اَلدَّارُطَيِّبَةٌ فَسَاحَةً	فساحة "تمییزعن النسبت ھے۔	فساحة "نے نسبت سے ابہام کودورکیاھے۔
لِیْ خَاتَمٌ فِضَّةً	فضة "تمییزعن الذات ھے۔	فضة "نے ذات سے ابہام کودورکیاھے۔
اَلسَّنَةُ اِثْنَاعَشَرَشَهْرًا	شھرا"تمییزعن الذات ھے۔	شھرا"نے مقداریعنی عددسے ابہام کودورکیاھے۔
اَنَااَكْثَرُمِنْکَ تَجْرِبَةً	تجربة "تمییزعن النسبت ھے۔	تجربة "نے نسبت سے ابہام کودورکیاھے۔
عِنْدِیْ رِطْلٌ سَمَنًا	سمنا"تمییزعن الذات ھے۔	سمنا"نے مقداریعنی وزن سے ابہام کودورکیاھے۔
عِنْدَهٗ ذِرَاعٌ حَرِيْرًا	حریرا"تمییزعن الذات ھے۔	حریرا"نے مقداریعنی ناپ سے ابہام کودورکیاھے۔
مَلَئْتُ الْكَاسَ لَبَنًا	لبنا"تمییزعن النسبت ھے۔	لبنا"نے نسبت سے ابہام کودورکیاھے۔
مَاعِنْدِیْ شِبْرٌاَرْضًا	ارضا"تمییزعن الذات ھے۔	ارضا"نے مقداریعنی ناپ سے ابہام کودورکیاھے۔
رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا	علما"تمییزعن النسبت ھے۔	علما"نے نسبت سے ابہام کودورکیاھے۔

ب: درج ذل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
اَخَذْتُ عِشْرِيْنَ الدَّرَاهِمِ	اخذت عشرین درھمًا	تمییزنکرہ ھوتی ہے۔
عِنْدَهَاسَوَارُذَهَبٍ	عندھاسوارُذَھَبِ	میِّزکوتمییزکی طرف مضاف کیاگیاھے۔
اِشْتَرَيْتُ رِطْلَ زَيْتًا	اشتریت رطلَ زَیْتٍ	میِّزتمییزکی طرف مضاف ہورھاھے

الدرس الرابع والثلاثون: مستثنیٰ کابیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جس اسم کو کسی اسم کے حکم سے نکال دیا جائے اسے مستثنیٰ کہتے ہیں۔ **جواب:** جس اسم کو بذریعہ کلمہ استثناء کسی اسم کے حکم سے نکال دیا جائے اسے مستثنیٰ کہتے ہیں۔
- مستثنیٰ مفرّغ مرفوع ہوگا۔ **جواب:** عامل کے مطابق ہوگا۔
- غیرُ کے بعد مستثنیٰ منصوب ہوگا۔ **جواب:** مجرور ہوگا۔

تمرین نمبر3: مستثنیٰ اورمستثنیٰ منہ کوپھچانیے نیزمستثنیٰ کااعراب بتائیے۔

مثال	مستثنیٰ منہ	مستثنیٰ/اعراب
قَامَ التَّلَامِيْذُاِلَّاهِرَّةً	التلامیذ	"ھرةً" بیان کردہ صورتوں کے علاوہ صورتیں منصوب ھوتی ھیں۔
نَامَ الْاُسْرَةُغَيْرَبَكْرٍ	الاسرة	"غَيْرَ"وھی اعراب جو الاکے بعد آنے والے مستثنیٰ کاھے۔"بکرٍ" غیرکے بعدمستثنیٰ مجرورھوتاھے۔
مَاكَذَبَ اِلَّااِمْرَاةٌاَحَدٌ	اَحَدٌ	"اِمْرَاَةٌ" مستثنیٰ مفرّغ کااعراب عامل کے مطابق ھوتاھے۔
ذَهَبَ الْقَوْمُ خَلَااُسَامَةَ	القوم	"اُسَامَةَ" مجرورھے اورغیرمنصرف ھونےکی وجہ سے تنوین نھیں آئی۔
لَايَمَسُّ الْقُرآنَ اِلَّاالطَّاهِرِ	القرآن	"طاھرٌ" عامل کے مطابق اورمنصوب بھی ھوتاھے۔مستثنیٰ مفرّغ،کلام غیرموجب میں اِلّاکے بعدھوتومنصوب اورعامل کے مطابق دونوں طرح آسکتاھے۔

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی شناخت فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ

نَبَحَ الْکِلَابُ اِلَّا قِطٌّ	نَبَحَ الْکِلَابُ اِلَّا قِطًّا (کتے بھونکے سوائے بلّے کے)	مستثنیٰ غیر مفرغ تو ھے لیکن کلام غیر موجب نہیں ھے اسلیے مستثنیٰ صرف منصوب ھوگا۔
فَازَ الْاَوْلَادُ غَیْرُ وَلَدٍ	فَازَ الْاَوْلَادُ غَیْرَ وَلَدٍ (ایک بچے کے سوا تمام اولاد کامیاب ہو گئی۔)	غیر کے بعد مستثنیٰ مجرور ھوتا ھے اور غَیْرُ کا وھی اعراب ھوتا ھے جو اِلّا کے بعد والے اسم کا ھوتا ھے۔
مَاقَامَ اِلَّا اِبْنَةٌ اَحَدٌ	مَاقَامَ الْقَوْمُ اِلَّا اِبْنَةٌ اَحَدٌ/اِبْنَةً اَحَدًا (پوری قوم نہیں کھڑی ہوئی سوائے ایک بچی کے)	مستثنیٰ غیر مفرغ، کلام غیر موجب میں اِلّا کے بعد ھو تو منصوب اور عامل کے مطابق دونوں طرح آسکتا ھے۔
مَافَرَّ غَیْرُ بَکْرٍ	مافَرَّ غَیْرُ بَکْرٍ (کوئی ایک بھی نہیں بھاگا سوائے بکر کے۔)	مستثنیٰ مفرغ عامل کے مطابق ھوگا۔ اور غیر کا اعراب وھی ھوتا ھے جو اِلّا کے بعد والے اسم کا ھوتا ھے۔
کَرَّ الْجُنْدُ مَاعَدَا عِمْرَانَ	کرالجُنْدُ مَاعَدَا عِمْرَانَ (عمران کے سوا لشکر لوٹا۔)	مستثنیٰ "عمران" جو غیر منصرف ھے "ماعدا" کے بعد واقع ھونے کی وجہ سے حالت جری میں ھے۔
مَااَکْرَمَ اِلَّا زَیْدًا	مااکرمَ اِلَّا زَیْدٌ (کسی ایک نے بھی عزت نہیں کی سوائے زید کے۔)	مستثنیٰ مفرغ ھو تو اس کا اعراب عامل کے مطابق ھوگا۔ اس لیے زیدٌ پڑھا گیا۔
مَاضَرَبْتُ غَیْرُ بَکْرٍ	ماضربت غَیْرَ بَکْرٍ (میں نے کسی ایک کو بھی نہیں مارا سوائے بکر کے۔)	مستثنیٰ مفرغ کا اعراب عامل کے مطابق ھوتا ھے اور غیر کا اعراب وھی ھوتا ھے جو اِلّا کے بعد والے اسم کا ھوتا ھے۔ اس لیے غَیْرُ پڑھا ھے۔
لَایَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرِّ	لا یزید فی العمر اِلَّا البِرُّ (عمر میں سوائے نیکی کے کوئی چیز اضافہ نہیں کرتی۔)	مستثنیٰ مفرغ کا اعراب عامل کے مطابق ھوتا ھے اس لیے البِرُّ پڑھا ھے۔

الدرس الخامس والثلاثون: فعل کی اقسام اور اس کے عمل کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جس فعل کی اسناد فاعل کی طرف ہو اسے فعل مجہول کہتے ہیں۔ **جواب:** اسے فعل معروف کہتے ہیں۔
- جس فعل کا مفعول بہ آتا ہو اسے فعل لازم کہتے ہیں۔ **جواب:** فعل متعدی کہتے ہیں۔
- ہر فعل فاعل کو اور چھ اسماء کو رفع دیتا ہے۔ **جواب:** ہر فعل چھ اسماء کو نصب دیتے ہیں۔
- فعل کے چار مفعول بہ بھی ہوتے ہیں۔ **جواب:** تین مفعول بہ بھی ہوتے ہیں۔

تمرین نمبر 3: درج ذیل جملوں میں فعل کا عمل بیان کیجیے۔

مثال	جواب	وجہ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ	قَالَ "فعل معروف ھے جس نے اپنے فاعل یعنی "رسول" کو رفع دی ھے۔	
سَافَرَ اَخَوَانِ رَاجِلَیْنِ	سافر "فعل معروف ھے جس نے اپنے فاعل "اخوان" کو رفع اور اپنے حال یعنی "راجلین" کو نصب دی ھے۔	
یَحُجُّ الْمُسْلِمُوْنَ بَیْتَ اللّٰهِ	یحجُّ "فعل معروف ھے جس نے اپنے فاعل یعنی "المسلمون" کو رفع اور اپنے مفعول بہ یعنی "بیت اللّٰه" کو نصب دی ھے۔	

ذَهَبَتْ سُعَادُ صَبَاحًا	ذھبت "فعل معروف ھے جس نے اپنے فاعل "سعاد" کو رفع دی اور اپنے مفعول فیه "صباحا" کو نصب دی ھے۔	
شُرِبَ لَبَنٌ خَالِصٌ	شرب "فعل مجھول ھے جس نے اپنے نائب الفاعل "لبن" کو رفع دی۔	
أُعْطِيَ الْفَقِيْرُ دِيْنَارًا	"اعطی "فعل مجھول اپنے نائب الفاعل کو رفع دی اور دینارا مفعول به کو نصب۔	
شَرِبْتُ مَاءَ زَمْزَمَ قَائِمًا	شربت "میں "تُ" ضمیر فاعل ھے جبکه "ماء" مفعول به ھے جسے نصب دی ھے اور "قائما" حال کو نصب دی	
قَضَى الْقَاضِيْ قَضِيَّةً	قضی "فعل معروف نے اپنے فاعل "القاضی" کو رفع دی جبکه مفعول مطلق "قضیة" کو نصب دی۔	
جَاءَ أَخُوْكَ مَسْرُوْرًا	جاء "فعل معروف نے اپنے فاعل "اخو" کو رفع دی اور "مسرورا" حال کو نصب دی	
اِمْتَلَأَ الْإِنَاءُ مَاءً اِمْتِلَاءً	امتلاء "فعل معروف نے اپنے فاعل "الاناء" کو رفع دی جبکه مفعول به "ماء" کو نصب اور مفعول مطلق "امتلاء" نصب دی۔	
قَرَءْتُ وَتِلْمِيْذًا الْقُرْآنَ قِرَاءَةً صَبَاحًا أَمَامَ الْقَارِيْ مُتَوَضِّيِيْنَ تَحْصِيلًا لِلثَّوَابِ	قرءت "نے اپنے مفعول معه "تلمیذ" کو نصب دی، اور اپنے مفعول به "القرآن" کو نصب دی، اور اپنے مفعول مطلق "قراءة" کو نصب دی، اور اپنے مفعول فیه "صباحا" اور "امام" کو نصب دی، حال "متوضیین" کو نصب دی، مفعول له "ثواب" کو جر دی۔	

الدرس السادس والثلاثون: توبع کا بیان (صفت)

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جس دوسرے لفظ کو پہلے لفظ کا اعراب دیا گیا ہوا سے متبوع کہتے ہیں۔ **جواب**: اسے تابع کہتے ہیں۔
- جو صفت موصوف کا وصف بیان کرے اسے صفتِ سببی کہتے ہیں۔ **جواب**: موصوف کے متعلق کا وصف بیان کرے اسے صفت سببی کہتے ہیں۔
- صفت سببی تذکیر وتانیث میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ **جواب**: تذکیر وتانیث میں اس کا وہی حکم ہے جو فعل کا اسم ظاہر کے ساتھ ہوتا ہے۔

تمرین نمبر 3: موصوف اور صفت نیز صفت حقیقی اور صفت سببی الگ الگ کیجیے۔

مثال	موصوف	صفت
نَصَرَهُ رِجَالٌ صَالِحُوْنَ (اس کی مدد نیک آدمیوں نے کی۔)	رجال	صالحون، صفت حقیقی ھے که یه اپنے موصوف کا وصف بیان کررھی ھے۔
هٰذِهٖ قَرْيَةٌ ظَالِمٌ اَهْلُهَا (یہ ایسی بستی ہے جس کے اہل ظالم ہیں۔)	قریة	"ظالم اھلھا" صفت سببی ھے۔
اِنَّهٗ مَلَكٌ كَرِيْمٌ (بیشک وہ کریم فرشتہ ہے۔)	ملك	کریم، صفت حقیقی ھے که یه اپنے موصوف کا وصف بیان کررھی ھے۔
ظَبْيًا جَمِيْلًا رَاَيْتُ (خوبصورت ہرن کو میں نے دیکھا۔)	ظبیاً	جمیلاً، صفت حقیقی ھے که یه اپنے موصوف کا وصف بیان کررھی ھے۔

جَاءَ الرَّجُلُ الْقَارِئُ (وہ آدمی آیا جو قاری ہے۔)	الرجل	القاری، صفت حقیقی ھے کہ یہ اپنے موصوف کا وصف بیان کررھی ھے۔
اَلنِّسَاءُ الْمُسْلِمَاتُ صَائِمَاتٌ (مسلمان عورتیں روزہ دار ہیں۔)	النساء	المسلمات، صفت حقیقی ھے کہ یہ اپنے موصوف کا وصف بیان کررھی ھے۔
نَظَرْتُ اِلٰی بُسْتَانٍ جَارِيَةٍ اَنْهَارُهٗ (میں نے ایسے باغ کی طرف دیکھا جس کی نہریں جاری تھیں۔)	بستان	"جارية انهاره" صفت سببی ھے۔

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
هُوَوَلَدٌ ذَكِيًّا	هوولدٌذكِيٌّ (وہ ذہین بچہ ہے۔)	ولدٌ "موصوف ھے اور "ذکیا" صفت، قاعدہ یہ ھے کہ صفت حقیقی مفرد ھو تو رفع، نصب اور جر میں موصوف کے مطابق ھوتی ھے اس لیے ذکیٌّ پڑھا۔
اَكْرَمْتُ رِجَالًا عَالِمُوْنَ	اكرمتُ رجالًا عالِمِيْنَ (میں نے عالم لوگوں کی عزت کی۔)	رجالًا "موصوف ھے اور "عالمون" صفت، قاعدہ یہ ھے کہ صفت حقیقی مفرد ھو تو رفع، نصب اور جر میں موصوف کے مطابق ھوتی ھے اس لیے "عالمین" پڑھا۔
قَامَ وَلَدٌ عَالِمٌ اُخْتُهٗ	قام ولدٌ عالمةٌ اختهٗ (ایسا بچہ کھڑا ہوا جس کی بہن عالمہ ہے۔)	صفت سببی کا حکم وھی ھوتا ھے جو فعل کا اسم ظاھر کے ساتھ ھوتا ھے۔ اور جب فاعل مؤنث حقیقی ھو اور فعل وفاعل کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ھو تو فعل کو مؤنث لانا واجب ھے۔
جَلَسَ خَلِيْفَةٌ عَادِلَةٌ	جلس خليفة عادل (عادل خلیفہ کھڑا ہوا۔)	خلیفة "موصوف ھے اور "عادلة" صفت، قاعدہ یہ ھے کہ صفت حقیقی مفرد ھو تو تذکیر و تانیث میں موصوف کے مطابق ھوتی ھے اس لیے "عادل" پڑھا کہ خلیفة مذکر ھے۔
هٰذِهٖ دَارٌ كَرِيْمَةٌ صَاحِبُهَا	هذه دارٌ كريمٌ صاحبها (یہ ایسا گھر ہے جس کا مالک عزت والا ہے۔)	صفت سببی کا حکم وھی ھوتا ھے جو فعل کا اسم ظاھر کے ساتھ ھوتا ھے۔ اور جب فاعل مؤنث حقیقی ھو اور فعل وفاعل کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ھو تو فعل کو مؤنث لانا واجب ھے۔
جَاءَتْ بِنْتٌ فَطِيْنٌ	جاءت بنتٌ فَطِيْنَةٌ (ذہین بیٹی آئی۔)	بنت "موصوف ھے اور "فطین" صفت، قاعدہ یہ ھے کہ صفت حقیقی مفرد ھو تو تذکیر و تانیث میں موصوف کے مطابق ھوتی ھے اس لیے "فطينة" پڑھا۔
تَعَلَّمَ الْوَلَدَانِ عَالِمَانِ اَبُوْهُمَا	تَعَلَّمَ الْوَلَدَانِ عَالِمٌ اَبُوْهُمَا (ایسے دو بچوں نے علم سیکھا جن کا باپ عالم ہے۔)	صفت سببی کا حکم وھی ھوتا ھے جو فعل کا اسم ظاھر کے ساتھ ھوتا ھے۔ اور فاعل اسم ظاھر ھو تو فعل ھمیشہ واحد ھوگا۔

الدرس السابع والثلاثون: تاکید کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

➢ نفس اور عین صرف واحد مذکر کی تاکید کے لیے ہیں۔ **جواب**: واحد، تثنیہ اور جمع سب کی تاکید کے لیے آتے ہیں۔

- ضمیر متصل کی تاکید معنوی ضمیر مرفوع منفصل سے آتی ہے۔ **جواب**: پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اس کی تاکید لفظی لانا ضروری ہے۔

تمرین نمبر 3: مؤکد اور تاکید کی تعیین کیجیے اور تاکید کی قسم متعین فرمائیے۔

مثال	مؤکد	تاکید، تاکید کی قسم
جَاءَالْاَمِیْرُ نَفْسُهٗ (امیر خود ہی آیا ہے۔)	الامیر	نفسهٗ، تاکید معنوی
رَاَیْتُ اَسَدًا اَسَدًا (میں نے شیر ہی دیکھا۔)	اسدا	اسدا، تاکید لفظی
فَسَجَدَ الْمَلٰئِکَةُ کُلُّهُمْ (تمام کے تمام ملائکہ نے سجدہ کیا۔)	الملائکة	کلهم، تاکید معنوی
سَمِعْتُهٗ اَنَا نَفْسِیْ (میں نے اسے خود ہی سنا ہے۔)	ۂ	اَنَا، تاکید لفظی جبکه نفسی، تاکید معنوی
اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ کِلَا هُمَا فِی النَّارِ (رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنم میں ہیں۔)	الراشی	کلاهما، تاکید معنوی

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندهی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
اَلْخَلِیْفَةُ قَضٰی نَفْسُهٗ	قَضَی الْخَلِیْفَةُ نَفْسُهٗ (خلیفہ نے خود ہی فیصلہ کیا ہے۔)	فعل کا فاعل فعل سے پہلے نهیں آسکتا۔
اُخِذَ السَّارِقَانِ عَیْنُهٗ	اُخِذَ السَّارِقَانِ عَیْنُهُمَا (دونوں چوروں کو ہی پکڑا گیا ہے۔)	نفس اور عین "کے ساتھ مؤکد کے مطابق ایک ضمیر هوتی هے یهاں مؤکد تثنیه هے اسی وجه سے "عینهما" تثنیه لائے۔
مَاضَرَبْتُ اِیَّاهُ	مَاضَرَبْتُ اَنَا اِیَّاهُ (میں نے اسے نہیں مارا۔)	ضمیر متصل کی تاکید لفظی ضمیر مرفوع منفصل سے هوتی هے۔
قَرَءْتُ الْقُرْآنَ کُلَّهَا	قَرَءْتُ الْقُرْآنَ کُلَّهٗ (میں نے مکمل قرآن پڑھ لیا ہے۔)	"کل" کے ساتھ مؤکد کے مطابق ضمیر هوگی۔
جَاءَ الْقَوْمُ اَجْمَعَ	جَاءَ الْقَوْمُ اَجْمَعُوْنَ (ساری قوم آئی۔)	"اجمع" مؤکد کے مطابق آتا هے۔
جَاءَ الْمُلُوْکُ نَفْسُهُمْ	جَاءَ الْمُلُوْکُ اَنْفُسُهُمْ (بادشاہ خود آئے۔)	نفس اور عین "کے ساتھ مؤکد کے مطابق ایک ضمیر هوتی هے یهاں مؤکد تثنیه هے اسی وجه سے "عینهما" تثنیه لائے۔
اَکْرَهُ نَفْسِی النَّمِیْمَةَ	اَکْرَهُ اَنَا نَفْسِی النَّمِیْمَةَ (میں چغلی کو ناپسند کرتا ہوں۔)	ضمیر مرفوع متصل کی تاکید معنوی سے پهلے ضمیر مرفوع منفصل سے اس کی تاکید لفظی لانا ضروری هے۔

الدرس الثامن والثلاثون: معطوف اور عطف بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندهی فرمائیے۔

- ضمیر مرفوع پر عطف کے لیے ضمیر منفصل ضروری ہے۔ **جواب**: عطف کے لیے فصل ضروری ہے۔
- مفرد کا عطف جملہ پر ہوگا۔ **جواب**: مفرد پر ہوگا۔
- مبین نکرہ ہو تو بیان اس کی وضاحت کرتا ہے۔ **جواب**: مبین معرفہ ہو تو عطف بیان اس کی وضاحت کرتا ہے۔

تمرین نمبر3: معطوف علیہ اور معطوف نیز مبین اور عطف بیان کی شناخت کیجیے۔

مثال	معطوف علیہ/مبین	معطوف/عطف بیان
اُكِلَ السَّمَكَةُ حَتّٰى رَاْسُهَا (مچھلی کھائی گئی یہاں تک کہ اس کا سر بھی کھایا گیا۔)	السمكة "معطوف علیہ	راسها "معطوف
غَسَلْتُ الْوَجْهَ فَالْيَدَ (میں نے چہرہ دھویا پھر ہاتھ۔)	الوجه "معطوف علیہ	اليد "معطوف
جَاءَ مُحَمَّدٌ اَخِيْ (محمد یعنی میرے بھائی آیا۔)	محمد "مبین	اخی "عطف بیان
خَالِدٌ ضَرَبَ وَاَكْرَمَ (خالد نے مارا اور اکرام کیا۔)	ضرب "معطوف علیہ	اکرم "معطوف
قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَبُوْهُرَيْرَةَ (عبد الرحمن یعنی ابوہریرہ نے فرمایا۔)	عبدالرحمٰن "مبین	ابوھریرۃ "عطف بیان
بَكْرٌ غَائِبٌ لٰكِنْ اَخُوْهُ مَوْجُوْدٌ (بکر غائب ہے لیکن اس کا بھائی موجود ہے۔)	بکر غائب "معطوف علیہ	اخوہ موجود "معطوف
قَضٰى اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ (ابو حفص یعنی عمر نے فیصلہ فرمایا۔)	ابوحفض "مبین	عمر "عطف بیان

ب: درج ذیل جملوں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
جَلَسَ الْقَاضِيْ فَالْاَمِيْرَ	جَلَسَ الْقَاضِيْ فَالْاَمِيْرُ (قاضی بیٹھا پھر امیر)	معطوف کا اعراب وھی ہوتاھے جو معطوف کا ھو یہاں معطوف علیہ "القاضی" حالت رفعی میں ھے اسی لیے معطوف "الامیر" بھی مرفوع ھے۔
لَقِيْتُ عَتِيْقًا اَبُوْبَكْرٍ	لَقِيْتُ عَتِيْقًا اَبَابَكْرٍ (میں عتیق یعنی ابوبکر سے ملا)	مبین اور عطف بیان کا اعراب ایک جیسا ہوتا ھے یہاں مبین "عتیقا" حالت نصبی میں ھے اسی لیے عطف بیان "ابابکر" بھی حالت نصبی میں ھے۔
جَاءَنِي الْمُسْلِمُوْنَ حَتَّى الْعُلَمَاءَ	جَاءَنِي الْمُسْلِمُوْنَ حَتَّى الْعُلَمَاءُ (میرے پاس مسلمان آئے یہاں تک کہ علماء بھی)	معطوف کا اعراب وھی ہوتاھے جو معطوف کا ھو یہاں معطوف علیہ "المسلمون" حالت رفعی میں ھے اسی لیے معطوف "العلماء" بھی مرفوع ھے۔
اَكْرَمْتُ ذَالنُّوْرَيْنِ عُثْمَانُ	اَكْرَمْتُ ذَالنُّوْرَيْنِ عُثْمَانَ (میں نے ذوالنورین عثمان کا اکرام کیا)	مبین اور عطف بیان کا اعراب ایک جیسا ہوتا ھے یہاں مبین "ذالنورین" حالت نصبی میں ھے اسی لیے عطف بیان "عثمان" بھی حالت نصبی میں ھے۔
قَامَ اَسَدُ اللّٰهِ عَلِيًّا	قَامَ اَسَدُ اللّٰهِ عَلِيٌّ (اللہ کا شیر علی کھڑا ہوا)	مبین اور عطف بیان کا اعراب ایک جیسا ہوتا ھے یہاں مبین "اسد" حالت رفعی میں ھے اسی لیے عطف بیان "علی" بھی حالت رفعی میں ھے۔
ذَهَبْتُ اِلٰى صَدِيْقِيْ بَلْ اَخَاهُ	ذَهَبْتُ اِلٰى صَدِيْقِيْ بَلْ اَخِيْهِ (میں اپنے دوست، نہیں بلکہ اپنے بھائی کی طرف گیا)	معطوف کا اعراب وھی ہوتاھے جو معطوف کا ھو یہاں معطوف علیہ "صدیقی" حالت جری میں ھے اسی لیے معطوف "اخی" بھی حالت جری میں ھے۔
مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ وَالصَّالِحَ	مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ وَالصَّالِحِ (میں احمد اور صالح کے پاس سے گزرا)	معطوف کا اعراب وھی ہوتاھے جو معطوف کا ھو یہاں معطوف علیہ "احمد" حالت جری میں ھے اسی لیے معطوف "الصالح" بھی حالت جری میں ھے۔

الدرس التاسع والثلاثون: بدل کا بیان

تمرین نمبر2:غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جس تابع کی طرف نسبت مقصود ہواسے بدل کہتے ہیں۔ **جواب**: جو تابع نسبت میں مقصود ہواسے بدل کہتے ہیں۔
- نکرہ کابدل معرفہ ہو تو اس کی صفت لانا ضروری ہے۔ **جواب**: مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ ہو تو بدل کی صفت لانا ضروری ہے۔
- بدل بعض اور بدل کل میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ **جواب**: بدل بعض اور بدل اشتمال میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔
- اسم ظاہر اسم ضمیر کابدل ہو سکتا ہے۔ **جواب**: اسم ظاہر ضمیر غائب کا بدل ہو سکتا ہے۔

تمرین نمبر3:بدل اور مبدل منہ پہچانیے اور بدل کی قسم متعین فرمائیے۔

مثال	مبدل منہ	بدل،قسم
قَالَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا	محمد، بدل کل،
اَبُوْبَکْرِ اَلصِّدِّیْقُ اَوَّلُ خَلِیْفَۃٍ (ابو بکر جو صدیق ہیں پہلے خلیفہ ہیں۔)	ابوبکر	الصدیق، بدل کل
اَشْتَھَرَ عُمَرُ عَدْلُہٗ (عمر کی عدالت مشہور ہوئی۔)	عمر	عدلہ، بدل اشتمال
عَجِبْتُ مِنْ عُثْمَانَ حَیَائِہٖ (مجھے عثمان کی حیاء پسند آئی۔)	عثمان	حیائہ، بدل اشتمال
اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَۃُ اَفْقَہُ النِّسَاءِ (ام المؤمنین عائشہ تمام عورتوں سے زیادہ فقیہ ہیں۔)	ام المؤمنین	عائشۃ، بدل کل
قَرَءْتُ الْقُرْآنَ نِصْفَہٗ (میں نے آدھا قرآن پڑھا۔)	القرآن	نصفہ، بدل بعض
بَھَرَنِیْ عَلِیٌّ شَجَاعَتُہٗ (مجھے علی کی شجاعت نے حیران کر دیا۔)	علی	شجاعتہ، بدل اششتمال

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
رَاَیْتُ بُسْتَانًا اَشْجَارُھَا	رَاَیْتُ بُسْتَانًا اَشْجَارَہٗ (میں نے باغ یعنی اس کے درخت دیکھے۔)	بستانا" مبدل منہ اور "اشجار" بدل ھے۔ بدل کااعراب مبدل منہ کے مطابق ہوتاھے۔
اَکْرَمْتَنِیْ خَالِدًا	اَکْرَمَنِیْہٖ خَالِدًا (اس نے میرا اکرام کیا جو خالد ہے۔)	خالدا" بدل ھے اور "ہٗ" ضمیر مبدل منہ ھے یہ اس لیے کیاھے کہ اسم ظاھر ضمیر غائب کابدل ہوسکتاھے ضمیر مخاطب یا متکلم کانھیں۔
نَظَرْتُ اِلٰی زَیْدٍ رَجُلٍ	نَظَرْتُ اِلٰی زیدٍ رَجُلٍ عَدْلٍ (میں نے زید کی طرف دیکھا جو عادل شخص ہے۔)	زید" مبدل منہ ھے اور "رجل" بدل۔ اور مبدل منہ معرفہ ہو تو بدل کی صفت لانا ضروری ھے۔
عَجِبْتُ مِنْ عُمَرَ عِلْمٍ	عَجِبْتُ مِنْ عُمَرَ عِلْمِہٖ (مجھے عمر نے تعجب میں ڈالا یعنی ان کے علم نے۔)	"عمر" مبدل منہ ھے اور "علم" بدل اشمال۔ اور بدل اشمال میں ایک ضمیر کاھونا ضروری ھے جو مبدل منہ کے مطابق ہو۔ اس لیے ضمیر لائے
اَکْرَمْتُکَ بَکْرًا	اَکْرَمْتُہٗ بَکْرًا (میں نے اس کا اکرام کیا جو بکر ہے۔)	اسم ظاھر ضمیر غائب کابدل ہوسکتاھے اس لیے "کَ" ضمیر کے بجائے "ہٗ" ضمیر غائب لے آئے۔
قُطِفَ الْاَشْجَارُ ثِمَارٌ	قُطِفَ الْاَشْجَارُ ثِمَارُھَا (درخت کاٹے گئے یعنی اس کے پھل)	"الاشجار" مبدل منہ ھے اور "ثمار" بدل بعض۔ اور بدل بعض میں ایک ضمیر کاھونا ضروری ھے جو مبدل منہ کے مطابق ہو اس لیے ضمیر لائے

عَجِبْتُ مِنْهُ عِلْمُهُ	عَجِبْتُ مِنْهُ عِلْمِهٖ (مجھے اس کے علم نے حیرت میں ڈالا۔)	"ہٗ" مبدل منہ ھے جو مجرور ھے اور "علم" بدل اشتمال ھے اسے بھی مجرور کردیا کیونکہ بدل کا اعراب مبدل منہ کے مطابق ہوتاھے۔
اَكَلْتُ الرُّمَّانَ نِصْفًا	اَكَلْتُ الرُّمَّانَ نِصْفَهٗ (میں نے آدھا سیب کھایا۔)	"الرمان" مبدل منہ ھے اور "نصف" بدل بعض ھے اور بدل بعض میں ایک ضمیر کا ھونا ضروری ھے جو مبدل منہ کے مطابق ہو اس لیے ضمیر لائے
لَقِيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اَمِيْرُهُمْ	لَقِيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اَمِيْرَهُمْ (میں مسلمانوں کے امیر سے ملا۔)	"المسلمین" مبدل منہ ھے جو حالت نصبی میں ھے اور "امیر" بدل بعض ھے اور بدل کا اعراب مبدل منہ کے مطابق ہوتاھے اس لیے "امیر" کو منصوب کردیا۔
نَظَرْتُ اِلٰی اَحْمَدَ غُلَامَهٗ	نَظَرْتُ اِلٰی اَحْمَدَ غُلَامِهٖ (میں نے احمد کے غلام کی طرف دیکھا۔)	"احمد" مبدل منہ حالت جری میں ھے اور "غلام" بدل غلط ھے اسے بھی مجرور بنادیا کیونکہ بدل کا اعراب مبدل منہ کے مطابق ہوتاھے۔

الدرس الرابعون: مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کا بیان

تمرین:۔۔۔ درج ذیل احادیث پر اعراب لگائیں نیز مرفوع، منصوب، مجرور اور مجزوم اسماء وافعال الگ کیجیے اور ان کے رفع، نصب، جر یا جزم کی وجہ بھی بتائیں۔

مثال۔اعراب	جواب	وجہ
اِتَّقُوا اللّٰهَ فِی هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ	"اتقوا" فعل امر ھے "اللّٰه" اسم جلالت مفعول ھونے کی وجہ سے منصوب ھے	"هذه البهائم المعجمة" حرف جر کی وجہ سے مجرور ھیں۔
مَنْ يَّسَّرَ عَلٰی مُعْسَرٍ يَّسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	"معسر" مجرور، "اللّٰه" اسم جلالت مرفوع فاعل ھونے کی وجہ سے۔	"الدنیا والآخرۃ" مجرور حرف جر کی وجہ سے۔
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ		
اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ	"دعوۃ المظلوم" مفعول۔	
مَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ		
لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ الْاِيْمَانَ كُلَّهٗ حَتّٰی يَتْرُكَ الْكِذْبَ فِی الْمَزَاحِ		
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ		
اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ		
لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ		

		لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ
		مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ
		اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ قِرَاءَةُ الْقُرْآن
		اَکْرِمُوْا الْعُلَمَاءَ فَاِنَّهُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ
		اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ
		اِنَّ اللّٰهَ صَانِعُ کُلِّ صَانِعٍ وَصَنْعَتِهٖ
		اَلْبَرَکَةُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ
		حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ اِیْمَانٌ وَبُغْضُهُمَا نِفَاقٌ
		خَشْیَةُ اللّٰهِ رَاْسُ کُلِّ حِکْمَةٍ وَالْوَرَعُ سَیِّدُ الْعَمَلِ
		خَیْرُ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ

الدرس الحادی والاربعون: اسمائے عدد کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- معدود ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ **جواب:** تین سے لے کر دس تک معدود جمع اور مجرور ہوتا ہے جبکہ گیارہ سے لے کر ننانوے تک مفرد منصوب ہوتا ہے۔ نیز "مائة" اور "الفٌ" کا معدود بھی مجرور ہوتا ہے۔
- گیارہ سے ننانوے تک تمام اسمائے عدد مبنی ہوتے ہیں۔ **جواب:** گیارہ سے انیس تک اسمائے عدد مبنی علی الفتح ہوتے ہیں سوائے "اثناعشر" کے پہلے جزء کے کہ یہ معرب ہوتا ہے۔
- اسم عدد ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ **جواب:** گیارہ سے انیس تک اسمائے عدد مبنی علی الفتح ہوتے ہیں بقیہ مرفوع۔
- اسم عدد تذکیر وتانیث میں ہمیشہ معدود کے مطابق ہوتا ہے۔ **جواب:** واحد، اثنان، اور "اَحَدَعَشَرَ، اِثْنَاعَشَرَ" کے دونوں جزء اور واحدوعشرون، اثنان وعشرون، واحدوثلاثون، اثنان وثلاثون۔۔۔الیٰ آخرہ کا پہلا جزء تذکیر وتانیث میں ہمیشہ معدود کے مطابق ہوتے ہیں۔

تمرین نمبر3: درج ذیل جملوں میں اغلاط کی نشاندھی کیجیے۔

مثال	جواب	وجہ
بِعْتُ ثَلَاثُ کِتَابٍ	بِعْتُ ثَلَاثَةَ کُتُبٍ (میں نے تین کتابیں بیچیں)	ثلاث" مفعول بن رہا ھے اس لیے منصوب ھے۔ تین سے دس تک اسم عدد خلاف قیاس استعمال ھوتا ھے اور اس کی تمییز جمع اور مجرور ھوتی ھے اس لیے "کتاب" مذکر کی وجہ سے "ثلاثة" مؤنث ھے اور اس کی تمییز "کتب" جمع اور مجرور ھے۔
فِی الْجَامِعَةِ عِشْرِیْنَ طَلَبَةً	فِی الْجَامِعَةِ عِشْرُوْنَ طَالِبًا (یونیورسٹی میں بیس طالب علم ہیں۔)	"عشرون" مبتداء مؤخر ھے اور مبتداء مرفوع ھوتا ھے لھذا "عشرون" جمع مذکر سالم کی حالت رفعی

		لائے۔گیارہ سے لے کر ننانوے تک کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ھے اس لیے "طَالِبًا" لائے
اِشْتَرَیْتُ اِثْنَاعَشَرَشَاۃٌ	اِشْتَرَیْتُ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ شَاۃً (میں نے بارہ بکریاں خریدیں۔)	"اثنا عشر" کا پہلا جز معرب ہوتا ھے جو یہاں مفعول بہ بن رہا ھے اس لیے "اِثْنَا" تثنیہ کی حالت نصبی "اِثْنَتَیْ" لائے۔"اثنا عشر" مطابق قیاس استمال ہوتا ھے اور "شاۃ" مؤنث ھے اس لیے "اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ" لائے۔بارہ کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ھے اس لیے "شَاۃً" لائے۔
کَانَ فِی الْبُسْتَانِ عِشْرِیْنَ شَجَرٍ	کَانَ فِی الْبُسْتَانِ عِشْرُوْنَ شَجَرًا (باغ میں بیس درخت ہیں۔)	"کَانَ" کا اسم مرفوع ہوتا ھے اس لیے "عِشْرُوْنَ" جمع مذکر سالم کی حالت رفعی لائے۔گیارہ سے ننانوے تک کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ھے اس لیے "شجرًا" لائے۔
اِنَّ فِی الْقِطَارِ اَحَدٌ وَّتِسْعُوْنَ نَمْلَۃٌ	اِنَّ فِی الْقِطَارِ اِحْدٰی وَّتِسْعِیْنَ نَمْلَۃً (قطار میں اکانوے چیونٹیاں ہیں۔)	"احدو تسعون" کی اکائی قیاس کے مطابق استعمال ہوتی ھے اور "نملۃ" مؤنث ھے اس لیے "احدی" بھی مؤنث لائے۔"احدی و تسعین" چونکہ حرف مشبہ بالفعل کا اسم مؤخر ھے جو منصوب ہوتا ھے اس لیے "تسعین" جمع مذکر سالم کی حالت نصبی لائے۔گیارہ سے ننانوے تک کی تمییز مفرد منصوب آتی ھے اس لیے "نملۃً" لائے
فِی الدَّارِ تِسْعَۃَ غُرْفَۃً	فِی الدَّارِ تِسْعُ غُرَفٍ (گھر میں نو کمرے ہیں۔)	تین سے لے کر دس تک اسمائے اعداد خلاف قیاس استعمال ہوتے ہیں اور "غرفۃ" مؤنث ھے اس لیے "تسع" مذکر لائے۔تین سے لے کر دس تک کی تمییز جمع اور مجرور ہوتی ھے اس لیے "غُرَفٍ" لائے۔"تسع" مبتداء مؤخر ھے اس لیے مرفوع کیا ھے۔
هٰذِهٖ اَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ اَحَادِیْثُ	هٰذِهٖ اَرْبَعَۃٌ وَّسِتُّوْنَ حَدِیْثًا (یہ چوالیس حدیثیں ہیں۔)	چوالیس کے اسم عدد کی اکائی خلاف قیاس استعمال ہوتی ھے اور "حدیث" مذکر ھے اس لیے "اربعۃ" مؤنث لائے اور گیارہ سے ننانوے تک کی تمییز مفرد منصوب آتی ھے اس لیے "حدیثًا" لائے

ب:درج بالا احکام کا خیال رکھتے ہوئے درج ذیل جملوں کی عربی کیجیے۔

اُردو	عربی
سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں۔	فِی السَّنَۃِ اِثْنَاعَشَرَشَهْرًا
تمہارا معبود ایک معبود ہے۔	اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
قرآن میں تیس پارے ہیں۔	فِی الْقُرْآنِ ثَلَاثُوْنَ جُزْءً
اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔	بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسَۃِ اَشْیَاءٍ
میں نے خلاصۃ النحو کے اکتالیس سبق پڑھ لیے۔	قَرَءْتُ اَحَدًوَّاَرْبَعِیْنَ دَرْسًا مِنْ خُلَاصَۃِ النَّحْوِ
کتاب میں دو سو صفحات ہیں۔	فِی الْكِتَابِ مِائَتَا وَرَقَۃٍ
گھر میں دو مرد ہیں۔	فِی الدَّارِ رَجُلَانِ اِثْنَانِ
خالد کے پاس تیرہ کاپیاں ہیں۔	عِنْدَ خَالِدٍ ثَلَاثَ عَشَرَۃَ كُرَّاسَۃً

قرآن کریم تیئیس سال میں نازل ہوا۔	نَزَلَ الْقُرْآنُ فِیْ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ سَنَةً

الدرس الثانی والاربعون: اسمائے کنایہ کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- کم استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔ **جواب**: کم استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے اور اگر کم سے پہلے مضاف یا حرف جر آ جائے تو مجرور ہو گی۔
- کم خبریہ کی تمیز ہمیشہ جمع اور مجرور ہوتی ہے۔ **جواب**: کم خبریہ کی تمیز من یا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہو گی اور یہ مفرد اور جمع دونوں طرح آ سکتی ہے۔

تمرین نمبر 3: اسمائے کنایہ پہچانیں اور (افراد، جمع اور اعراب کے لحاظ سے) تمییز کا حکم بتائیے۔

مثال	جواب	
وَكَأَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اور کتنی نشانیاں ہیں آسمانوں اور زمین میں)	"کایّن" اسم کنایہ اور "اٰيةٍ" تمییز ھے جو حرف جر "مِنْ" کی وجہ سے مجرور ھے۔	
عِنْدِیْ كَذَا وَكَذَا كِتَابًا (میرے پاس اتنی اتنی کتابیں ہیں۔)	کذاوکذا" اسم کنایہ ھے جو تکرار کے ساتھ ذکر ھے اور "کتابًا" اس کی تمییز ھے جو مفرد منصوب ھے۔	
رَأْيَ كَمْ رَجُلٍ اَخَذْتَ (تم نے کتنے آدمیوں کی رائے لی۔)	کم استفھامیہ ھے کیونکہ اس سے پہلے "رأی" مضاف ھے اسی وجہ سے اس کی تمییز "رجل" مجرور ھے۔	
جَاءَ كَذَا وَكَذَا رَجُلًا (اتنے اتنے آدمی آئے۔)	کذاوکذا" اسم کنایہ ھے اور "رجلاً" تمییز ھے جو مفرد منصوب ھے۔	
كَمْ مِيْلًا سِرْتَ (آپ نے کتنے میل سفر کیا۔)	کم استفھامیہ ھے اور "میلًا" تمییز ھے جو مفرد منصوب ھے۔	
كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ (ہم نے کتنی روشن نشانیاں انہیں دیں۔)	کم خبریہ ھے اور "اٰية" تمییز ھے جو "مِن" حرف جر کی وجہ سے مجرور ھے اور یہاں "مِنْ" لانا واجب ھے کیونکہ تمییز سے پہلے فعل متعدی ھے۔	
اَلْمُسَافِرُوْنَ كَذَا وَكَذَا رَجُلًا (اتنے اتنے آدمی مسافر ہیں۔)	کذاوکذا" اسم کنایہ ھے ور "رجلًا" تمییز ھے جو مفرد منصوب ھے۔	
كَمْ عَالِمًا زُرْتَ (آپ نے کتنے عالموں کی زیارت کی۔)	کم استفھامیہ ھے اور "عالمًا" تمییز ھے جو مفرد منصوب ھے	
قُلْتُ كَيْتَ وَكَيْتَ حَدِيْثًا (میں نے ایسی ایسی بات کی۔)	کیتَ وکیتَ" اسم کنایہ ھے اور "حدیثًا" تمییز ھے جو مفرد منصوب ھے۔	
دِيْوَانَ كَمْ شَاعِرٍ قَرَءْتَ (تم نے کتنے شاعروں کے دیوان پڑھے؟)	کم استفھامیہ ھے اور "شاعر" تمییز جو مجرور ھے، کم سے پہلے "دیوان" مضاف کی وجہ سے۔	
خُطْبَةَ كَمْ خَطِيْبٍ سَمِعْتَ وَوَعَيْتَ (تم نے کتنے خطیبوں کے خطاب سنے اور یاد رکھے۔)	کم استفھامیہ ھے اور "خطیب" تمییز ھے جو مجرور ھے کم سے پہلے "خطبة" مضاف ھونے کی وجہ سے	

	"کاین" اسم کنایہ ہے اور "نبی" تمیز ہے جو "من" کی وجہ سے مجرور ہے۔	وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ (اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے۔)

الدرس الثالث والاربعون: اسمائے افعال واصوات کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- اسم فعل کو واحد یا مخاطب کے مطابق لانا دونوں جائز ہیں۔ **جواب**: اسم فعل کا صیغہ واحد ہی رہتا ہے ہاں اگر اس کے آخر میں کاف خطاب تو وہ مخاطب کے مطابق ہوتا ہے۔
- اسم فعل صرف اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں۔ **جواب**: اسم فعل اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔
- اسمائے افعال سماعی ہوتے ہیں۔ **جواب**: اسمائے افعال منقول اور مرتجل سماعی ہوتے ہیں جبکہ معدول قیاسی ہوتے ہیں۔

تمرین نمبر 3: معنی پر غور کرتے ہوئے اسم فعل اور اس کی قسم کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	ترجمہ	وجہ
هَيْهَاتَ الْيَاْسُ	نااُمیدی دور ہوئی	"هیهاتَ" اسم فعل بمعنی ماضی "بَعُدَ" ھے
هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ	لو میرے نامۂ اعمال پڑھو	"هَآؤُمُ" اسم فعل بمعنی امر "خُذُوْا" ھے
وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا	اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں ہماری طرف چلے آؤ	"هَلُمَّ" اسم فعل مرتجل بمعنی امر "تَعَالَ" ھے۔
فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا	تو ان سے ہُوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا	"اُفٍّ" اسم فعل مرتجل ھے۔
وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُوْنَ	اے عجب کافروں کا بھلا نہ	"وَیْ" اسم فعل مرتجل بمعنی مضارع "اَتَعَجَّبُ" ھے۔
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	فلاح کی طرف آؤ	"حیّ" اسم فعل مرتجل بمعنی "تَعَالَ" ھے۔
شَتَّانَ بَكْرٌ وَّخَالِدٌ	بکر اور خالد جدا ہوئے	"شتّانَ" اسم فعل مرتجل بمعنی ماضی "اِفْتَرَقَ" ھے۔
وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ	اس نے کہا جلدی کر	"هَیتَ لَکَ" اسم فعل مرتجل بمعنی ماضی "اَسْرِعْ" ھے۔
اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	تف ہے تم پر اور ان بتوں پر جن کو اللّٰہ کے سوا پوجتے ہو	"اُفٍّ" اسم فعل مرتجل ھے۔
قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ	تم فرماؤ اپنی دلیل لاؤ	"هاتوا" اسم فعل بمعنی امر "اَعْطُوْا" ھے
سَرْعَانَ الْبَاْصُّ	چمک تیز ہوئی	سرعانَ" اسم فعل بمعنی ماضی "اَسْرَعَ" ھے۔
قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمْ	تم فرماؤ اپنے گواہ لاؤ	"هَلُمَّ" اسم فعل مرتجل بمعنی امر "تَعَالَ" ھے۔
قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ	تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا	"تعالوا" اسم فعل بمعنی امر ھے۔

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّکُمَا	اور وہ جس نے اپنے والدین سے کہا کہ تم پر اُف ہے۔	"اُفٍّ" اسم فعل مرتجل ھے۔
اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ صَهْ فَقَدْ لَغَوْتَ	جب تم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش ہو جاؤ در حال کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو بات کی	"صه" اسم فعل بمعنی امر "اُسْکُتْ" ھے۔

الدرس الرابع والاربعون: مصدر کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو اسم کسی معنی پر دلالت کرے اسے مصدر کہتے ہیں۔ **جواب**: جو اسم فقط حَدَث (محض معنی) پر دلالت کرتا ہو اور اس سے دوسرے صیغے بنتے ہوں اسے مصدر کہتے ہیں۔
- ہر مصدر فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔ **جواب**: فعل متعدی کا مصدر فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔
- مصدر دو طرح آتا ہے۔ **جواب**: مصدر تین طرح آتا ہے: اضافت کے ساتھ، تنوین کے ساتھ اور الف لام کے ساتھ۔
- حرف مصدر کے بعد آنے والا اسم اور خبر یا فعل مصدر مؤول کہلاتا ہے۔ **جواب**: مصدر مؤول حرف مصدری اور مابعد اسم اور خبر یا فعل سے مرکب ہوتا ہے۔

تمرین نمبر 3: مصدر صریح، مصدر مؤول کی شناخت کیجیے اور اس کے عمل کی وضاحت فرمائیے۔

مثال	جواب	
حَاوَلْتُ کِتَابَةَ رِسَالَةٍ	"کتابة" مصدر صریح، یہاں مصدر اضافت کے ساتھ استعمال ہو رہا ھے	
سَرَّنِیْ اَنَّهٗ عَالِمٌ (مجھے اس کے عالم ہونے نے خوش کیا۔)	"انه عالم" مصدر مؤول ھے، کیونکہ "انّ" اپنے اسم اور خبر سے مرکب ھے	
اَوَدُّ لَوْ تَحْضُرُ	لو تحضر" مصدر مؤول ھے کیونکہ "لو" مابعد فعل سے مرکب ھے۔	
سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ	"ءَاَنْذَرْتَهُمْ"۔۔ مصدر مؤول ھے کیونکہ همزه تسویه مابعد فعل سے مرکب ھے	
اَلْغِیْبَةُ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَهُ	ذکر "مصدر صریح ھے،	
اَدْرُسُ کَیْ اَفُوْزَ (میں کامیاب ہونے کے لیے پڑھتا ہوں)	"کی افوز" مصدر مؤول ھے کیونکہ "کی" مابعد فعل سے مرکب ھے۔	
اَلْحَمْدُ لَهٗ عَلٰی مَا اَنْعَمَ (اس کی نعمتوں پر تمام تعریفیں اس کے لیے)	"حمد" مصدر صریح ھے	
اَعْجَبَنِیْ اَنْ عَفَوْتَ (مجھے تمہارا معاف کرنا پسند آیا۔)	"ان عفوت" مصدر مؤول ھے کیونکہ "ان" مابعد فعل سے مرکب ھے۔	
اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ	اطعٰم "مصدر صریح ھے۔	
وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ (اور روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے۔)	ان تصوموا۔۔"مصدر مؤول ھے کیونکہ "ان" مابعد فعل سے مرکب ھے۔	
اَلْعَفْوُ یُفْسِدُ اللَّئِیْمَ بِقَدْرِ مَا یُصْلِحُ الْکَرِیْمَ	"العفو" مصدر صریح ھے۔	

مِنَ الْبِرِّاَنْ تَكُفَّ لَسَانَكَ (تمہارا اپنی زبان کو روکنا بھی نیکی ہے۔)	ان تکف لسانک" مصدر مؤول ھے کیونکہ "ان" مابعد فعل سے مرکب ھے۔	

الدرس الخامس والاربعون: اسم فاعل اور اسم مبالغہ کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جس اسم کے ساتھ فعل قائم ہو وہ اسم فاعل ہے۔ **جواب**: جو اسم مشتق اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہو اسے اسم فاعل کہتے ہیں۔
- اسم فاعل کے عمل کی چھ شرائط ہیں۔ **جواب**: جس اسم فاعل پر الف لام ہو اس کے عمل کے لیے دو شرطیں ہیں ایک تو یہ کہ وہ حال یا مستقبل کا معنی دے رہا ہو اور دوسرا یہ کہ اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا استفہام ہو۔
- ہر اسم فاعل، فاعل کو رفع اور صرف چھ اسماء کو نصب دیتا ہے۔ **جواب**: ہر اسم فاعل، فاعل کو رفع، چھ اسماء کو نصب اور فعل متعدی کا اسم فاعل مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔
- اسم مبالغہ فعّالٌ یا فعُلٌ کے وزن پر ہی آتا ہے۔ **جواب**: اسم مبالغہ فَعَّالٌ۔۔ یا۔۔ فَعَلٌ وغیرہ کے وزن پر بھی آتا ہے۔

تمرین نمبر3: درج ذیل جملوں میں اسم فاعل اور اسم مبالغہ کے عمل کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	
اَمُکْرِمٌ بَکْرٌ ضَیْفَهٗ (کیا بکر اپنے مہمان کا اکرام کرنے والا ہے۔)	اس مثال میں "مُکْرِمٌ" اسم فاعل نے اپنے فاعل "بَکْر" کو رفع اور مفعول بہ "ضَیْف" کو نصب دیا ھے۔	
جَاءَالْقَائِمُ اَخُوْهُ (وہ آیا جس کا بھائی کھڑا ہے۔)	اس مثال میں "القائم" اسم فاعل نے اپنے فاعل "اخو" کو رفع دی ھے۔	
قَامَ الرَّجُلُ الْمُعْطِی الْمَسَاکِیْنَ (وہ آدمی کھڑا ہوا جو مسکینوں کو عطا کرتا ہے۔)	اس مثال میں "المعطی" اسم فاعل کا فاعل "هو" ضمیر مرفوع مستتر ھے جبکہ "المساکین" اس کا مفعول به ھے۔	
خَالِدٌ ذَاهِبٌ صَدِیْقُهٗ (خالد اس کا دوست جانے والا ہے۔)	اس مثال میں "ذاهب" اسم فاعل نے اپنے فاعل "صدیق" کو رفع دی ھے۔	
هَلْ غَفَّارٌ اَبُوْهُ الْاِسَاءَةَ (کیا اس کا باپ برائی معاف کرنے والا ہے۔)	اس مثال میں "الغفّار" اسم مبالغه نے اپنے فاعل "ابو" کو رفع دی ھے اور "الاساءة" کو نصب۔	
هٰذَا رَجُلٌ فَطِنٌ اَبْنَاؤُهٗ (یہ ایسا آدمی ہے جس کے بیٹے بہت ذہین ہیں۔)	اس مثال میں "فطن" اس مبالغه نے اپنے فاعل "ابناؤ" کو رفع دی ھے۔	
یَخْطُبُ الْقَائِدُ رَافِعًا صَوْتَهٗ (قائد اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے خطاب کر رہا ہے۔)	اس مثال میں "رافعا" اسم فاعل کا فاعل "هو" ضمیر مرفوع مستتر ھے جبکہ "صوت" اس کا مفعول به ھے۔	
بَکْرٌ عَلَّامَةٌ اَبَوَاهُ (بکر اس کے والدین بہت بڑے عالم ہیں۔)	اس مثال میں "علامة" اسم مبالغه کا فاعل "ابوا" ھے جو اصل میں ابوان تھا اضافت کی وجه سے نون تثنیه گر گیا۔	

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه

خَالِدٌنَاصِرًااَخَاهُ اَمْسِ	خَالِدٌالنَّاصِرُاَخَاهُ اَمْسِ (خالد کل اپنے بھائی کی مدد کرنے والا تھا۔)	"الناصر"اسم فاعل ھے جس کافاعل "ھو"ضمیر مرفوع مستترھے جبکہ "اخا"مفعول بہ۔قاعدہ یہ ھے کہ جب اسم فاعل پر الف لام ھو تو اس کے عمل کے لیے کوئی شرط نہیں ھوتی۔لٰھٰذا ناصر پر الف لام لگادیا۔
جَلَسَ الْقَاضِی الْعَالِمُ بِنْتُهٗ	جَلَسَ الْقَاضِی الْعَالِمَةُ بِنْتُهٗ (ایسا قاضی بیٹھا جس کی بہن عالمہ ہے۔)	"العالمة"اسم فاعل ھے جس کافاعل "بنتُ"ھے۔اسم فاعل کافاعل مؤنث حقیقی ھے اس لیے اسم فاعل کو بھی مؤنث لائے۔
جَاءَرِجَالٌ رَافِعُوْنَ غُلَامُهُمْ صَوْتَهٗ	جَاءَرِجَالٌ رَافِعٌ غُلَامُهُمْ صَوْتَهٗ (ایسے آدمی آئے جن کے غلام اپنی آواز بلند کرنے والا ہیں۔)	جب فاعل,اسم ظاھرھو تو اسم فاعل ھمیشہ واحد ھوگا اس لیے "رافعون"کی جگہ "رافع"لائےکہ اس کافاعل "غلام"اسم ظاھرھے۔
ذَھَبَ خَلِيْفَةٌ عَالِمَةٌ وَالِدُهٗ	ذَھَبَ خَلِيْفَةٌ عَالِمٌ وَالِدُهٗ (ایسا خلیفہ گیا جس کا والد عالم ہے۔)	اسم فاعل کافاعل "والد"مذکرھے اس لیے اسم فاعل "عالم"بھی مذکر لائے۔
جَاءَوَلَدَانِ لَاعِبَانِ اُخْتُهُمَا	جَاءَوَلَدَانِ لَاعِبَةٌ اُخْتُهُمَا (دو بچے آئے جن کی بہن کھیل رہی ہے۔)	"لاعبة"اسم فاعل ھے اور "اُخت"فاعل,فاعل اسم ظاھرھے اس لیے اسم فاعل واحد لائے نیز فاعل مؤنث حقیقی ھے اس لیے اسم فاعل مؤنث لائے
ھٰذَاطَلْحَةُ الشَّاعِرُاُمُّهٗ	ھٰذَاطَلْحَةُ الشَّاعِرَةُاُمُّهٗ (یہ طلحہ ہے جس کی ماں شاعرہ ہے۔)	"الشاعرة"اسم فاعل جسے مؤنث اس لیے لائے کہ اس کافاعل "ام"مؤنث حقیقی ھے۔
فَازَتْ بِنْتَانِ مُجْتَهِدَتَانِ مُعَلِّمَتُهُمَا	فَازَتْ بِنْتَانِ مُجْتَهِدَةٌ مُعَلِّمَتُهُمَا (دو بچیاں کامیاب ہوئیں جن کی استانی کاشش کرنے والی ہے۔)	یھاں پر اسم فاعل "مجتهدة"واحد لائے کیونکہ اس کافاعل "متعلمة"اسم ظاھرھے۔
ضَارِبٌ رَجُلٌ وَلَدًا	مَاضَارِبٌ رَجُلٌ وَلَدًا (آدمی کسی بھی بچے کو مارنے والا نہیں ہے۔)	جب اسم فاعل پر الف لام نہ ھو تو اس کے عمل کی شرائط میں سے یہ بھی ھے کہ وہ حال یا مستقبل کے معنی میں ھو اور اس سے پہلے مبتدا,موصوف,ذوالحال,نفی یا استفھام ھو۔
قَامَ رِجَالٌ مُؤْمِنٌ	قَامَ رِجَالٌ مُؤْمِنُوْنَ (ایمان رکھنے والے مرد کھڑے ہوئے۔)	جب فاعل اسم ضمیر ھو تو اسم فاعل ضمیر کے مرجع کے مطابق آئے گا اس لیے "مؤمنون"لائے
نَاصِرٌ زَيْدٌ فَقِيْرًا	مَانَاصِرٌ زَيْدٌ فَقِيْرًا (زید فقیر کی مدد کرنے والا نہیں ہے۔)	جب اسم فاعل پر الف لام نہ ھو تو اس کے عمل کی شرائط میں سے یہ بھی ھے کہ وہ حال یا مستقبل کے معنی میں ھو اور اس سے پہلے مبتدا,موصوف,ذوالحال,نفی یا استفھام ھو۔
اَلشَّمْسُ دَائِرٌ فِیْ يَوْمٍ دَوْرَةً	اَلشَّمْسُ دَائِرَةٌ فِیْ يَوْمٍ دَوْرَةً (سورج ایک دن میں ایک مرتبہ گھومنے والا ہے۔)	یھاں فاعل اسم ضمیر ھے جو مؤنث لفظی "الشمس"کی طرف لوٹ رھی ھے ایسی صورت میں اسم فاعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح لایا جاسکتا ھے

الدرس السادس والاربعون: اسم مفعول کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جس اسم پر فعل واقع ہوا ہو اسے اسم مفعول کہتے ہیں۔ **جواب:** جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا سے اسم مفعول کہتے ہیں۔
- اسم مفعول کے عمل کی پانچ شرطیں ہیں۔ **جواب:** جس اسم مفعول پر الف لام ہو اس کے عمل کے لیے دو شرطیں ہیں ایک تو یہ کہ وہ حال یا مستقبل کا معنی دے رہا ہو اور دوسرا یہ کہ اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا استفہام ہو۔
- اسم مفعول، فاعل کو رفع اور چھ اسماء کو نصب دیتا ہے۔ **جواب:** اسم مفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی اپنے نائب الفاعل کو رفع اور چھ اسماء کو نصب دیتا ہے اور جس مفعول کے دو یا تین مفعول ہوں تو اس کے پہلے مفعول کو رفع اور بقیہ کو نصب دیتا ہے۔
- اسم مفعول صرف مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ **جواب:** اسم مفعول ثلاثی مجرد میں مفعول، غیر ثلاثی مجرد سے فعل مضارع کے وزن پر آتا ہے لیکن علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور ما قبل آخر مفتوح ہوگا۔

تمرین نمبر 3: (الف) درج ذیل جملوں میں اسم مفعول کے عمل کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	
اَمُكْرَمٌ جَعْفَرٌ عِلْمًا (کیا جعفر علم کے اعتبار سے عزت دیا گیا ہے۔)	یہاں "مکرم" اسم مفعول نے اپنے نائب الفاعل "جعفر" کو رفع دی اور "علما" مفعول بہ کو نصب دی۔	
جَاءَ الْمَشْدُوْدُ يَدُهُ (وہ آیا جس کا ہاتھ باندھا ہوا ہے۔)	یہاں "المشدود" اسم مفعول نے اپنے نائب الفاعل "ید" کو رفع دی۔	
قَامَ الْمُعْطٰى وَلَدُهُ عِلْمًا (جس کے بچے کو علم عطا کیا گیا وہ کھڑا ہوا۔)	یہاں "المعطی" اسم مفعول نے اپنے نائب الفاعل "ولد" کو رفع دی اور "علما" مفعول بہ کو نصب دی۔	
عَلِيٌّ مُطَهَّرَةٌ ثِيَابُهُ (علی اپنے کپڑوں کو صاف کیے ہوئے ہے۔)	یہاں "مطهرة" اسم مفعول نے اپنے نائب الفاعل "ثیاب" کو رفع دی۔	
هَلْ مَغْفُوْرٌ ذَنْبُهُ (کیا اس کے گناہ بخشے گئے ہیں۔)	یہاں "مغفور" اسم مفعول نے اپنے نائب الفاعل "ذنب" کو رفع دی۔	
هٰذَا رَجُلٌ مَحْمُوْدٌ اَفْعَالُهُ (یہ ایسا آدمی ہے جس کے کام تعریف کیے گئے ہیں۔)	یہاں "محمود" اسم مفعول نے اپنے نائب الفاعل "افعال" کو رفع دی۔	
فَرِيْدٌ مَبِيْعَةٌ غِلْمَانُهُ (فرید کے خادم بیچے گئے ہیں۔)	یہاں "مبیعة" اسم مفعول نے اپنے نائب الفاعل "غلمان" کو رفع دی۔	
خَالِدٌ مَشْهُوْرٌ شَجَاعَتُهُ (خالد کی شجاعت شہرت پائی ہوئی ہے۔)	یہاں "مشهور" نائب الفاعل نے اپنے نائب الفاعل "شجاعة" کو رفع دی۔	

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
خَالِدٌ مَنْصُوْرٌ اَخُوْهُ اَمْسِ	خَالِدٌ مَنْصُوْرٌ اَخُوْهُ (خالد کا بھائی مدد کیا گیا ہے۔)	اسم مفعول پر جب الف لام نه هو تو اس کے عمل کی ایک شرط یه بھی ھے که وہ حال یا مستقبل کے معنی میں هو اس لیے "امس" کو لانا درست نهیں ھے۔

هِنْدٌ مَفْقُوْدَةٌ عِقْدُهَا	هِنْدٌ مَفْقُوْدٌ عِقْدُهَا (ھند کا ہار مفقود ہے۔)	یھاں "مفقود" اسم مفعول ھے جس کا نائب الفاعل "عقد" مذکر ھے اس لیے اسم مفعول کو بھی مذکر لائے۔
جَاءَ رِجَالٌ مَحْمُوْدٌ	جَاءَ رِجَالٌ مَحْمُوْدُوْنَ (تعریف کیے گئے آدمی آئے۔)	یھاں "محمدون" اسم مفعول ھے جس کا نائب الفاعل اسم ضمیر ھے اس لیے اسے مرجع کے مطابق لائے۔
هٰذِهٖ دَارٌ مَفْتُوْحَةٌ بَابُهَا	هٰذِهٖ دَارٌ مَفْتُوْحٌ بَابُهَا (یہ ایسا گھر ہے جس کا دروازہ کھولا گیا ہے۔)	یھاں "مفتوح" اسم مفعول ھے جس کا نائب الفاعل مذکر ھے اس لیے اسم مفعول مذکر لائے۔
جَاءَ وَلَدَانِ مَسْرُوْرَانِ اُمُّهُمَا	جَاءَ وَلَدَانِ مَسْرُوْرَةٌ اُمُّهُمَا (ایسے دو بچے آئے جن کی والدہ خوش کی گئی ہے۔)	یھاں "مسرور" اسم مفعول ھے جس کا نائب الفاعل "ام" اسم ظاھر اور مؤنث ھے اس لیے اسم مفعول بھی واحد اور مؤنث لائے۔
رَاَيْتُ شَجَرَةً مَمْدُوْدًا	رَاَيْتُ شَجَرًا مَمْدُوْدًا (میں نے بڑھا ہوا درخت دیکھا ہے۔)	یھاں "ممدودا" اسم مفعول ھے جس کا نائب الفاعل اسم ضمیر ھے جو مرجع "شجر" کے مطابق ھوگا اور شجر مذکر لائے تاکہ اسم مفعول سے مطابقت ھو جائے
مُعْطًى فَقِيْرٌ دِرْهَمًا	مَا مُعْطًى فَقِيْرٌ دِرْهَمًا (فقیر درہم دیا گیا نہیں دیا گیا۔)	یھاں "معطی" اسم مفعول ھے جس پر الف لام نھیں ھے اس کے عمل کی ایک شرط یہ بھی ھے کہ اس سے پھلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا استفھام ھو، اس لیے شروع میں حرف نفی لائے۔
قَامَ رِجَالٌ مَهْزُوْمٌ	قَامَ رِجَالٌ مَهْزُوْمُوْنَ (آدمی پختہ ارادہ کیے ہوئے کھڑے ہوئے)	یھاں "مھزومون" اسم مفعول ھے جس کا نائب الفاعل اسم ضمیر ھے جس کا مرجع "رجال" ھے جو جمع ھے اس لیے "مھزومون" بھی جمع لائے۔
مَسْمُوْعٌ صُرَاخُ طِفْلٍ	مَا مَسْمُوْعٌ صُرَاخُ طِفْلٍ (بچے کی چیخ کی آواز نہیں سنی گئی۔)	یھاں "مسموع" اسم مفعول ھے جس پر الف لام نھیں ھے اس کے عمل کی ایک شرط یہ بھی ھے کہ اس سے پھلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا استفھام ھو، اس لیے شروع میں حرف نفی لائے۔
هَاتَانِ بِنْتَانِ مَعْرُوْفَتَانِ ذَكَاوَتُهُمَا	هَاتَانِ بِنْتَانِ مَعْرُوْفَةٌ ذَكَاوَتُهُمَا (یہ وہ دونوں بیٹیاں ہیں جس کی ذہانت معروف ہے۔)	"معروفۃ" اسم مفعول ھے جس کا فاعل "ذکاوت" اسم ظاھر ھے ایسی صورت میں اسم مفعول واحد آتا ھے اس لیے واحد لائے۔

الدرس السابع والاربعون: صفت مشبہ کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو اسم ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی ہوا سے صفت مشبہ کہتے ہیں۔ **جواب**: جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی ثبوتی طور پر ہوا سے صفت مشبہ کہتے ہیں۔

➢ صفت مشبہ کے عمل کی پانچ شرطیں ہیں۔**جواب**: اسم ظاہر میں عمل کے لیے ضروری ہے کہ صفت مشبہ سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا استفہام ہو۔

تمرین نمبر 3:الف)صفت مشه اور اس کے عمل کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	
اَللّٰہُ کَرِیْمٌ (اللہ کرم کرنے والا ہے۔)	"کریم" صفت مشبہ کا صیغه هے جس میں موجود "ھو" ضمیر اس کا فاعل هے	
زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ (زید کا غلام حسین ہے۔)	"حسن" صفت مشبہ کا صیغه هے جس کا فاعل "غلام" هے۔	
اَنَا عَطْشَانُ (میں پیاسا ہوں۔)	"حسن" صفت مشبہ کا صیغه هے جس میں موجود "ھو" ضمیر اس کا فاعل هے۔	
اَحَسَنٌ زَیْدٌ؟ (کیا زید حسین ہے۔)	"حسن" صفت مشبہ کا صیغه هے جس کا فاعل "زید" هے۔	
جَاءَ رِجَالٌ حَسَنُوْنَ وَجْھًا (ایسے آدمی آئے جن کے چہرے خوبصورت ہیں۔)	"حسنون" صفت مشبہ کا صیغه هے جس میں موجود ضمیر "واو جمع" اس کا فاعل هے۔	
هٰذِهٖ طِفْلَةٌ حَسَنَةٌ (یہ خوبصورت حسین ہے۔)	"حسنة" صفت مشبہ کا صیغه هے جس میں موجود "ھی" ضمیر اس کا فاعل هے۔	
شَاةٌ اَبْیَضُ رَاْسُھَا (ایسی بکری جس کا سر سفید ہے۔)	"ابیض" صفت مشبہ هے جس کا فاعل "راس" هے۔	

ب:درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
کَرِیْمٌ اِبْنُ خَالِدٍ	مَا کَرِیْمٌ اِبْنُ خَالِدٍ (خالد کا بیٹا کریم نہیں ہے۔)	"کریم" صفت مشبه اور "ابن" اس کا فاعل هے اور صفت مشبه کے اسم ظاهر میں عمل کے لیے ضروری هے که اس سے پهلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، استفهام یا نفی هو اس لیے یهاں شروع میں نفی لائے۔
اَلرَّجُلَانِ حَسَنَانِ غُلَامُھُمَا	اَلرَّجُلَانِ حَسَنٌ غُلَامُھُمَا (دو آدمیوں کا غلام خوبصورت ہے۔)	"حسن" صفت مشبه هے اور "غلام" اس کا فاعل۔ قاعده یه هے که فاعل اسم ظاهر هو تو صفت مشبه همیشه واحد هی آئے گا۔
زَیْدٌ عَطْشَانُ بِنْتُہٗ	زَیْدٌ عَطْشَانُ اِبْنُہٗ (زید کا بیٹا پیاسا ہے۔)	"عطشان" صفت مشبه هے اور "ابن" اس کا فاعل، چونکه صفت مشبه مذکر هے اس لیے فاعل بھی مذکر لائے۔
لَئِیْقٌ وَلَدَانِ	مَا لَئِیْقٌ وَلَدَانِ (دو بچے کاجل ڈالنے والے نہیں ہیں۔)	"لئیق" صفت مشبه اور "ولدان" اس کا فاعل هے اور صفت مشبه کے اسم ظاهر میں عمل کے لیے

		ضروری ھے کہ اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، استفہام یا نفی ہو اس لیے یہاں شروع میں نفی لائے۔
جَاءَالرِّجَالُ الْحَسَنُوْنَ اَخْلَاقُهُمْ	جَاءَالرِّجَالُ الْحَسَنُ اَخْلَاقُهُمْ (ایسے آدمی آئے جن کے اخلاق اچھے ہیں۔)	"الحسن" صفت مشبہ ھے اور "اخلاق" اس کا فاعل۔ قاعدہ یہ ھے کہ فاعل اسم ظاھر ھو تو صفت مشبہ ہمیشہ واحد ھی آئے گا۔
هٰذَارَجُلٌ ذَكِيٌّ بِنْتُهٗ	هٰذَارَجُلٌ ذَكِيٌّ اِبْنُهٗ (یہ ایسا آدمی ہے جس کا بیٹا ذہین ہے۔)	"ذکی" صفت مشبہ ھے اور "ابن" اس کا فاعل، چونکہ صفت مشبہ مذکر ھے اس لیے فاعل بھی مذکر لائے۔
رَاَيْتُ اَوْلَادًا فَطِيْنًا	رَاَيْتُ اَوْلَادًا فَطِيْنُوْنَ (میں نے ذہین اولاد دیکھی۔)	"فطینون" صفت مشبہ ھے جس کا فاعل اس ضمیر "واو جمع" ھے جو اپنے مرجع "اولاد" کی وجہ سے جمع لائے۔
هٰذِهٖ بَقَرَةٌ بَيْضَاءُ رَاْسُهَا	هٰذِهٖ بَقَرَةٌ اَبْيَضُ رَاْسُهَا (یہ ایسی بکری ہے جس کا سر سفید ہے۔)	"ابیض" صفت مشبہ کا صیغہ ھے کیونکہ رنگ یا عیب وغیرہ کے معنی والا صفت مشبہ "اَفْعَلُ" کے وزن پر آتا ھے اس لیے لائے۔

الدرس الثامن والاربعون: اسم تفضیل کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو اسم ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنیٰ کی زیادتی ہو اسے اسم تفضیل کہتے ہیں۔ **جواب**: جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مقابلۃً معنیٰ کی زیادتی ہو اسے اسم تفضیل کہتے ہیں۔
- جس ذات کے مقابلے میں معنیٰ کی زیادتی ہو اسے مفضّل کہتے ہیں۔ **جواب**: جس ذات میں معنیٰ کی زیادتی ہو اسے مفضل اور جس کے مقابلے میں ہو اسے مفضل علیہ کہتے ہیں۔
- اسم تفضیل ہمیشہ موصوف کے مطابق ہوگا۔ **جواب**: جو اسم تفضیل الف لام کے ساتھ ہو وہ ہمیشہ موصوف کے مطابق ہوگا۔

تمرین نمبر3: الف) اسم تفضیل، مفضل اور مفضل علیہ الگ الگ کریں۔

مثال	مفضل	مفضل علیہ
اَلْعِلْمُ اَنْفَعُ الْمَالِ (علم، مال کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے۔)	العلم	المال
اَلنَّبِيُّ اَفْضَلُ مِنَ الْوَلِيِّ (نبی، ولی سے افضل ہے۔)	النبی	الولی
اَلْمُجْتَهِدُوْنَ اَنْبَلُ نَاسٍ (مجتہد، لوگوں کے مقابلے میں زیادہ عالی ظرف ہوتے ہیں۔)	المجتهدون	ناس
اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (بیشک تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہے۔)	کُمْ	کُمْ
اَلْعَمَلُ خَيْرٌ مِّنَ الْبَطَالَةِ	العمل	البطالة

(چھٹی کے مقابلے میں کام بہت ہے۔)		
اَلصَّالِحَاتُ اَفْضَلُ نِسَاءٍ (نیک عورتیں دیگر عورتوں کے مقابلے میں افضل ہیں۔)	الصالحات	نساءٍ
اَلْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (فتنہ، قتل سے زیادہ بڑا ہے۔)	الفتنة	القتل
اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے۔)	اللّٰه	كُلِّ شَيْءٍ
اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ (بیشک سب گھروں میں مکڑی کا گھر سب سے زیادہ کمزور ہے۔)	بيت العنكبوت	بيوت
اَلْهِنْدَاتُ فُضْلَيَاتُ الْبَنَاتِ (ھندات، بچیوں کے مقابلے میں زیادہ فضیلت والی ہیں۔)	الهندات	البنات
وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (اور آخرت، دنیا کے مقابلے میں بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔)	الآخرة	الدنيا
وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ (اور تم ضرور انہیں لوگوں کے مقابلے میں زندگی پر زیادہ حریص پاؤ گے۔)	هم	الناس
اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا (میں تمہارے مقابلے میں مال کے اعتبار سے کثرت والا ہوں اور جماعت کے اعتبار سے زیادہ عزت والا ہوں۔)	اَنَا	كَ
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا (اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کے سرغنہ کئے)		

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
جَاءَ الرَّجُلُ الْاَكْرَمُ مِنْ بَكْرٍ	جَاءَ الرَّجُلُ اَكْرَمُ مِنْ بَكْرٍ (ایسا آدمی آیا جو بکر کے مقابلے میں زیادہ عزت والا ہے۔)	اسم تفضیل چار طریقوں میں سے کسی ایک طریقے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اس لیے یا "من" کے ساتھ ہوگا۔۔یا۔۔اَلْ کے ساتھ،
سَافَرَتِ الْهِنْدُ الْاَفْضَلُ	سَافَرَتِ الْهِنْدُ الْفُضْلٰى (ہند جو فضیلت والی ہے اس نے سفر کیا۔)	جو اسم تفضیل الف لام کے ساتھ ہو وہ ہمیشہ اپنے موصوف مطابق آئے گا۔
اَلثَّوْبُ اَخْضَرُ مِنَ الْوَرَقِ	اَلثَّوْبُ اَشَدُّ خُضْرَةً مِنَ الْوَرَقِ (کپڑا، ورق کے مقابلے میں زیادہ سبز ہے۔)	جس اسم تفضیل میں رنگ یا عیب وغیرہ کا معنی ہو اس کے فعل کے مصدر کو منصوب ذکر کرکے اس سے پہلے "اَكْثَرُ یا اَشَدُّ" لگادیا جاتا ہے۔
اَلرِّجَالُ اَفْضَلُوْنَ مِنَ النِّسَاءِ	اَلرِّجَالُ اَفْضَلُ مِنَ النِّسَاءِ (مرد، عورتوں کے مقابلے میں زیادہ فضیلت والے ہیں۔)	اسم تفضیل "من" کے ساتھ مستعمل ہو تو وہ ہمیشہ واحد مذکر آئے گا اس لیے "افضل" واحد مذکر لائے۔
اَلْهِنْدَانِ كُرْمٰى النِّسَاءِ	اَلْهِنْدَانِ اَكْرَمُ/كُرْمَيَا النِّسَاءِ (دو ہند دیگر عورتوں کے مقابلے میں زیادہ عزت والی ہیں۔)	اسم تفضیل معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ واحد مذکر اور موصوف کے مطابق دونوں

		طرح آسکتاھے۔اس لیے "اکرم" اسم تفضیل واحد مذکر۔۔یا۔۔موصوف کے مطابق "کرمیان" تثنیہ مؤنث لاسکتے ھیں
اَلشَّجَاعَةُ عُظْمٰی فَضِیْلَةٍ	اَلشَّجَاعَةُ اَعْظَمُ فَضِیْلَةٍ (بہادری، بزدلی سے بڑھ کر ہے۔)	اسم تفضیل جب نکرہ کے مستعمل ھو تو ھمیشہ واحد مذکر واحد مذکر لایا جاتاھے اور اس کا مابعد ماقبل کے مطابق ھوتاھے۔اس لیے "اعظم" اسم تفضیل واحد مذکر لائے اور "فضیلة" ماقبل کے مطابق ھے واحد اور مؤنث ھونے میں۔
اَلْمُجْتَهِدُوْنَ اَفْضَلُ نَسَاءٍ	اَلْمُجْتَهِدَاتُ اَفْضَلُ نَسَاءٍ (کوشش کرنے والیاں دیگر عورتوں کے مقابلے میں زیادہ فضیلت والی ہیں۔)	اسم تفضیل جب نکرہ کے ساتھ مستعمل ھو تو ھمیشہ واحد مذکر واحد مذکر لایا جاتاھے اور اس کا مابعد ماقبل کے مطابق ھوتاھے۔اس لیے "افضل" اسم تفضیل واحد مذکر لائے اور "نساء" ماقبل کے مطابق ھے جمع اور مؤنث ھونے میں۔
زَیْدٌ اَعْوَرُ مِنْ خَالِدٍ	زَیْدٌ اَشَدُّ عَوَرَةً مِنْ خَالِدٍ (زید، خالد کے مقابلے میں زیادہ بھینگا ہے۔)	جس اسم تفضیل میں رنگ یا عیب وغیرہ کا معنی ھو اس کے فعل کے مصدر کو منصوب ذکر کرکے اس سے پھلے "اَکْثَرُ یا اَشَدُّ" لگا دیا جاتاھے۔اس لیے "عورة" مصدر منصوب ذکر کرنے سے پھلے "اَشَدُّ" لائے۔
مَرَّ الرَّجُلَانِ الْاَعْلَمُ	مَرَّ الرَّجُلَانِ الْاَعْلَمَانِ (دو آدمی گزرے جو زیادہ علم والے ہیں۔)	جو اسم تفضیل اَلْ کے ساتھ مستعمل ھو وہ ھمیشہ اپنے موصوف کے مطابق آتاھے۔اس لیے "الاعلمان" اسم تفضیل اپنے موصوف "الرجلان" کے مطابق تثنیہ لائے۔

الدرس التاسع الاربعون: اضافت کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- مضاف اگر صفت کا صیغہ ہو تو اسے اضافت لفظیہ کہتے ہیں۔ **جواب**: جس اضافت میں صفت کا صیغہ معمول (فاعل یا مفعول بہ) کی طرف مضاف ہو اسے اضافت لفظیہ کہتے ہیں۔
- اضافت کی تین قسمیں ہیں۔ **جواب**: اضافت کی دو قسمیں ہیں۔
- اضافت لفظیہ میں مضاف پر الف لام آسکتا ہے۔ **جواب**: اضافت لفظیہ میں مضاف، تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو یا مضاف الیہ معرف بلام ہو تو مضاف پر الف لام آسکتا ہے۔

- اضافت کی وجہ سے مضاف ہمیشہ معرفہ یانکرہ مخصوصہ ہوجاتاہے۔**جواب**:اضافت لفظیہ کی وجہ سے مضاف معرفہ یانکرہ مخصوصہ نہیں ہوتا۔

تمرین نمبر3:اضافت لفظیہ اورمعنویہ الگ الگ کیجیے اورمعنویہ میں اس کی قسم بھی متعین فرمائیے۔

مثال	ترجمہ	اضافت کی قسم
ظُلْمَةُ الْقَبْرِشَدِیْدَةٌ	قبر کااندھیر سخت ہے۔	اضافت معنویہ،بمعنیٰ فی
اَکْرَمْتُ مُکْرِمَ الْعُلَمَاءِ	میں نے علماء کی عزت کرنے والے کی عزت کی	اضافت لفظیہ
اُشْتُرِیَ خَاتَمُ الْفِضَّةِ	چاندی کی انگوٹھی خریدی گئی۔	اضافت معنویہ،بمعنیٰ مِنْ
لَقِیْتُ جَمِیْلَ الشِّیَمِ	میں اچھی فطرت والے سے ملا	اضافت لفظیہ
هٰذَامُعَلِّمُ خَالِدٍ	یہ خالد کااستاد ہے	اضافت لفظیہ
نَبِیُّنَاالْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ	ہمارے نبی بلند شان اوربڑے مرتبے والے ہیں۔	اضافت لفظیہ
فَازَوَلَدُعِرْفَانَ	عرفان کابیٹاکامیاب ہوگیا	اضافت معنویہ،بمعنیٰ لام
جَاءَکَرِیْمُ الْبَلَدِ	شہر کے کریم شخص آیا۔	اضافت لفظیہ
اَلْحَافِظُ الْقُرآنِ سَعِیْدٌ	قرآن کاحافظ خوش بخت ہے۔	اضافت لفظیہ
زُرْتُ زَائِرَالْمَدِیْنَةَ	میں نے مدینے کی زیارت کرنے والادیکھا۔	اضافت لفظیہ
وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْکَرِهَ الْکَافِرُوْنَ	اوراللہ اپنے نور کومکمل کرنے والاہے اگرچہ کافروں کابرالگے۔	اضافت لفظیہ

الدرس الخامسون:افعال قلوب کابیان

تمرین نمبر2:غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جوافعال شک اوریقین ظاہر کریں انہیں افعال قلوب کہتے ہیں۔**جواب**:جوافعال ایسے دومفعولوں کونصب دیں جواصل میں مبتدااورخبر ہوں انہیں افعال قلوب کہتے ہیں۔
- افعال قلوب جملہ فعلیہ پرداخل ہوتے ہیں۔**جواب**:افعال قلوب جملہ اسمیہ پرداخل ہوتے ہیں۔
- افعال قلوب کامفعول بہ صرف ایک ہوتاہے۔**جواب**:افعال قلوب کے دومفعول ہوتے ہیں۔
- ایک شخص کی دوضمیریں فاعل اورمفعول بن سکتی ہیں۔**جواب**:افعال قلوب کاخاصہ کہ ان میں سے ایک شخص کی دوضمیریں فاعل اورمفعول ہوسکتی ہے۔

تمرین نمبر3:الف)افعال قلوب اوران کے عمل کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	ترجمہ	عمل کی نشاندھی
وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ کَاذِبًا	اوربیشک میں اسے جھوٹاگمان کرتاہوں۔	اس مثال میں "اظن" افعال قلوب میں سے ھے اور"ہ"ضمیراور"کاذبا"اس کے دومفعول ھیں۔
اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی	کیااس نے تمہیں یتیم نہ پایاپھر جگہ دی۔	اس مثال میں "یجد"افعال قلوب میں سے ھے اور"ک"ضمیراور"یتما"اس کے دومفعول ھیں۔

حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا	جب تو انہیں دیکھے تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھرے ہوئے	اس مثال میں "حسب" افعال قلوب میں سے ہے اور "هم" ضمیر اور "لؤلؤا" اس کے دو مفعول ہیں۔
فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ		اس مثال میں "علمت" افعال قلوب میں سے ہے اور "هن" ضمیر اور "مؤمنات" اس کے دو مفعول ہیں۔
اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّ نَرٰىهُ قَرِيْبًا	بیشک وہ اسے دور دیکھتے ہیں جبکہ ہم اسے قریب دیکھتے ہیں۔	اس مثال میں "يرون" اور "نرىٰ" افعال قلوب میں سے ہیں۔اور "ہٗ" ضمیر اور "بعيدا" اور "قريبا" ان دونوں کے دو مفعول ہیں۔
خِلْتُ الْاِخْلَاصَ مُخْلِصًا	میں نے اخلاص کو مخلص سمجھا۔	اس مثال میں "خلت" افعال قلوب میں سے ہے اور "الاخلاص" اور "مخلصا" اس کے دو مفعول ہیں۔
رَاَيْتُ الصِّدْقَ نَجَاةً	میں نے سچائی کو نجات دیکھا۔	اس مثال میں "رايت" افعال قلوب میں سے ہے اور "الصدق" اور "نجاة" اس کے دو مفعول ہیں۔
زَعَمْتُكَ عَالِمًا	میں نے تجھے عالم سمجھا۔	اس مثال میں "زعمت" افعال قلوب میں سے ہے اور "ک" ضمیر اور "عالما" دو مفعول ہیں۔
وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ	اور تم انہیں جاگتا سمجھو اور وہ سوتے ہیں۔	اس مثال میں "تحسب" افعال قلوب میں سے ہے اور "هم" ضمیر اور "ايقاظا" اس کے دو مفعول ہیں۔

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہ فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
وَجَدْتُ مَاءًبَارِدًا	وَجَدْتُهٗ مَاءًبَارِدًا (میں نے اسے ٹھنڈا پانی پایا۔)	چونکہ افعال قلوب کے دو مفعول ہوتے ہیں اس لیے "ہٗ" ضمیر کا اضافہ کیا۔
زَعَمْتُ الْحَيَاةُ دَائِمَةٌ	زَعَمْتُ الْحَيَاةَ دَائِمَةً (میں نے زندگی کو ہمیشہ والا سمجھا۔)	افعال قلوب کے دونوں مفعول منصوب ہوتے ہیں اس لیے دونوں کو نصب دیدیا۔
حَسِبْتَهُمْ عَالِمًا	حَسِبْتَهُمْ عَالِمِيْنَ (تم نے انہیں عالم سمجھا۔)	افعال قلوب کے دونوں مفعول کا حکم مبتدا اور خبر والا ہوتا ہے اور خبر اگر مفرد ہو تو مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ اور جمع ہونے میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے "هم" ضمیر جمع مذکر کی ہے اس لیے "عالمين" بھی جمع مذکر لائے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصبی لائے۔
عَلِمْتُ الْاَرْضَ سَاكِنًا	عَلِمْتُ الْاَرْضَ سَاكِنَةً (میں نے زمین کو ساکن یقین کر لیا۔)	افعال قلوب کے دونوں مفعول کا حکم مبتدا اور خبر والا ہوتا ہے اور خبر اگر مفرد ہو تو مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ اور جمع ہونے میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے "الارض" واحد مؤنث ہے اس لیے "ساكنة" مؤنث لائے۔
رَاَيْتُ الْاِخْلَاصَ سَبِيْلُ النَّجَاةِ	رَاَيْتُ الْاِخْلَاصَ سَبِيْلَ النَّجَاةِ	افعال قلوب کے دونوں مفعول منصوب ہوتے ہیں اس لیے دونوں کو نصب دیدیا۔

	(میں نے اخلاص کو نجات کا راستہ دیکھا۔)	
آتَيْتُنِيْ مَاءً	آتَيْتُ مَاءً (میں نے پانی دیا۔)	ایک شخص کی طرف فاعل اور مفعول کی ضمیر لوٹے یہ صرف افعال قلوب کا خاصہ ہے اس لیے یہ "نی" ضمیر مفعول ختم کردی۔
خِلْتُ الْخَلِيْفَةَ عَادِلَةً	خِلْتُ الْخَلِيْفَةَ عَادِلًا ()	افعال قلوب کے دونوں مفعول کا حکم مبتدا اور خبر والا ہوتا ہے اور خبر اگر مفرد ہو تو مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ اور جمع ہونے میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے "الخليفة" مذکر کی ہے اس لیے "عادلًا" مذکر لائے
ظَنَنْتُ الْوَلَدَيْنِ صَالِحًا	ظَنَنْتُ الْوَلَدَيْنِ صَالِحَيْنِ (میں نے دو بچوں کو نیک گمان کیا۔)	افعال قلوب کے دونوں مفعول کا حکم مبتدا اور خبر والا ہوتا ہے اور خبر اگر مفرد ہو تو مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ اور جمع ہونے میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے "الولَدَيْن" تثنیہ ہے اس لیے "صالحَيْن" بھی تثنیہ اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصبی لائے۔
حَسِبْتُ الْمُؤْمِنَاتَ صَابِرَاتٌ	حَسِبْتُ الْمُؤْمِنَاتِ صَابِرَاتٍ (میں نے مؤمن عورتوں کو صابر گمان کیا۔)	افعال قلوب کے دونوں مفعول منصوب ہوتے ہیں اور جمع مؤنث سالم کی حالت نصبی کسرہ سے آتی ہے۔
وَجَدْتُ الْمُسْلِمُوْنَ فَائِزُوْنَ	وَجَدْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَائِزِيْنَ (میں نے مسلمانوں کو کامیاب پایا۔)	افعال قلوب کے دونوں مفعول منصوب ہوتے ہیں اس لیے جمع مذکر سالم کی حالت نصبی لائے۔
عَلِمْتُ الْقَاضِيْ عَالِمًا	عَلِمْتُ الْقَاضِيَ عَالِمًا (میں نے قاضی کو عالم جانا۔)	"القاضی" فعل قلوب کے مفعول اول بن رہا ہے اس لیے اس کی حالت نصب لائے۔

الدرس الحادی والخامسون: افعال مدح وذم کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جن افعال سے تعریف یامذمت کی جائے انہیں افعال مدح وذم کہتے ہیں۔ **جواب**: جوافعال تعریف یامذمت کے لیے موضوع ہیں انہیں افعال مدح وذم کہتے ہیں۔
- لَاحَبَّذَا فعل مدح ہے۔ **جواب**: حَبَّ فعل مدح ہے۔
- افعال مدح وذم کا فاعل ہمیشہ معرف باللام ہوتا ہے۔ **جواب**: افعال مدح وذم کا فاعل معرف باللام یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے۔
- مخصوص، ہمیشہ فاعل کے مطابق اور منصوب ہوتا ہے۔ **جواب**: مخصوص، فاعل کے مطابق اور مرفوع ہوتا ہے۔

تمرین نمبر 3: الف) افعال مدح وذم نیزان کے فاعل اور مخصوص کی شناخت فرمائیے۔

مثال	افعال مدح وذم	فاعل	مخصوص

لَاحَبَّذَاالْعَدَاوَۃُ (دشمنی اچھی نہیں ہے)	لاحَبَّ	ذا	العداوۃ
نِعْمَ الرَّجُلُ رَجُلٌ یُحَاسِبُ نَفْسَہٗ (وہ آدمی کتنا اچھا ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔)	نعم	الرجل	رجل
اَلتَّقْوٰی نِعْمَ الزَّادُ (تقوٰی کتنا اچھا زاد راہ ہے۔)	نعم	الزاد	التقویٰ
بِئْسَ رِجَالًا الْکَاذِبُوْنَ (جھوٹ بولنے والے آدمی کتنے برے ہیں۔)	بئس	ھو ضمیر ممیز، رجالاً تمییز دونوں مل کر فاعل	الکاذبون
حَبَّذَا الصَّبْرُ (صبر کتنا اچھا ہے۔)	حب	ذا	الصبر
بِئْسَ طَالِبُ الْمَجْدِ الْکَسُوْلُ (بزرگی چاہنے والا سست آدمی کتنا برا ہے۔)	بئس	طالب	الکسول
نِعْمَ سَلَاحًا الدُّعَاءُ (دعا کتنا اچھا ہتھیار ہے۔)	نعم	ھو ضمیر ممیز، سلاحاً تمییز دونوں مل کر فاعل	الدعاء
سَاءَ مَا الْغِیْبَۃُ (غیبت کتنی بری چیز ہے۔)	ساء	ھو ضمیر ممیز، مابمعنی شَیْئًا تمییز دونوں مل کر فاعل	الغیبۃ

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
نِعْمَ الْعَالِمُ	نِعْمَ الْعَالِمُ زَیْدٌ (زید کتنا اچھا عالم ہے۔)	افعال مدح وذم کے دو اسم ہوتے ھیں ایک اس کا فاعل اور دوسرا مخصوص، یہاں فاعل توھے لیکن مخصوص نہیں تھا اس لیے وہ لائے۔
سَاءَ رَجُلٌ الْبَخِیْلُ	سَاءَ الرَّجُلُ الْبَخِیْلُ (بخیل آدمی کتنا برا ہے۔)	افعال مدح وذم کا فاعل معرف باللام ہوتا ھے یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ھے یہاں فاعل معرف باللام نہ تھا اس لیے اسے معرف باللام کردیا۔
نِعْمَ رَجُلًا الصَّادِقَانِ	نِعْمَ رَجُلًا الصَّادِقُ (سچا آدمی کتنا اچھا ہے۔)	"الصادق" مخصوص ھے جو وحدت، تثنیہ اور جمع میں فاعل کے مطابق ہوتا ھے اور یہاں فاعل واحد تھا اس لیے الصادق کو بھی واحد کردیا۔
نِعْمَ الْوَصْفُ حِلْمٌ	نِعْمَ الْوَصْفُ اَلْحِلْمُ (حلم کتنا اچھا وصف ہے۔)	"الحلم" مخصوص ھے جو معرفہ ہوتا ھے یا نکرہ موصوفہ، یہاں ایسا نہ تھا اس لیے اسے معرف باللام کرکے معرفہ بنادیا۔
بِئْسَ الْخُلُقُ الْکِذْبُ وَالْخِیَانَۃُ	بِئْسَ خُلُقًا الْکِذْبُ وَالْخِیَانَۃُ (جھوٹ اور خیانت کتنا برا خُلق ہے۔)	یہاں "الخلق" فاعل نہیں بلکہ "ھو" ضمیر ممیز اور خلقا تمیز دونوں مل کر فاعل ھیں۔ اگر "الخلق" کو فاعل بنائیں گے تو فاعل اور مخصوص کے درمیان مطابقت باقی نہیں رھتی۔

لَاحَبَّذَاسَارِقٌ	لَاحَبَّذَاالسَّارِقُ (چور اچھا نہیں ہے۔)	یہاں "السارق" مخصوص ہے جو معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے یہاں ایسا نہ تھا اس لیے اسے معرف باللام کرکے معرفہ بنادیا۔
نِعْمَ الْعَالِمُ هِنْدٌ	نِعْمَ الْعَالِمَةُ هِنْدٌ (ھندہ کتنی اچھا عالمہ ہے۔)	"العالمۃ" فاعل ہے اور "هند" مخصوص، ان دونوں میں تذکیر و تانیث کے اعتبار سے مطابقت ہوتی ہے جو یہاں نہ تھی اس لیے "العالمۃ" لائے۔
حَبَّذَانِ زَيْدٌ وَبَكْرٌ	حَبَّذَا زَيْدٌ وَبَكْرٌ (زید اور بکر کتنے اچھے ہیں۔)	"حبذا" میں "ذا" اسم اشارہ فاعل ہے جو نہیں بدلتا اور یہاں بدلا ہوا تھا۔
اَلْمُجْتَهِدُ حَبَّذَا	حَبَّذَا الْمُجْتَهِدُ (کوشش کرنے والا کتنا اچھا ہے۔)	"المجتهد" مخصوص ہے جو یہاں "حبذا" سے پہلے آیا ہوا تھا جبکہ "حبذا" کا مخصوص فعل سے پہلے نہیں آسکتا اس لیے اسے بعد میں ذکر کردیا۔

الدرس الثانی والخامسون: افعال مقاربہ کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- افعال مقاربہ ورجاوشروع سے ماضی اور مضارع کے صیغے آتے ہیں۔ **جواب**: "کاد" اور "اوشک" سے مضارع کے صیغے آتے ہیں باقی تمام سے ماضی کے صیغے آتے ہیں۔
- ان افعال کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔ **جواب**: ان افعال کی خبر ہمیشہ جملہ فعلیہ مضارعیہ ہوتی ہے۔
- افعال شروع پانچ ہیں۔ **جواب**: افعال شروع پانچ سے زائد ہیں۔
- کادَ، عسٰی، حری اور اَخَذَ کی خبر پر اَنْ لانا جائز ہے۔ **جواب**: حریٰ کی خبر پر "ان" لانا واجب ہے جبکہ "کاد اور عسیٰ" کی خبر پر ان لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں اور "اخذ" کی خبر پر "ان" لانا ناجائز ہے۔

تمرین نمبر 3: (الف) افعال مقاربہ ورجاوشروع الگ الگ کیجیے اور ان کا عمل واضح کیجیے۔

مثال	افعال مقاربہ ورجاوشروع	عمل
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ (قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب کھڑا کرے)	"عسی" فعل رجا	"ان یبعثک ربک" فاعل، اسے خبر کی حاجت نہیں
اَوْشَكَ الْمَطَرُ اَنْ يَّنْقَطِعَ (قریب ہے کہ بارش ختم ہوجائے۔)	اوشک" فعل مقاربہ	المطر" فاعل جبکہ "ان ینقطع" خبر
يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ (بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک لے جائے گی)	یکاد" فعل مقاربہ	البرق" فاعل جبکہ "یخطف ابصارھم" خبر
اَخَذَ الطِّفْلُ يَبْكِىْ (بچے نے رونا شروع کردیا۔)	اخذ" فعل شروع	"الطفل" فاعل جبکہ "یبکی" خبر
كَادَ الْفَقِيْرُ اَنْ يَّكُوْنَ فَقِيْرًا (قریب ہے کہ فقیر کافر ہوجائے۔)	کاد" فعل مقاربہ	الفقیر" فاعل جبکہ "ان یکون فقیرا" خبر

عَسَی الْضَیْقُ اَنْ یَّنْفَرِجَ (امید ہے کہ تنگی فراخی میں تبدیل ہو جائے۔)	عسیٰ "فعل رجا	"الضیق "فاعل جبکه "ان ینفرج "خبر
اِخْلَوْلَقَ اَنْ یَّثْمُرَ الشَّجَرُ (امید ہے کہ درخت پھلدار ہو جائے۔)	اخلولق "فعل رجا	"ان یثمر الشجر "فاعل، جبکه اسی صورت میں خبر نهیں هوتی۔

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندهی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
کَادَ الْمُعَلِّمُ یُشَرِّحَ	کَادَ الْمُعَلِّمُ اَنْ یُّشَرِّحَ (قریب ہے کہ استاد وضاحت کردے۔)	"یشرحَ "تب هی درست هوتا هے جبکه اس پر "ان "داخل هو چنانچه وه داخل کردیا هے۔
جَعَلَ الشَّجَرُ اَنْ یُّوَرِّقُ	جَعَلَ الشَّجَرُ یُوَرِّقُ (درخت پتوں والا ہونا شروع ہو گیا۔)	افعال شروع کی خبر پر "ان "داخل کرنا جائز نهیں هے اس لیے اسے ختم کردیا۔ اسی وجه سے نصب بهی ختم هوگیا
حَرٰی الْغَائِبُ یَجِیْئُ	حَرٰی الْغَائِبُ اَنْ یَجِیْئَ (امید ہے غائب آ جائے۔)	"حریٰ "کی خبر پر "ان "لانا واجب هے اس لیے "ان "لائے۔
کَرَبَ زَیْدٌ مُعَلِّمًا	کَرَبَ زَیْدٌ یُعَلِّمُ (قریب ہے کہ زید سکھائے۔)	ان افعال کی خبر همیشه جمله فعلیه مضارعیه هوتی هے اسلیے فعل مضارع لائے
یَطْفَقُ الْوَلَدُ یَلْعَبُ	طَفِقَ الْوَلَدُ یَلْعَبُ (بچے نے کھیلنا شروع کر دیا۔)	صرف "کاد اور "اوشک "سے مضارع کے صیغے آتے هیں جبکه یهاں فعل شروع سے مضارع بنایا هوا تها۔
اَنْشَاَ الْبَحْرُ مَاجَ	اَنْشَاَ الْبَحْرُ یُمَاجُ (سمندر نے موج والا ہونا شروع کر دیا ہے۔)	ان افعال کی خبر همیشه جمله فعلیه مضارعیه هوتی هے اسلیے فعل مضارع لائے

الدرس الثالث والخامسون: افعال تعجب کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندهی فرمائیے۔

- جن افعال سے تعجب کا اظہار کیا جائے انہیں افعال تعجب کہتے ہیں۔ **جواب**: جو افعال اظہار تعجب کے لیے وضع کیے گئے انہیں افعال تعجب کہتے ہیں۔
- فعل تعجب تین اوزان پر آتا ہے۔ **جواب**: ثلاثی مجرد سے فعل تعجب دو وزن پر آتا ہے۔
- فعل تعجب اور متعجب منہ کے درمیان کوئی چیز نہیں آ سکتی۔ **جواب**: متعجب منہ اور فعل تعجب کے درمیان صرف ظرف یا جار مجرور آ سکتے ہیں۔
- متعجب منہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ **جواب**: "مَااَفْعَلَ "کے وزن پر جو فعل تعجب ہو وہ منصوب جبکہ "اَفْعِلْ "کے وزن پر جو فعل تعجب ہو وہ باء کے ساتھ لفظاً مجرور ہوتا ہے۔

تمرین نمبر 3: الف) افعال تعجب اور متعجب منه الگ الگ فرمائیے۔

مثال	افعال تعجب	متعجب منه
مَااَجْمَلَکَ (آپ کتنے جمال والے ہیں۔)	مااجمل	ک

مَااَشْجَعَ خَالِدًا (خالد کتنا بہادر ہے۔)	ماشجع	خالدا
اَلْطِفْ بِزَيْدٍ (زید کتنا مہربانی کرنے والا ہے۔)	الطف	زید
اَشْدِدْ بِعَرَجِهٖ (اس کا لنگڑاپن کتنا شدید ہے۔)	اشدد	عرجه
مَااَجْوَدَ عُثْمَانَ (عثمان کتنا سخی ہے۔)	اجود	عثمان
مَااَكْذَبَ النَّفْسَ (نفس کتنا جھوٹا ہے۔)	ماالکذب	النفس
اَعْظِمْ بِنُصْرَتِهٖ (اس کی مدد کتنی بڑی ہے۔)	اعظم	نصرة
مَااَشَدَّ اَنْ يُّتْرَكَ الصَّلٰوةَ (نماز ترک کرنا کتنا سخت ہے۔)	مااشد	ان یترک الصلوٰة
اَقْبِحْ اَنْ لَايُحَدَّ الشَّارِبُ (موچھیں نہ کاٹنا کتنا برا ہے۔)	اقبح	ان لایحد الشارب

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
مَااَخْضَرَ الْقُبَّةَ	مَااَشَدَّ خُضْرَةَ الْقُبَّةَ (گنبد کتنا سبز ہے۔)	"خضرة" میں رنگ کامعنی پایاجارھاھے اور جس فعل میں رنگ، عیب یاحلیه کے معنی پایاجائے اس کے مصدر صریح یامصدر مؤول سے پهلے "مااشد یااشدد" لگاکر فعل تعجب بناتے هیں۔
اَقْبِحْ اَلْكُفْرَ	مَااَشَدَّ قَبِيْحًا اَلْكُفْرَ (کفر کتنا برا ہے۔)	"قبیحا" میں عیب کامعنی پایاجارھاھے اور جس فعل میں رنگ، عیب یاحلیه کے معنی پایاجائے اس کے مصدر صریح یامصدر مؤول سے پهلے "مااشد یااشدد" لگاکر فعل تعجب بناتے هیں۔
مَااَنَامَ الطِّفْلَ	مَااَنْيَمَ الطِّفْلَ (بچہ کتنا سونے والے ہے۔)	"انیم" متعل العین هے اور فعل اگر معتل العین هوتو فعل تعجب بناتے وقت عین کلمه اس کی اصل کی طرف لوٹادیاجاتاهے اسی لیے "انیم" لائے۔
مَااَحْسَنَ وَلَدًا	مَااَحْسَنَ الْوَلَدَ (بچہ کتنا خوبصورت ہے۔)	"الولد" متعجب منه هے اور متعجب منه، معرفه هوتاهے یانکره مخصوصه اسی لیے "الولد" لائے۔
مَااَعْظَمُ شَانُ الْاَنْبِيَاءِ	مَااَعْظَمَ شَانَ الْاَنْبِيَاءِ (انبیاء کی کتنی بلند شان ہے۔)	"مااعظم" فعل تعجب هے اور "مَااَفْعَلَ" کے وزن پر جو فعل تعجب آتاهے اس کامتعجب منه منصوب هوتاهے اسی لیے "شانَ" کیا۔
اَصْفِرِ الْبَقَرَةُ	مَااَشَدَّ صُفْرَةَ الْبَقَرَةَ (گائے کتنی پیلی ہے۔)	"صفرة" میں رنگ کامعنی پایاجارھاھے اور جس فعل میں رنگ عیب یاحلیه کے معنی پایاجائے اس کے مصدر صریح یامصدر مؤول سے پهلے "مااشد یااشدد" لگاکر فعل تعجب بناتے هیں۔
مَااَشَدَّ تَعْلِيْمٌ	مَااَشَدَّ التَّعْلِيْمَ (کتنی زیادہ تعلیم ہے۔)	"التعلیم" متعجب منه هے اور متعجب منه همیشه معرفه یانکره مخصوصه هوتاهے اسی لیے "التعلیم" لائے۔
مَااَعْوَرَ الدَّجَّالُ	مَااَشَدَّ عَوَرًا الدَّجَّالَ (دجال کتنا کانا ہے۔)	"عورًا" متعجب منه هے جس میں عیب کامعنی پایاجارھاھے اور جس فعل میں رنگ، عیب یاحلیه کے معنی پایاجائے اس کے مصدر صریح یامصدر مؤول سے پهلے "مَااَشَدَّ" --یا-- اَشْدِدْ" لگاکر فعل تعجب بناتے هیں۔
اَشْدِدْ بِحُمْرَةَ الْوَجْهِ	اَشْدِدْ بِحُمْرَةِ الْوَجْهِ (چہرے کی سرخی کتنی زیادہ ہے۔)	جو فعل تعجب "اَفْعِلْ" کے وزن پر آئے تو اس کے متعجب منه سے پهلے "باء" آتاهے اور وہ محلا منصوب هوتاهے۔ باء کی وجه سے "حمرة" کو کسره دی۔

الدرس الرابع والخامسون: حروف کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- زائد حرف کو کلام سے نکال دیا جائے تو معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ **جواب**: زائد حرف کو کلام سے نکال دیا جائے تو اصل معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔
- حرف جواب کسی سوال ہی کے جواب میں آتا ہے۔ **جواب**: حرف جواب کسی سوال یا جواب دینے کے لیے آتے ہیں۔

تمرین نمبر3: حروف معانی کی قسم متعین فرمائیے

مثال	جواب
فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى یَاْذَنَ لِیْۤ اَبِیْۤ (تو میں یہاں سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ میرے باپ اجازت دیں)	"لی" میں لام حرف زائدھے۔
كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ (کوئی نہیں بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو)	"کلا" حرف ردع ھے۔
وَاللّٰهِ لَاتَعَلَّمَنَّ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ (اللہ کی قسم میں انہیں ضرور قرآن وسنت سکھاؤں گا۔)	"لاتعلمن" میں حرف تاکید لام ابتدائیہ ھے۔
اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ (بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔)	"اَنْ" حرف تفیسرھے۔
اَللّٰهَ دَعَوْتُ اَنِ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ (اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔)	"اَنْ" حرف تفسیرھے
وَلَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى (اور بیشک ہم نے اسے اپنی سب نشانیاں دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا)	"قد" حرف توقع ھے۔
اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم)	"اَلَا" حرف تنبیہ ھے۔
اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْــٴًـا وَّ لٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ (بیشک اللہ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں)	"اِنَّ" حرف جواب۔
لَهُ الْحَمْدُ عَلٰى مَا عَلَّمَ (اسی کی حمد ہر اس نعمت پر جو اس نے کی۔)	"ما" حرف مصدرھے۔
قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ (موسٰی نے فرمایا یوں نہیں بیشک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے اب راہ دیتا ہے)	"کلّا" حرف ردع ھے۔
اِشْتَرَيْتُ وَرَقًا اَیْ فِضَّةً (میں نے ورق یعنی چاندی خریدی۔)	"ای" حرف تفسیرھے۔

هَلَّا اَدَّبْتَ اَوْلَادَكَ (تم نے اپنی اولاد کو ادب کیوں نہیں سکھایا۔)	"هلّا" حرف تحضیض ھے۔
قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ (کہیں گے کیوں نہیں بے شک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ نہیں اوتارا تم تو نہیں مگر بڑی گمراہی میں اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے)	"بلیٰ" حرف جواب ھے
طَارَ بِهِ الْعَنْقَاءُ اَيْ طَالَتْ غَيْبَتُهٗ	"ای" حرف تفسیر ھے۔
اَللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَمُحَمَّدٌ لَا نَظِيْرَ لَهٗ	"لا" حرف زائد ھے۔
سَالَ بِهِ الْوَادِيْ اَيْ هَلَكَ	"ای" حرف تفسیر ھے۔
فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ (تمہارے کام دیکھے گا اللہ اور اس کے رسول)	"س" حرف استقبال ھے۔

الدرس الخامس والخامسون: الف لام (ال) کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- اسم فاعل اور اسم مفعول کا الف لام اسمی ہوتا ہے۔ **جواب:** جو الف لام اسم فاعل یا اسم مفعول حدوثی پر آئے اسے الف لام اسمی کہتے ہیں۔
- جو الف لام مدخول میں کوئی معنی پیدا کرے وہ زائد ہوتا ہے۔ **جواب:** جو الف لام مدخول میں کوئی معنی پیدا کرے وہ غیر زائدہ ہوتا ہے۔

تمرین نمبر 3: الف لام کے بارے میں بتائیں کہ اسمی ہے یا حرفی، حرفی ہے تو زائدہ ہے یا غیر زائدہ، زائدہ ہے تو اس کی کونسی قسم ہے اور غیر زائدہ ہے تو اس کی کونسی قسم ہے۔

مثال	اسمی/حرفی	قسم
اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے۔)	"الله" اسم جلالت کا اسم حرفی ھے۔	زائدہ کی قسم لازمی ھے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (تمام جہانوں کے رب کی تمام تعریفیں ہیں۔)	"الحمد" اور "العلمین" کا الف لام حرفی۔	الحمد" کا الف لام غیر زائدہ کی قسم الف لام جنسی ھے۔ جبکہ "العلمین" کا الف لام غیر زائدہ کی قسم الف لام استغراقی ھے۔
وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى (مرد، عورت کی طرح نہیں ہے۔)	"الذکر" اور "الانثیٰ" دونوں کا الف لام حرفی ھے۔	دونوں کا الف لام غیر زائدہ کی قسم جنسی ھے۔
وَلَقَدْ اَمُرُّ عَلَى اللَّئِيْمِ يَسُبُّنِيْ	"اللئیم" کا الف لام اسمی ھے۔	

(اور میں ایسے کمینے شخص کے پاس سے گزرا جو مجھے گالی دے رہا تھا۔)		
اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ (حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔)	"الحسن، الحسین، الجنۃ" کاالف لام حرفی ھے۔	الف لام زائدہ کی قسم عارضی ھے۔
ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چھپا اور ظاہر)	"الغیب، الشھٰدۃ" کاالف لام حرفی ھے۔	الف لام غیرزائدہ کی قسم عھد استغراقی ھے۔
زُرْتُ الْمُكْرِمَ اُسْتَاذَهٗ (میں نے اپنے استاد کی عزت کرنے والے کو دیکھا۔)	"المکرم" کاالف لام اسمی ھے۔	
اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ (دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور جنت کے لیے کافر ہے۔)	"الدنیا، الف لام حرفی، المؤمن اور کافر کاالف لام اسمی ھے۔	الدنیا کاالف لام حرفی زائدہ کی قسم عارضی ھے۔
نَحْنُ مُقَلِّدُوْا نُعْمَانِ بْنِ الثَّابِتِ (ہم نعمان بن ثابت کے مقلد ہیں۔)	"الثابت" کاالف لام حرفی ھے۔	حرفی کی قسم زائدہ عارضی ھے۔
جَمَعَ الْاَمِيْرُ الصَّاغَةَ ()	"الصاغۃ" کاالف لام حرفی ھے۔	حرفی کی قسم زائدہ عارضی ھے۔
اُدْخُلِ السُّوْقَ (بازار داخل ہو جاؤ۔)	"السوق" کاالف لام حرفی ھے۔	حرفی کی قسم
اَكْرِمِ الْمَعْلُوْمَ فَضْلُهٗ (اس کا اکرام کرو جس کی فضیلت معلوم ہے۔)	"المعلوم" کاالف لام اسمی ھے۔	
اَهْلَكَ النَّاسَ الدِّيْنَارُ الصُّفْرُ وَالدِّرْهَمُ الْبِيْضُ (لوگوں کو پیلے دیناروں اور سفید درہموں نے ہلاک کر دیا ہے۔)		

الدرس السادس والخمسون: تنوین کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

1. جو نون کلمے کی آخری حرکت کے تابع ہو اسے تنوین کہتے ہیں۔ **جواب**: جو نون کلمے کے آخری حرکت کے تابع ہو اور تاکید کے لیے نہ ہو اسے تنوین کہتے ہیں۔
2. تنوین ہر اسم پر آتی ہے۔ **جواب**: موانع تنوین نہ پائے جائیں تو تنوین ہر اسم پر آتی ہے۔
3. موانع تنوین چار ہیں۔ **جواب**: موانع تنوین پانچ ہیں۔

تمرین نمبر3: الف) اسم پر تنوین آنے یا نہ آنے کی وجہ بتائیے اور تنوین کی قسم بھی متعین فرمائیے۔

مثال	تنوین آنے/نہ آنے کی وجہ	تنوین کی قسم

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا	"الرسل" معرف باللام ہے، "بعضھم" میں "بعض" مضاف ہے اس وجہ سے تنوین نہیں آئی، "بعضٍ" پر تنوین ہے کیونکہ کوئی مانع تنوین نہیں پایا جارہا۔	"بعضٍ" پر تنوین تمکن ہے۔
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے	"ھدًی" پر تنوین اس وجہ سے کہ کوئی مانع تنوین نہیں پایا جارہا۔ ربھم" میں "رب" مضاف ہے اور "المفلحون" معرف باللام ہے اس وجہ سے تنوین نہیں آئی۔	"ھدًی" پر تنوین تمکن ہے۔
اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَ اللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ یا جیسے آسمان سے اترتا پانی کہ اس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں کڑک کے سبب موت کے ڈر سے اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔	"صیب" پر تنوین ہے کہ کوئی مانع تنوین نہیں پایا جارہا، "السماء" معرف باللام ہے اس وجہ سے تنوین نہیں، "ظلمت، رعد، برق، محیط" پر تنوین ہے کہ کوئی مانع تنوین نہیں پایا جارہا، "اصبعھم" میں اصابع "اور "اذا ھم" میں "اذان" اور "حذر" مضاف ہے اور "الصواعق، الموت" معرف باللام ہے اس وجہ سے تنوین نہیں آئی۔	"ظلمت" پر تنوین مقابلہ ہے، صیب پر تنوین تمکن ہے، رعد، برق پر تنوین تمکن ہے۔ محیط" تنوین تمکن۔
قُلْتُ لِزَيْدٍ صَهٍ (میں نے زید کو کہا)	"زید" اور "صہ" پر تنوین اس لیے کہ کوئی مانع تنوین نہیں ہے۔	زید پر تنوین تمکن جبکہ "صہ" پر تنوین تنکیر ہے
كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ سورج اور چاند ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے۔	کل" فلک" پر تنوین اس لیے ہے کہ کوئی مانع تنوین نہیں ہے۔	کل" پر تنوین عوض ہے جبکہ فلک" پر تنوین تمکن۔

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
غُلَامٌ اَحْمَدٍ رَجُلُ صَالِحُ	غُلَامُ اَحْمَدَ رَجُلٌ صَالِحٌ (احمد کا غلام نیک آدمی ھے۔)	"غلام" مضاف ھے اور مضاف پر تنوین نھیں آتی، احمد "غیر منصرف ھے اور غیر منصرف پر تنوین نھیں آتی، "رجل صالح" پر تنوین کے لیے کوئی مانع نھیں ھے اس لیے تنوین لائے۔
نَظَرْتُ اِلٰى بُسْتَانِ جَمِيْلِ	نَظَرْتُ اِلٰى بُسْتَانٍ جَمِيْلٍ (میں نے خوبصورت باغ کی طرف دیکھا۔)	"بستان موصوف ھے جس پر تنوین کے لیے کوئی مانع نھیں ھے اس لیے تنوین لائے۔
اَلْوَلَدٌ الْمُجْتَهِدٌ يَحْفَظُ دَرْسَهٗ	اَلْوَلَدُ الْمُجْتَهِدُ يَحْفَظُ دَرْسَهٗ (کوشش کرنے والا بچہ اپنا سبق یاد کرلیتا ہے۔)	"الولد" اور "المجتهد" دونوں پر الف لام ھے جو مانع تنوین ھے اس لیے تنوین گرادی۔
خَالِدٌ بْنُ مَاجِدٍ عَالِمٌ جَيِّدٌ	خَالِدُ بْنُ مَاجِدٍ عَالِمٌ جَيِّدٌ (ماجد کا بیٹا خالد اچھا عالم ھے۔)	"خالد "ابن" کا موصوف ھے جو "ماجد" کی طرف مضاف ھو رھا ھے۔ اس لیے خالد پر تنوین نھیں

		لائے کہ یہ مانع تنوی ہے۔"عالم"اور"جید"پر تنوین لانے سے کوئی چیز مانع نہیں ہے اس لیے تنوین لائے۔
اَلْیَقِیْنُ لَا یَزُوْلُ بِالشَّکِّ	اَلْیَقِیْنُ لَا یَزُوْلُ بِالشَّکِّ (یقین شک کے ساتھ زائل نہیں ہوتا۔)	"الیقین"اور"الشک"پر الف لام ہے جو مانع تنوین ہے۔
زَیْدُ بْنُ بَکْرٍ	زَیْدُ بْنُ بَکْرٍ (بکر کا بیٹا زید)	"زید"ابن کا موصوف ہے جو ایک اور علم کی طرف مضاف ہے جو مانع تنوین ہے اس لیے تنوین نہیں لائے۔
رَاَیْتُ وَلَدًا ابْنَ عَمْرٍو	رَاَیْتُ وَلَدًا ابْنَ عَمْرٍو (میں نے ایسا بچہ دیکھا جو عمرو کا بیٹا تھا۔)	"ولدا"علم نہیں ہے لھٰذا اس پر تنوین لانے سے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔
فَازَتْ هِنْدُ ابْنَةُ الْفَلَّاحِ	فَازَتْ هِنْدُ ابْنَةُ فَلَّاحٍ (فلاح کی بیٹی ہند کامیاب ہوگئی۔)	"فلاح"علم ہے جس پر الف لام نہیں آتا اور جب الف لام نہ رہا تو تنوین سے کوئی چیز مانع نہ رہی
صَعِدْتُ عَلَى الْجَبَلِ الشَّامِخِ	صَعِدْتُ عَلَى الْجَبَلِ الشَّامِخِ (میں بلند پہاڑ پر چڑھ گیا۔)	"الجبل"اور"الشامخ"دونوں پر الف لام ہے جو مانع تنوین ہے۔
خُذْ كِتَابِيْ هٰذًا	خُذْ كِتَابِيْ هٰذَا (یہ میری کتاب پکڑو۔)	"ھذا"مبی ہے جو مانع تنوین ہے۔

الدرس السابع والخمسون: اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ اور لٰکِنَّ کی تخفیف

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. اِنْ مخفف کو عمل دینے کی صورت میں اسے لام مفتوح لازم ہے۔ **جواب**: اِن مخفف کو جب عمل نہ دینا ہو تو اسے لام مفتوح لازم ہے۔
2. اَنْ مخفف کی خبر جملہ ہو تو اس میں قد یا لو کا ہونا ضروری ہے۔ **جواب**: اَن مخففہ کی خبر جملہ فعلیہ ہو جس میں فعل متصرف ہو تو اس کے شروع میں قد، اداۃ شرط، تنفیس یا نفی آتا ہے۔
3. لٰکِن مخفف عمل کرتا ہے۔ **جواب**: لکن مخفف عمل نہیں کرتا ہے۔
4. کَاَنْ مخفف کی خبر جملہ ہو تو اس میں قد کا ہونا ضروری ہے۔ **جواب**: کان مخففہ کی خبر جملہ فعلیہ ہو تو اس میں لم قد کا ہونا ضروری ہے۔

تمرین نمبر 3: حروف مشبہ بالفعل مخففہ پہچانیے اور ان کا عمل متعین کیجیے۔

مثال	جواب	وجہ
وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ اور بیشک یہ بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی	اس مثال میں اِن مخففہ کو عمل نہیں دیا گیا اسی وجہ سے لام مفتوح لائے ہیں۔	
اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ اَحَدٌ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا	اس مثال میں اَن کا اسم محذوف ہے اور اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے اسی وجہ سے اس کے شروع میں لم حرف نفی لائے۔	

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ کہا خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کردے	اس مثال میں اِنْ مخففہ کو عمل نہیں دیا گیا اسی وجہ سے لام مفتوح لائے ہیں۔	
وَ ظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ اور انہیں یقین ہوا کہ اللّٰہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس پھر	اَنْ مخففہ کا اسم محذوف ہے اور اس کی خبر جملہ ہے۔	
وَ اِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ اور ضرور ان میں اکثر کو بے حکم ہی پایا	اس مثال میں اِنْ مخففہ کو عمل نہیں دیا گیا اسی وجہ سے لام مفتوح لائے ہیں۔	
اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے	اَنْ مخففہ کی خبر جملہ فعلیہ "لن نجمع عظامہ" ہے جس سے پہلے نفی لائے ہیں۔	
وَ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور بے شک ہم تمہیں جھوٹوں میں گمان کرتے ہیں	اس مثال میں اِنْ مخففہ کو عمل نہیں دیا گیا اسی وجہ سے لام مفتوح لائے ہیں۔	
وَّ اَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ اور یہ کہ شاید ان کا وعدہ نزدیک آگیا ہو	اَنْ مخففہ کا اسم محذوف ہے اور اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے۔	
لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ہاں جو اُن میں علم میں پکے اور ایمان والے ہیں	لٰکن مخففہ عمل نہیں کرتا۔	
لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا تاکہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیام پہنچا دیئے	اَنْ مخففہ کا اسم محذوف ہے اور اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے جس سے پہلے قد ہے۔	
اِعْلَمْ اَنْ سَوْفَ يَاْتِيْ كُلُّ مَاقُدِّرَ	اَنْ مخففہ کا اسم محذوف ہے اور اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے جس سے پہلے تنفیس میں سے "س" ہے۔	
وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اور بے شک اللّٰہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللّٰہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں	اَنْ مخففہ کا اسم محذوف ہے اور اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے جس سے پہلے اداۃ شرط "اِذا" ہے۔	

الدرس الثامن والخمسون: اَنْ مقدرہ کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. اَنْ ہمیشہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ **جواب**: اَنْ مخففہ فعل مضارع کو نصب نہیں دیتا۔
2. لام کَیْ اور لام جحود کے بعد اَنْ کو پوشیدہ رکھنا واجب ہے۔ **جواب**: لام کَیْ کے بعد جائز ہے اور لام جحود کے بعد واجب ہے۔

3. فاء اور واؤ کے بعد ہمیشہ اَن مقدر ہوتا ہے۔ **جواب**: فاء سببیہ اور واؤمعیت کے بعد اَن مقدر کرنا واجب ہے۔

4. حتّی اور اَوْ کے بعد ہمیشہ اَن مقدر ہوتا ہے۔ **جواب**: حتی، جو کَیْ، اِلٰی یا اِلّا کے معنی میں ہو اور اَوْ جس کی جگہ اِلٰی یا اِلّا رکھنا صحیح ہو تب اَن مقدر کرنا واجب ہے۔

تمرین نمبر3: الف) یہ بتائیں کہ کہاں کہاں اَنْ مقدر ھے۔

مثال	جواب	وجہ
اَرْكَبُ اَوْ اَصِلَ الْمَدِيْنَةَ	اَوْ کے بعد اَنْ وجوبًا مقدر ھے	
لَمْ يَكُنْ خَالِدٌ لِيَفْعَلَ السُّوْءَ	لام کئی کے بعد ان جوازًا مقدر ھے۔	
لَاتَتَوَانَ فَتَنْدَمَ	فاء سببیه کے بعد ان وجوبًا مقدر ھے۔	
صُمْ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ	حتی کے بعد ان وجوبًا مقدر ھے۔	
اُعَاقِبُكَ اَوْ تَتُوْبَ	اَوْ کے بعد ان وجوبًا مقدر ھے۔	
مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَلَهٗ	فاء سببیه کے بعد ان وجوبًا مقدر ھے۔	
يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ	لام کئی کے بعد ان جوازًا مقدر ھے۔	
لَيْتَ لِيْ مَالًا فَاَتَصَدَّقَ	فاء سببیه کے بعد ان وجوبًا مقدر ھے۔	
اَلَاتَدْنُوْ فَتُبْصِرَ	فاء سببیه کے بعد ان وجوبًا مقدر ھے۔	
رَبِّ وَفِّقْنِيْ فَاَسْلُكَ سَنَنَ الْخَيْرِ	فاء سببیه کے بعد ان وجوبًا مقدر ھے۔	
مَااَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى	لام کئی کے بعد ان جوازًا مقدر ھے۔	
هَلَّا حَفِظْتَ الدَّرْسَ فَتَفُوْزَ	فاء سببیه کے بعد ان وجوبًا مقدر ھے۔	

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
لَمْ يَكُنْ زَيْدٌ لِاَنْ يَكْذِبَ	لَمْ يَكُنْ زَيْدٌ لِيَكْذِبَ	لام جحود کے بعد ان وجوبًا مقدر ھوتا ھے۔
هَلَّا تَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرُلَكَ	هَلَّا تَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرَلَكَ	فاء سببیه کے بعد اَنْ وجوبًا مقدر ھوتا ھے۔
اِعْلَمْ اَنْ سَوْفَ يَاْتِيْ كُلَّ مَاقُدِّرَ	اِعْلَمْ اَنْ سَوْفَ يَاْتِيْ كُلُّ مَاقُدِّرَ	اَنْ مخففه فعل مضارع کو نصب نھیں دیتا۔
جِئْتُ لِاَتَعَلَّمَ	جِئْتُ لِاَتَعَلَّمَ	لام کئی کے بعد اَنْ جوازًا مقدر ھوتا ھے اس لیے نصب دیا
يُعْجِبُكَ ضَرْبِيْ وَاُكْرِمُ	يُعْجِبُكَ ضَرْبِيْ وَاُكْرِمَ	واؤ معیت کے بعد اَنْ مقدر ھوتا ھے۔

الدرس التاسع والخمسون: کلمات شرط کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. فعل مضارع کو جزم دینے والے کلمات کو کلمات شرط جازمہ کہتے ہیں۔ **جواب**: جو کلمات شرط وجزا کو جزم دیتے ہیں انہیں کلمات شرط جازمہ کہتے ہیں۔

2. "اِذَاجِئْتَنِيْ اَكْرَمْتُكَ" میں "اذا" حرف شرط، "جئتني" شرط اور "اکرمتک" جزا ہے۔ **جواب**: اِذا کلمہ شرط غیر جازمہ ہے۔

3. "اِنْ تَضْحَكُ تُضْحَكُ" میں "ان" اسم شرط، "تُضْحَكُ" شرط اور "تَضْحَكُ" جزہے۔ **جواب**: اِنْ کلمہ شرط جازمہ ہے، "تَضْحَكْ" شرط اور "تُضْحَكْ" جزا ہے۔

4. لمّا، امّا اور اِذا اسمائے شرط ہیں۔ **جواب**: کلمات شرط ہیں۔

تمرین نمبر3:الف)کلمات شرط جازمہ اور غیر جازمہ نیز شرط و جزا کی شناخت فرمائیے۔

مثال	کلمہ شرط اور شرط	جزا
فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ توجو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا	من"کلمہ شرط جازمہ،یعمل مثقال ذرۃ خیرا"شرط	یرہٗ
اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یُدۡرِکۡکُّمُ الۡمَوۡتُ تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آ لے گی	"این"کلمہ شرط جازمہ،"ماتکونوا"شرط	یدرککم الموت
وَ اِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ یَشۡفِیۡنِ اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے	اذا"کلمہ شرط غیرجازمہ،"مرضت"شرط	ہو یشفین
اِنۡ تَسۡکُتۡ تَنۡجُ (اگر تو خاموش ہو جائے تو نجات پا جائے گا۔)	"اِن"کلمہ شرط جازمہ،"تسکت"شرط	تنجح
لَوۡلَا عَلِیٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ (اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔)	لولا"کلمہ شرط غیرجازمہ،"علی"شرط	لھلک عمر
مَاتَزۡرَعۡ تَحۡصُدۡ (جو تو بوئے گا کاٹے گا۔)	"ما"کلمہ شرط جازمہ،"تزرع"شرط	تحصد
اِذۡ جِئۡتَنِیۡ اَکۡرَمۡتُکَ (جب تو میرے پاس آئے تو میں تیرا اکرام کرونگا۔)	اذ"کلمہ شرط غیرجازمہ،"جئتنی"شرط	اکرمتک
اَیًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی تم فرماؤاللّٰہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں	ایّ"کلمہ شرط جازمہ،"ماتدعوا"	لہ الاسماء الاحسنٰی
وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا	"من"کلمہ شرط جازمہ،یعمل مثقال ذرۃ شرا	یرہ

ب:غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
مَهۡمَاتَدۡرُسُ اَدۡرُسُ	مَهۡمَاتَدۡرُسۡ اَدۡرُسۡ	"مھما"کلمہ شرط جازمہ ھے اس لیے جزم دینی ھوگی۔
كُلَّمَاتَسۡعُ تَنۡجُ	كُلَّمَاتَسۡعُ تَنۡجُوۡ	کلما"کلمہ شرط غیرجازمہ ھے اس لیے جزم نہیں ھوگی۔
اِنۡ تَقۡرَئِیۡنَ تَفُوۡزِیۡنَ	اِنۡ تَقۡرَئِیۡ تَفُوۡزِیۡ	ان"کلمہ شرط جازمہ ھے اس لیے جزم دینی ھوگی۔
اِذۡمَاتَدۡعُوۡا اَدۡعُوۡ	اِذۡمَاتَدۡعُ اَدۡعُ	اذما"کلمہ شرط جازمہ ھے اس لیے جزم دینی ھوگی۔
اِذَاتُسۡلِمۡ تَنۡجَحۡ	اِذَاتُسۡلِمُ تَنۡجَحُ	اذا"کلمہ شرط غیرجازمہ ھے اس لیے جزم نہیں ھوگی۔
اَیَّ رَجُلٍ تُکۡرِمُوۡنَ نُکۡرِمُوۡنَ	اَیَّ رَجُلٍ تُکۡرِمُوۡا نُکۡرِمُوۡا	ایّ"کلمہ شرط جازمہ ھے اس لیے جزم دینی ھوگی۔
مَاتَسۡمَعۡ تَقُوۡلُ	مَاتَسۡمَعۡ تَقُلۡ	ما"کلمہ شرط جازمہ ھے اس لیے جزم دینی ھوگی۔
اِنۡ تَظۡلِمَانِ تُظۡلَمَانِ	اِنۡ تَظۡلِمَا تُظۡلَمَا	ان"کلمہ شرط جازمہ ھے اس لیے جزم دینی ھوگی۔

الدرس الستون: شرط وجزا کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. شرط کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے اور کبھی جملہ فعلیہ۔ **جواب**: شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ ہو گی اور جزا کبھی جملہ فعلیہ اور کبھی جملہ اسمیہ ہو گی۔
2. شرط اور جزا میں سے جو مضارع ہو اسے جزم دینا واجب ہے۔ **جواب**: شرط و جزا دونوں مضارع ہوں تو دونوں پر جزم واجب ہے۔
3. جزا فعل نہی ہو تو اس پر فا لانا جائز ہے۔ **جواب**: جزا ماضی بغیر قد کے ہو اور جزا کے شروع میں لم ہو تو اس پر فاء لانا جائز نہیں۔
4. جزا مضارع منفی ہو تو اس پر فا لانا جائز ہے۔ **جواب**: جزا فعل مضارع مثبت یا مضارع منفی بذریعہ لا ہو تو فاء لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہے۔

تمرین نمبر3: (الف) شرط و جزا میں کہاں کہاں جزم واجب ہے نیز جزا پر فَا لانے کا حکم کیا ھے؟

مثال	جواب	فاء لانے کا حکم
اِذْمَاتَدْرُسْ تَنْجَحْ	شرط و جزا دونوں مضارع ھیں اس لیے جزم واجب ھے۔	جزا مضارع مثبت ھو تو فاء لانا یا نہ لانا دونوں جائز ھیں۔
مَنْ يَرْحَمْ لَمْ يُحْرَمْ	شرط و جزا دونوں مضارع ھیں اس لیے جزم واجب ھے۔	جزا کے شروع میں "لم" ھو تو فاء لانا جائز نھیں۔
فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے	جزا جملہ انشائیہ ھے اس لیے جزم واجب ھے۔	جزا جملہ انشائیہ ھے اس لیے فاء لانا واجب ھے۔
وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہر گز اس سے قبول نہ کیا جائے گا	شرط و جزا دونوں مضارع ھیں اس لیے جزم واجب ھے۔	جزا فعل مضارع "لَنْ" کے ساتھ ھے اس لیے فاء لانا واجب ھے۔
وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے	شرط فعل مضارع ھو تو جزم واجب ھے۔	جزا جملہ اسمیہ ھو تو فاء لانا واجب ھے۔
وَمَنْ اِسْتَشَارَ لَايَنْدَمْ		جزا فعل مضارع منفی بذریعہ لا ھو تو فا لانا نہ لانا دونوں جائز۔
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا	شرط مضارع ھے اس لیے جزم واجب ھے۔	ماضی قد کے ساتھ ھے اس لیے فاء لانا واجب ھے۔
وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ تمہیں دولت مند کر دے گا اپنے فضل سے اگر چاہے	جزا مضارع ھو تو جزم اور مضموم دونوں جائز ھیں۔	جزا فعل مضارع ھے جس سے پہلے سوف ھے اسلیے فاء لانا واجب ھے۔

ب:درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

وجه	جواب	مثال
ان کلمه شرط جازمه هے اسلیے جزم واجب هے۔	اِنْ تَحْفُظِ الدَّرْسَ مَااَنْتَ رَاسِبًا	اِنْ تَحْفُظُ الدَّرْسَ مَااَنْتَ رَاسِبًا
اذاکلمه شرط غیر جازمه هے اسلیے جزم نهیں آئیگی	اِذَاتصبِرُصَبْرًاسَتُؤجَرُاَجْرًا	اِذَاتصبِرْصَبْرًاسَتُؤجَرُاَجْرًا
ان کلمه شرط جازمه هے اسلیے جزم واجب هے۔	اِنْ تَكْسِلُوْافَلَمْ تَفُوْزُوْا	اِنْ تَكْسِلُوْنَ فَلَمْ تَفُوْزُوْنَ
جزا جمله انشائیه هو تو فاء لگانا واجب هے۔	اِذَالَمْ تَسْتَحْيِ فَصْنَعْ مَاشِئْتَ	اِذَالَمْ تَسْتَحْيِ اِصْنَعْ مَاشِئْتَ
"ما"کلمه شرط جازمه هے اسلیے جزم واجب هے۔اور ماضی بغیر قد کے هو تو فاء لانا جائز نهیں۔	مَاتَذْرَعُوْاحَصَدْتُمْ	مَاتَذْرَعُوْنَ فَحَصَدْتُمْ
"من"کلمه شرط جازمه هے اسلیے جزم واجب هے۔	مَنْ تُحْسِنْ اِلَيْهِ يُحْسِنْ اِلَيْكَ	مَنْ تُحْسِنُ اِلَيْهِ يُحْسِنُ اِلَيْكَ

الدرس الحادی والستون: حرف نداء اور منادیٰ کا بیان

تمرین نمبر2:غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. حرف نداء یا صرف منادیٰ قریب کے لیے آتا هے۔**جواب**:قریب و بعید دونوں کے لیے آتا هے۔
2. حرف ندا اور منادیٰ معرفه کے درمیان هٰذَا بڑھاتے هیں۔**جواب**:حرف ندا اور منادیٰ معرف باللام کے درمیان اَيُّهَا،هٰذَا۔۔یا۔۔اَيُّهٰذَا بڑھاتے هیں۔
3. منادیٰ معرفه مبنی علی الضم هوتا هے۔**جواب**:منادیٰ مفرد معرفه مبنی علی الضم هوتا هے۔
4. يَابَكْرُبْنَ زَيْدٍ" میں منادیٰ کو نصب دینا بھی جائز هے۔**جواب**:منادیٰ کو فتحه دینا بھی جائز هے۔

تمرین نمبر3:الف)منادیٰ،اس کی قسم اور اعراب و بناء کے اعتبار سے اس کا حکم بیان کیجیے۔

اعراب وبناء کے اعتبار سے حکم	منادیٰ اور اس کی قسم	مثال
ضمه پر مبنی هوگا	اللّٰه اسم جلالت منادیٰ مفرد معرفه	يَااللّٰهُ
منصوب هوگا۔	"رسول"منادیٰ مضاف هے۔	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ
ضمه پر مبنی هے۔	"النفس"منادیٰ معرف باللام هے	يٰاَيَّتُهَاالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
منصوب هوگا	"ربنا"منادیٰ مضاف هے۔	رَبَّنَااٰتِنَافِي الدُّنْيَاحَسَنَةً۔۔الخ
منصوب هوگا۔	"ظالما"مشابه مضاف هے	هَيَاظَالِمًانَفْسًاتُبْ اِلَي اللّٰهِ
الف پر مبنی هوگا۔	"ولدان"منادیٰ نکره معینه هے	اَيَاوَلَدَان
ضمه پر مبنی هوگا	"سعد"منادیٰ مفرد معرفه هے	اَسَعْدُاَكْرِمْ اُسْتَاذَكَ
ضمه پر مبنی هوگا	"ناصر"مفرد معرفه هے	هَيَانَاصِرُبْنَ يَاسِرٍ
منصوب هوگا۔	"رب"منادیٰ مضاف هے	رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ

ب):درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

وجه	جواب	مثال
منادیٰ مفرد معرفہ ہو تو ضمہ پر مبنی ہوتا ہے۔	يَازَيْدُ	يَازَيْدًا
منادیٰ مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے۔	اَيَاعَبْدَاللّٰهِ	اَيَاعَبْدُاللّٰهِ
منادیٰ نکرہ ہو تو منصوب ہوتا ہے۔	اَطَالِبًاتَخَافُ اللّٰهَ تَفُوْزُ	اَطَالِبُ تَخَافُ اللّٰهَ تَفُوْزُ

هَيَاعِرفَانُ بُنُ دَاوُدَ	هَيَاعِرفَانُ بْنَ دَاوُدَ	منادیٰ مرفوع و منصوب دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں جبکہ "ابن" صرف منصوب پڑھا جائے گا۔
يَارَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ	يَارَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ	منادیٰ نکرہ ہو تو منصوب ہوتا ہے۔
يَامُسْلِمِيْنَ سَارِعُوْا اِلَى الْخَيْرِ	يَامُسْلِمُوْنَ سَارِعُوْا اِلَى الْخَيْرِ	منادیٰ جمع مذکر سالم نکرہ معینہ ہو تو واؤ پر مبنی ہو گا۔
يَاالْوَلَدُ اِحْفَظْ دَرْسَكَ	يَاَيُّهَاالْوَلَدُ اِحْفَظْ دَرْسَكَ	منادیٰ معرف باللام ہو تو حرف ندا اور اس کے درمیان "ایھا" وغیرہ کا اضافہ کرتے ہیں۔
يَاهِنْدًا ابْنَةَ زَيْدٍ	يَاهِنْدُ ابْنَةَ زَيْدٍ	منادیٰ علم اور اس کی صفت "ابن، ابنۃ" ہو جو ایک اور علم کی طرف مضاف ہو تو منادیٰ کو مرفوع اور مفتوح دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔
اَيَاوَلَدًا	اَيَاوَلَدُ	جب منادیٰ نکرہ معینہ ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔

الدرس الثانی والستون: ترخیم، استغاثہ اور ندبہ کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. منادیٰ کے آخر سے ایک یا دو حروف یا ایک جز کو حذف کر دینا ترخیم ہے۔ **جواب**: ایک یا دو حروف یا ایک جزو کو تخفیفاً حذف کرنا ترخیم کہلاتا ہے۔
2. منادیٰ علم اور مبنی ہو تو اس میں ترخیم ہو سکتی ہے۔ **جواب**: منادیٰ علم ہو مبنی ہو اور تین حروف سے زائد ہو تو ترخیم ہو سکتی ہے۔
3. ترخیم میں ہمیشہ ایک حرف حذف ہوتا ہے۔ **جواب**: اگر منادیٰ کے آخر میں حرف صحیح ماقبل مدہ زائدہ ہو تو دو حرف گریں گے۔
4. منادیٰ مرخم کو مرفوع اور مجرور دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ **جواب**: منادیٰ مرخم کو ضمہ کے ساتھ اور اس کی اپنی حرکت کے ساتھ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔
5. مستغاث ہمیشہ مجرور یا منصوب ہوتا ہے۔ **جواب**: مستغاث کے شروع میں لام استغاثہ ہو تو مستغاث مجرور ہو گا اور اس کے آخر میں الف استغاثہ ہو تو وہ مفتوح ہو گا۔
6. جس پر درد کا اظہار کیا جائے اسے مندوب کہتے ہیں۔ **جواب**: جس منادیٰ پر "وا۔۔یا۔۔یا" کے ساتھ درد کا اظہار کیا جائے اسے مندوب کہتے ہیں۔
7. مستغاث لہ مرفوع ہوتا ہے۔ **جواب**: مجرور ہوتا ہے۔

تمرین نمبر3: الف) منادیٰ، منادیٰ مرخم، مستغاث، مستغاب لہ اور مندوب کی شناخت فرمائیے۔ نیز اعراب اور بناء کے اعتبار سے اس کا حکم بھی بیان کیجیے۔

مثال	جواب	وجہ

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا	"یوسف" منادیٰ ہے	منادیٰ مفرد معرفہ ہو تو ضمہ پر مبنی ہوتا ہے۔
يَالَرَسُوْلَ اللّٰهِ لِلْغُرَبَاءِ	"رسول اللّٰہ" مستغاث اور "الغرباء" مستغاث لہ ہے	مستغاث کے شروع میں لام استغاثہ ہو تو مجرور ہوتا ہے اور مستغاث لہ مجرور ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
يَاخَالُ اُسْكُتْ	"خال" منادیٰ مرخم ہے	منادیٰ مرخم کو ضمہ کے ساتھ اور اس کی اپنی حرکت کے ساتھ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔
رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ	ربنا" منادیٰ ہے	منادیٰ مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے۔
يَاحَسْرَتَاهْ	حسرتاہ" مندوب ہے	کبھی مندوب میں الف کے بعد ھائے وقف بڑھا دیتے ہیں۔
يَاشَا	"شا" منادیٰ مرخم ہے	
يَالَقَوْمِ لِلْمَظْلُوْمِ	القوم" مستغاث اور "المظلوم" مستغاث لہ ہے	مستغاث کے شروع میں لام استغاثہ ہو تو مجرور ہوتا ہے اور مستغاث لہ مجرور ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
مَنْ لَايَزَالُ مُحْسِنًا اَحْسِنْ اِلَيَّ	"من" منادیٰ	
هَلُمَّ يَامِسْكِ	"مسک" منادیٰ مرخم ہے	
وَامَنْ قَلَعَ بَابَ خَيْبَرَ	"من" مندوب ہے	
يَاعَمَّ اِخْشَ اللّٰهَ	"عم" منادیٰ مرخم ہے	
يَاثَمُوْ	"ثمو" منادیٰ مرخم ہے۔	

ب:) درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
يَاغُلَا اَطِعْ سَيِّدَكَ	يَاغُلَامَانِ اَطِعْ سَيِّدَكَ	منادیٰ تثنیہ نکرہ معینہ ہے اس لیے الف پر مبنی ہوگا۔
اَيَازَىْ اَدِّ حُقُوْقَكَ	اَيَازَيْدُ اَدِّ حُقُوْقَكَ	زید "تین حروف سے زائد نہیں ہے اس لیے ترخیم جائز نہیں ہے۔
هَيَامُسْلِمُوْا اَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	هَيَامُسْلِمُوْنَ اَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	منادیٰ جمع مذکر سالم نکرہ معینہ ہے اس لیے واؤ پر مبنی ہوگا۔
يَاجَعْ (جعفر)	يَاجَعْفُ (جعفر)	ترخیم میں ایک حرف گرے گا
يَاأَزْهَا (ازهار)	يَاأَزْهَ (ازهار)	منادیٰ کے آخر میں حرف صحیح ما قبل مدہ زائدہ ہو تو دو حرف گریں گے۔
يَامُخْتُ (مختار)	يَامُخْتُ (مختار)	
يَامَعْدِيكَرُ (معدیکرب)	يَامَعْدِيكَرُ (معدیکرب)	
اَيَامَالُ (مالک)	اَيَامَالُ (مالک)	منادیٰ مرخم پر اپنا اور آخری حرف دونوں کا اعراب پڑھ سکتے ہیں۔

يَالِلْاَمِيْرِ لَلْفُقَرَاءِ	يَالَلْاَمِيْرِ لِلْفُقَرَاءِ	مستغاث بہ پر لام مفتوح جبکہ مستغاث لہ پر لام مکسور ہوتا ہے۔
يَالِلْمَلِكُ لِلْاَسِيْرَ	يَالَلْمَلِكِ لِلْاَسِيْرَ	مستغاث بہ لام کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔
يَازُبُ (زبیر)	يَازُبَيْ (زبیر)	ترخیم میں ایک حرف گرے گا

الدرس الثالث والستون: قسم اور جواب قسم کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. جس چیز کی قسم کھائی گئی ہو اسے مقسم بہ کہتے ہیں۔ **جواب**: جس کی قسم کھائی گئی ہو اسے مقسم بہ کہتے ہیں۔
2. جواب قسم جملہ اسمیہ ہو تو اس کے شروع میں اِنَّ یا لام مفتوح کا ہونا ضروری ہے۔ **جواب**: جواب قسم جملہ اسمیہ مثبتہ ہو تو اس کے شروع میں اِنَّ یا لام مفتوح کا ہونا ضروری ہے۔
3. جواب قسم جملہ فعلیہ ہو تو اس کے شروع میں ما، لا یا لن آتا ہے۔ **جواب**: جواب قسم جملہ فعلیہ منفیہ ہو تو ماضی کے ساتھ ما اور مضارع کے ساتھ لا یا لن آتا ہے۔

تمرین نمبر 3: الف) درج ذیل جملوں میں اداۃ قسم، مقسم بہ اور جواب قسم کی شناخت فرمائیے۔

مثال	ترجمہ	جواب
قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَمَاكُنَّا سٰرِقِیْنَ	بولے خدا کی قسم تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہ آئے اور نہ ہم چور ہیں	"تا" اداۃ قسم، اللہ اسم جلالت مقسم بہ، اور "لقد علمتم ماجئنا" جواب قسم
لِلّٰهِ لَايُؤَخَّرُ الْاَجَلُ	اللہ کی قسم موت مؤخر نہیں کی جائے گی۔	لام "اداۃ قسم، اللہ اسم جلالت مقسم بہ، اور "لا یؤخر الاجل" جواب قسم
اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاسُرُوْرَدَائِمٌ	میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ خوشی ہمیشہ نہیں ہے۔	اقسم "اداۃ قسم، اللہ اسم جلالت مقسم بہ، اور "لا سرور دائم" جواب قسم
لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ	اے محبوب تمہاری جان کی قسم بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں	"لام" اداۃ قسم، "عمرک" مقسم بہ اور انھم لفی سکرتھم۔۔الخ" جواب قسم
تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ	خدا کی قسم تم سے ضرور سوال ہونا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے تھے	"تا" اداۃ قسم، اللہ اسم جلالت مقسم بہ اور "لتسئلن عما۔۔الخ" جواب قسم
وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ	حکمت والے قرآن کی قسم بیشک تم رسولوں میں سے ہو۔	"و" اداۃ قسم، "القرآن الحکیم" مقسم بہ، انک لمن۔۔الخ" جواب قسم
قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ اِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕیْنَ	بولے خدا کی قسم بیشک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بیشک ہم خطاوار تھے	"تا" اداۃ قسم، اللہ اسم جلالت مقسم بہ اور "لقد اثرک اللہ۔۔الخ" جواب قسم

اَحۡلِفُ بِاللّٰہِ لَنۡ تَفۡنِیَ الۡجَنَّۃُ ولَانَعِیۡمُھَا	میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ جنت فنا ہوگی اور نہ ہی اس کی نعمتیں	"احلف، اور "با" اداۃ قسم، اللہ اسم جلالت مقسم بہ، "لن تنفی الجنۃ۔۔الخ" جواب قسم

ب): درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
بِرَبِّ الۡکَعۡبَۃِ فَازَمَنۡ اَخۡلَصَ الۡعَمَلَ لِلّٰہِ	بِرَبِّ الۡکَعۡبَۃِ لَقَدۡ فَازَمَنۡ اَخۡلَصَ الۡعَمَلَ لِلّٰہِ	جواب قسم جملہ فعلیہ مثبتہ ہو تو ماضی کے ساتھ لفظ "لَقَدۡ" لگاتے ھیں۔
اَحۡلِفُ بِاللّٰہِ الصَّحَابَۃُ عَدۡلٌ	اَحۡلِفُ بِاللّٰہِ اِنَّ الصَّحَابَۃَ عَدۡلٌ	جواب قسم جملہ اسمیہ مثبتہ ہو تو اس کے شروع میں "اِنَّ یا لام مفتوح کا ھونا ضروری ھے۔
وَاللّٰہِ لَمۡ یَنۡجَحِ الۡکَسۡلَانُ	وَاللّٰہِ لَنۡ یَنۡجَحِ الۡکَسۡلَانُ	جواب قسم جملہ فعلیہ منفیہ ہو تو مضارع کے ساتھ "لا۔۔ یا۔۔لَنۡ" آتا ھے۔
اُقۡسِمُ بِاللّٰہِ مَاالۡجَاھِلُ حَیٌّ	اُقۡسِمُ بَاللّٰہِ مَاالۡجَاھِلُ حَیًّا	جواب قسم جملہ اسمیہ منفیہ ہو تو اس سے پہلے مامشابہ بلیس، لائے نفی جنس یا اِن نافیہ کا ھونا ضروری ھے۔

الدرس الرابع والستون: تنازع فعلین

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. تنازع صرف فعلوں میں ہوتا ہے۔ جواب: تنازع دو شبہ فعل کا بھی ہوتا ہے اور ظرف اور جار مجرور میں بھی ہوتا ہے۔
2. دوسرے فعل کو عمل دیں گے تو پہلا فعل واحد ہی رہے گا۔ جواب: اگر دوسرے فعل کو عمل دیں گے تو وہ فعل واحد ہی رہے گا۔
3. تنازع کی صرف دو صورتیں ہیں۔ جواب: تنازع کی چار صورتیں ہیں۔

تمرین نمبر 3: الف) درج ذیل جملوں میں بتائیں کہ اسم ظاھر میں عمل کس کو دیا گیا ھے۔

مثال	جواب	وجہ
طَلَبَ مِنِّی فَقِیۡرٌ وَکَفَاہُ دِرۡھَمًا		
نَصَرُوۡنِیۡ وَنَصَرۡتُ الۡقَوۡمَ		
قَامَ وَصَلَّوۡا الۡمُسۡلِمُوۡنَ		
یَزُوۡرُوۡنَنِیۡ وَاَزُوۡرُ الۡمُعَلِّمِیۡنَ		
ضَرَبَتۡ وَاَکۡرَمَ الۡبَنَاتُ		
اٰتُوۡنِیۡ اُفۡرِغۡ عَلَیۡہِ قِطۡرًا		
جَاءَاوَنَصَحَنِیۡ رَجُلَانِ		
اِشۡتَرَیۡتُ وَقَرَءۡتُ خُلَاصَۃَ النَّحۡوِ		

طَالَعْتُ وسَرَّنِيَ الْكِتَاب		

ب:)درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
ضَرَبْتُ خَالِدًا وَاَكْرَمْتُ خَالِدًا		
اَكْرَمَ وَاَحْسَنَ الزَّيْدَان		
دَعَوْتُ اِلَى الْخَيْرِ وَاَهَانُوْنِي الْقَوْم		
نَصَرَا وَاَكْرَمُوا الزَّيْدَان		
عَلَّمَنِيْ وَعَظَّمْتُ الْمُعَلِّمِيْنَ		
نَصَرَا وَاَكْرَمَا الْعِمْرَان		
سَمِعْنَ وَاَطَعْنَ الْمُسْلِمَاتُ		
طَلَبَ الْاِنْسَانُ وَاَهَانَتْهُ الْمَالُ		

الدرس الخامس والستون: مبتدا کی قسم ثانی کا بیان

تمرین نمبر2:غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. جو صیغہ صفت اسم ظاہر کو عمل دے وہ بھی مبتداء ہوتا ہے۔ **جواب**: جو صیغہ نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر کو رفع دے وہ بھی مبتداء ہوتا ہے اور اسی کو مبتدا کی قسم ثانی کہتے ہیں۔
2. صفت کا صیغہ جس اسم ظاہر کو عمل دیتا ہے وہ اس کا فاعل ہوتا ہے۔ **جواب**: اسم ظاہر اس کا فاعل یا نائب الفاعل قائم مقام خبر ہو گا۔
3. صفت کا صیغہ جہاں بھی ہو گا مبتداء یا خبر ہی بنے گا۔ **جواب**: صفت کا صیغہ اور اسم ظاہر دونوں واحد ہوں تو اختیار ہے کہ صیغہ صفت کو مبتدا بنائیں اور اسم ظاہر کو فاعل قائم مقام خبر یا صفت کو خبر مقدم قرار دیں اور اسم ظاہر کو مبتدا مؤخر۔

تمرین نمبر3:الف)درج ذیل جملوں میں مبتداء اور خبر الگ الگ کیجیے۔

مثال	مبتدا اور خبر	وجہ
اَمُسَافِرٌ اَخَوَاکَ	مسافر "مبتدا اور "اخواک" خبر	صفت کا صیغہ واحد اور اسم ظاھر تثنیہ ہو تو صفت کا صیغہ مبتدا اور اسم ظاھر اس کا فاعل یا نائب الفاعل قائم مقام خبر ھوگا۔
مَاصَائِمَانِ الْوَلَدَانِ	"صائمان" خبر مقدم اور الولدان "مبتدائے مؤخر	صیغہ صفت اور اسم ظاھر دونوں تثنیہ ہو تو صیغہ صفت خبر مقدم اور اسم ظاھر مبتدائے مؤخر ھوگا
اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرَاهِيْمُ	"راغب" مبتدا، "انت" فاعل قائم مقام خبر	صفت کا صیغہ اور اسم ظاھر دونوں واحد ھوں تو اختیار ھے کہ صیغۂ صفت کو مبتدا بنائیں اور اسم ظاھر کو فاعل یا نائب الفاعل قائم مقام خبر یا صفت کو خبر مقدم اور اسم ظاھر کو مبتدائے مؤخر۔

مَامَحْرُوْمٌ مُخْلِصُوْنَ	"محروم" مبتدا، "مخلصون" خبر	صفت کا صیغہ واحد اور اسم ظاھر جمع ھو تو صفت کا صیغہ مبتدا اور اسم ظاھر اس کا فاعل یا نائب الفاعل قائم مقام خبر ھوگا۔
هَلْ جَالِسُوْنَ مُسْلِمُوْنَ	"جالسون" خبر مقدم، "مسلمون" مبتدائے موخر	صیغہ صفت اور اسم ظاھر دونوں جمع ھو تو صیغہ صفت خبر مقدم اور اسم ظاھر مبتدائے مؤخر ھوگا
اَحَسَنٌ غُلَامٌ	"حسن" خبر مقدم، "غلام" مبتدائے مؤخر	صفت کا صیغہ اور اسم ظاھر دونوں واحد ھوں تو اختیار ھے کہ صیغۂ صفت کو مبتدا بنائیں اور اسم ظاھر کو فاعل یا نائب الفاعل قائم مقام خبر یا صفت کو خبر مقدم اور اسم ظاھر کو مبتدائے مؤخر۔
اَمَعْصُوْمٌ الْاَنْبِيَاءُ عَنِ الْمَعَاصِیْ	"معصوم" مبتدا، "الانبیاء" خبر	صفت کا صیغہ واحد اور اسم ظاھر جمع ھو تو صفت کا صیغہ مبتدا اور اسم ظاھر اس کا فاعل یا نائب الفاعل قائم مقام خبر ھوگا۔

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
كَرِيْمٌ اَبَوَاکَ	هَلْ كَرِيْمٌ اَبَوَاکَ	جو صیغہ صفت نفی یا استفہام کے بعد واقع ھو اور اسم ظاھر کو رفع دے وہ مبتدا ھوتا ھے۔
اَقَائِمَانِ رَجُلٌ	اَقَائِمٌ رَجُلٌ	ایسا نھیں ھو سکتا کہ اسم ظاھر واحد ھو اور صفت کا صیغہ تثنیہ یا جمع ھو۔ اس لیے "قائم" واحد لے کر آئے۔
مَانَاصِرِيْنَ اَعْدَائُکَ	مَانَاصِرُوْنَ اَعْدَائُکَ	جو صیغہ صفت نفی یا استفھام کے بعد اسم ظاھر کو رفع دے وہ بھی مبتدا ھوتا ھے اس لیے "ناصرون" حالت رفعی میں لے کر آئے۔
هَلْ صَائِمٌ اَحَدًا	هَلْ صَائِمٌ اَحَدٌ	صیغہ صفت اور اسم ظاھر دونوں واحد ھیں لھٰذا "واحد" فاعل قائم مقام خبر ھوگا یا مبتدائے مؤخر ھوگا اور یہ دونوں مرفوع ھوتے ھیں۔
مَاذَاهِبُوْنَ وَلَدٌ	مَاذَاهِبٌ وَلَدٌ	ایسا نھیں ھو سکتا کہ اسم ظاھر واحد ھو اور صفت کا صیغہ تثنیہ یا جمع ھو۔ اس لیے "ذاھب" واحد لے کر آئے۔
مُغْلَقٌ اَبْوَابٌ	مَامُغْلَقٌ اَبْوَابٌ	جو صیغہ صفت نفی یا استفھام کے بعد واقع ھو اور اسم ظاھر کو رفع دے وہ مبتدا ھوتا ھے۔

الدرس السادس والستون: مبتدا خبر اور فاعل ومفعول کی تقدیم وتاخیر

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. مفعول بہ ضمیر متصل ہو تو اسے مقدم کرنا ضروری ہے۔ **جواب**: جب مفعول ضمیر متصل ہو اور فاعل اسم ظاہر ہو تو اسے مقدم کرنا واجب ہے۔

تمرین نمبر 3: الف) درج ذیل جملوں میں مبتدا، خبر، فاعل اور مفعول الگ الگ کیجیے۔

مثال	جواب	وجه

بَنُوْنَابَنُوْاَبْنَائِنَا	بنونا"مبتدا،بنوابنائنا"خبر	مبتدااورخبردونوں معرفه ہوں تومبتداکومقدم کرناواجب ھے۔
ضَرَبَتْ مُوْسیٰ حُبْلٰی	موسیٰ"مفعول اور"حبلٰی"فاعل ھے	فاعل یامفعول میں سےکسی کووجوبامقدم کرنےکی صورتوں میں سےکوئی بھی صورت نہیں پائی جارھی۔لھٰذادونوں میں تقدیم وتاخیرجائزھے۔
اَبُوْحَنِیْفَةَ اَبُوْیُوْسُفَ	ابوحنیفة"مبتدا،ابویوسف"خبر	مبتدااورخبردونوں معرفه ہوں تومبتداکومقدم کرناواجب ھے۔
اَکَلَ الْکُمَّثْرٰی یَحْیٰ	"یحیٰ"فاعل،"الکمثریٰ"مفعول	فاعل یامفعول میں سےکسی کووجوبامقدم کرنےکی صورتوں میں سےکوئی بھی صورت نہیں پائی جارھی۔لھٰذادونوں میں تقدیم وتاخیرجائزھے۔
لُعَابُ الاَفَاعِیْ لُعَابُهٗ	"لعاب الافاعی"مبتدا،لعابه"خبر	مبتدااورخبردونوں معرفه ہوں تومبتداکومقدم کرناواجب ھے۔
اَکْرَمَ مُوْسیٰ عِیْسیٰ	"موسیٰ"فاعل،عیسیٰ"مفعول	جب کوئی ایساقرینه نه پایاجائے جس سے فاعل یامفعول کی پھچان ھوسکےتوفاعل کومقدم کرناواجب ھے۔

ب:)درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
زَیْدٌاَیْنَ؟	اَیْنَ زَیْدٌ؟	خبرایسے معنی پرمشتمل ھوجس کاشروع کلام میں ھوناضروری ھے۔توخبرمقدم کرناواجب ھے۔
رَجُلٌ عَلَی السَّقْفِ	عَلَی السَّقْفِ رَجُلٌ	خبرکی تقدیم کی وجه سےمبتداکامبتداواقع ھوناصحیح ھوتاھو۔توخبرمقدم کردیتےھیں۔
نَصَرَغُلَامُهٗ زَیْدًا	نَصَرَزَیْدًاغُلَامُهٗ	فاعل کےساتھ مفعول کی ضمیرمتصل ھوتومفعول کومقدم کرناواجب ھے۔
مِثْلُهَازُبْدًاعَلَی التَّمْرَةِ	عَلَی التَّمْرَةِ مِثْلُهَازُبْدًا	مبتدامیں ایسی ضمیرھوجوخبرکےجزکی طرف لوٹ رھی ھو۔ایسی صورت میں خبرمقدم کرناواجب ھے۔
اَنَّکَ فَقِیْرٌفِیْ ظَنِّیْ	فِیْ ظَنِّیْ اَنَّکَ فَقِیْرٌ	جب اَنَّ اسم اورخبرسےمل کرمبتداواقع ھوتوخبرمقدم کرناواجب ھے
بِیَدِکَ مَا؟	مَابِیَدِکَ؟	مبتداایسے معنی پرمشتمل ھوجس کاشروع کلام میں ھوناضروری ھے۔تومبتدامقدم کرناواجب ھے۔
رَاٰیْ زَیْدٌاِیَّاکَ؟	اِنَّمَارَاٰیْ زَیْدٌاِیَّاکَ	جب مفعول معنیٰ اِلّاکےبعدواقع ھوتوفاعل کومقدم کرناواجب ھے
اَلرُّجُوْعُ مَتٰی؟	مَتَی الرُّجُوْعُ؟	خبرایسے معنی پرمشتمل ھوجس کاشروع کلام میں ھوناضروری ھے۔توخبرمقدم کرناواجب ھے۔
اَنَّکَ مُنْطَلِقٌ عِنْدِیْ	عِنْدِیْ اَنَّکَ مُنْطَلِقٌ	جب اَنَّ اسم اورخبرسےمل کرمبتداواقع ھوتوخبرمقدم کرناواجب ھے

الدرس السابع والستون:اغراءاورتحذیرکابیان

تمرین نمبر2:غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

2. جسے کسی کام پر ابھارا جائے اسے اغراء کہتے ہیں۔ **جواب**: جو اسم فعل محذوف اَلْزِمْ وغیرہ کا مفعول بہ ہو اسے اغراء کہتے ہیں۔

3. جسے مابعد سے ڈرایا جائے اسے تحذیر کہتے ہیں۔ **جواب**: جو اسم فعل محذوف بَعِّدْ، اِتَّقِ وغیرہ کا مفعول بہ ہو اسے تحذیر کہتے ہیں۔

4. اغراء اور تحذیر کا فعل ناصب ہمیشہ وجوباً محذوف ہوتا ہے۔ **جواب**: جب یہ معطوف علیہ اور مکرر ہوں تو فعل ناصب کو حذف کرنا واجب ہے مفرد ہوں تو جائز ہے۔

5. اغراء یا تحذیر معطوف علیہ اور معطوف بھی ہوتا ہے۔ **جواب**: اغراء اور تحذیر معطوف علیہ بھی ہوتے ہیں۔

تمرین نمبر3:الف)اغراء و تحذیر الگ کیجیے اور بتائیے کہ فعل حذف واجب ہے یا جائز۔

مثال	جواب	وجہ
اَلْجِدَّ فَاِنَّہٗ طَرِیْقُ الْفَلَاحِ	"الجدَّ" اغراء ہے اور فعل حذف کرنا جائز ہے	کیونکہ اغراء مفرد ہے۔
اَلْخِیَانَۃَ اَلْخِیَانَۃَ	"الخیانۃ الخیانۃ" تحذیر ہے، فعل حذف کرنا واجب ہے۔	تحذیر مکرر ہے۔
اَلْفَرَائِضَ	الفرائض" اغراء ہے، فعل حذف کرنا جائز ہے۔	اغراء مفرد ہے۔
اَلاِخْلَاصَ وَالْاَمَانَۃَ	اَلاِخْلَاصَ وَالْاَمَانَۃَ" اغراء ہے، فعل حذف کرنا واجب ہے	اغراء معطوف علیہ ہے
اِیَّاکِ اَنْ تَغْتَابِیْ	"ایاکِ" تحذیر، ان تغتابی" محذر منہ، فعل حذف کرنا واجب ہے۔	تحذیر ضمیر منصوب مخاطب ہے اسلیے
اَلْغِیْبَۃَ وَالنَّمِیْمَۃَ	اَلْغِیْبَۃَ وَالنَّمِیْمَۃَ" تحذیر ہے، فعل حذف کرنا واجب ہے۔	تحذیر معطوف علیہ ہے۔
اَلْمُحَرَّمَاتِ	اَلْمُحَرَّمَاتِ" تحذیر ہے، فعل حذف کرنا جائز ہے۔	تحذیر مفرد ہے
اَلْعَمَلَ وَالْعَمَلَ	اَلْعَمَلَ وَالْعَمَلَ" اغراء ہے، فعل حذف کرنا واجب ہے	اغراء معطوف علیہ ہے
اِیَّاکَ مِنَ الْکِذْبِ	اِیَّاکَ" تحذیر جبکہ "مِنَ الْکِذْبِ" محذر منہ ہے، فعل حذف کرنا واجب ہے۔	تحذیر ضمیر منصوب مخاطب ہے اسلیے
اَلتَّوَاضُعَ فَاِنَّہٗ یَرْفَعُ الْاِنْسَانَ	اَلتَّوَاضُعَ" اغراء ہے فعل حذف کرنا جائز ہے۔	اغراء مفرد ہے۔
اَلْحَسَدَ فَاِنَّہٗ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ	اَلْحَسَدَ" تحزیر ہے، فعل حذف کرنا جائز ہے۔	تحذیر مفرد ہے۔
اِیَّاکُمْ وَالتَّبَاغُضَ	"اِیَّاکُمْ" تحذیر جبکہ "وَالتَّبَاغُضَ" محذر منہ ہے، فعل حذف کرنا واجب ہے۔	تحذیر ضمیر منصوب مخاطب ہے اسلیے

ب:)درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
اِتَّقِ الشَّتْمَ الشَّتْمَ	الشَّتْمَ الشَّتْمَ	تحذیر جب مکرر ہو تو فعل محذوف کرنا واجب ہوتا ہے۔
اَلْعِلْمُ وَالْوَقَارُ	اَلْعِلْمَ وَالْوَقَارَ	یہ دونوں "اَلْزَمْ" فعل محذوف کا مفعول بہ ہیں اس لیے منصوب۔
بَاعِدْ اِیَّاکَ مِنَ الْیَاْسِ	اِیَّاکَ مِنَ الْیَاْسِ	تحذیر جب ضمیر منصوب مخاطب ہو تو فعل حذف کرنا واجب ہے۔
اَلْزِمِ الْعَفْوَ وَالْکَرَمِ	اَلْعَفْوَ وَالْکَرَمَ	اغراء جب معطوف علیہ ہو تو فعل حذف کرنا واجب ہوتا ہے۔
اُحَذِّرُ اِیَّاکَ مِنَ الضَّالِ فَاِنَّہٗ یُضِلُّکَ	اِیَّاکَ مِنَ الضَّالِ فَاِنَّہٗ یُضِلُّکَ	تحذیر جب ضمیر منصوب مخاطب ہو تو فعل حذف کرنا واجب ہے۔
نَحُّوْ اِیَّاکُمْ اَنْ تُدَاھِنُوْا فِی الدِّیْنِ	اِیَّاکُمْ اَنْ تُدَاھِنُوْا فِی الدِّیْنِ	تحذیر جب ضمیر منصوب مخاطب ہو تو فعل حذف کرنا واجب ہے۔
اُطْلُبِ الصَّدَاقَۃَ الصَّدَاقَۃَ	الصَّدَاقَۃَ الصَّدَاقَۃَ	اغراء مکرر ہے اسلیے فعل حذف کرنا واجب ہے۔

الدرس الثامن والستون: توابع کا بیان

غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. منادی مبنی برعلامت رفع کے ہر تابع پر رفع اور نصب دونوں جائز ہیں۔**جواب**:منادیٰ مبنی برعلامت رفع کی تاکید معنوی،صفت،عطف بیان اور معطوف معرف باللام اگر مفرد ہوں تو ان پر رفع اور نصب دونوں جائز ہیں۔
2. منادی معرب کا ہر تابع منادی کے مطابق ہو گا۔**جواب**:اگر منادیٰ کے تابع تاکید معنوی،صفت،عطف بیان اور معطوف معرف باللام اور مضاف ہوں تو یہ منادیٰ کے مطابق منصوب یا مجرور ہونگے۔
3. ہر منادی کی صفت پر رفع اور نصب دونوں جائز ہیں۔**جواب**:منادیٰ لفظ "اَیُّ،اَیَّةُ"۔۔یا۔۔ھٰذَا ہو تو اس کی صفت پر رفع واجب ہے۔

تمرین نمبر3:الف)اعراب اور بناء کے اعتبار سے توابع منادیٰ کا حکم بیان فرمائیے۔

مثال	ترجمہ	جواب مع وجہ
يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ	اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے	منادیٰ "اَیُّ" کی صفت ھو تو اس کی صفت پر رفع واجب ھے اس لیے "الانسٰنُ" آیا ھے۔
اَبَکْرُذَاالْفَضْلِ اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ	اے فضل والے بکر اس کے ساتھ بھلائی جو جو برائی کرے	منادیٰ مبنی برعلامت رفع کا تابع مضاف ھے اسلیے "ذَا" ھے کہ اس پر نصب واجب ھے۔
يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ	اے پہاڑو اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو	منادیٰ مبنی برعلامت رفع کا تابع معطوف معرف باللام اگر مفرد ھو تو اس پر رفع و نصب دونوں جائز ھیں۔اس لیے "والطیرَ" پر دونوں جائز علامتیں جائز ھیں۔
يَااَحْمَدُ الْكَرِيْمُ	اے کریم احمد	منادیٰ منبی برعلامت رفع کا تابع صفت اگر مفرد ھو تو اس پر رفع و نصب دونوں جائز ھیں اسلیے "الکریم" پر دونوں جائز ھیں۔
اَزَيْدُالْكَاتِبُ الدَّرْسِ	اے زید جو درس لکھنے والا ہے	منادیٰ مبنی پر علامت رفع کا تابع صفت اگر مفرد ھو تو اس پر رفع و نصب دونوں جائز ھیں لھٰذا "الکاتب" پر دونوں علامتیں جائز ھیں۔
يَاطُلَّابُ اَجْمَعُوْنَ	اے تمام کے تمام طالب علموں	جب منادیٰ مبنی پر علامت رفع کی تاکید معنوی مفرد ھو تو اس پر رفع و نصب دونوں جائز ھیں لھٰذا "اجمعون/اجمعین" دونوں طرح آسکتا ھے۔
يَامُحَمَّدُوَاَحْمَدُ	اے محمد اور احمد	منادیٰ کا معطوف بغیر الف لام مستقل منادیٰ کے حکم میں ھوتا ھے اس لیے "احمدُ" مبنی برعلامت رفع ھے۔
هَيَاعَارِفُ وَعَبْدَاللّٰهِ	اے عارف اور عبد اللہ	منادیٰ کا معطوف بغیر الف لام مستقل منادیٰ کے حکم میں ھوتا ھے اس لیے "عبداللّٰہ" منصوب ھے۔
يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ	اے جھرمٹ مارنے والے	منادیٰ "اَیُّ" کی صفت ھو تو اس کی صفت پر رفع واجب ھے اس لیے "المزملُ" آیا ھے۔
يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	اے اطمینان والی جان	منادیٰ "اَیَّةُ" کی صفت ھو تو اس کی صفت پر رفع واجب ھے اس لیے "النفسُ" آیا ھے۔

ب:)درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ

یَارَجُلُ رَجُلُ	یَارَجُلُ رَجُلُ	منادیٰ کی تاکید لفظی کا وھی حکم ھے جو منادیٰ کا ھو
اَیَاھٰذَاالْوَلَدَ	اَیَاھٰذَاالْوَلَدَ	منادیٰ "ھٰذَا" کی صفت ھو تو اس کی صفت پر رفع واجب ھے اس لیے "الولدُ" آیا ھے۔
اَعَبْدَاللّٰہِ بِشْرًا	اَعَبْدَاللّٰہِ بِشْرُ	منادیٰ کا بدل مستقل منادیٰ کا حکم رکھتا ھے۔اس لیے "بِشْرُ" لائے۔
یَامُحَمَّدُ وَاَبُوْعَبْدِاللّٰہِ	یَامُحَمَّدُ وَاَبَاعَبْدِاللّٰہِ	منادیٰ کا معطوف بغیر الف لام مستقل منادیٰ کے حکم میں ھوتا ھے اس لیے "اباعبداللّٰہ" لائے۔
ھَیَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنُ نُعْمَانَ	ھَیَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ نُعْمَانَ	منادیٰ علم ھو اور اس کی صفت لفظ "ابن/ابنۃ" ھو جو ایک اور علم کی طرف مضاف ھو تو منادیٰ کو مفتوح اور مضموم دونوں طرح پڑھنا جائز ھے جبکہ "ابن/ابنۃ" صرف منصوب پڑھا جائے گا۔
اَیْ خَالِدُ الْعَاقِلِ	اَیْ خَالِدُ الْعَاقِلَ	منادیٰ مبنی پر علامت رفع کا تابع صفت، اگر مفرد ھو تو اس پر رفع و نصب دونوں جائز ھیں لھٰذا "العاقل" پر رفع و نصب دونوں علامتیں جائز ھیں۔
یَابَکْرُ ذُوْالْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ	یَابَکْرُ ذَاالْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ	منادیٰ مبنی بر علامت رفع کا تابع مضاف ھو تو نصب پڑھنا واجب ھے اس لیے "ذَا" لے کر آئے۔
یَارَجُلُ طَالِعُ جَبَلًا	یَارَجُلُ طَالِعًاجَبَلًا	منادیٰ کا بدل مستقل منادیٰ کا حکم رکھتا ھے۔اس لیے "طالعًاجبلًا" لائے۔

الدرس التاسع والستون: نسبت کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی کیجئے۔

1. جس اسم کو یاء لاحق ھو وہ اسم منسوب ھوتا ھے۔ **جواب**: جس اسم کو یائے نسبت لاحق ھو اسے اسم منسوب کھتے ھیں۔
2. فَعِیْلَۃٌ" کی طرف نسبت میں ھمیشہ یاء حذف ھو جائے گی۔ **جواب**: یاء حذف اور اس کا ماقبل مفتوح ھو جائے گا جبکہ معتل العین یا مضاعف نہ ھو ورنہ نھیں۔
3. تثنیہ یا جمع کے آخر میں یائے نسبت لگادینے سے وہ اسم منسوب بن جائے گا۔ **جواب**: تثنیہ یا جمع کو واحد کی طرف لوٹانا واجب ھے۔

تمرین نمبر3: قواعد کو مدنظر رکھتے ھوئے درج ذیل اسماء سے اسمائے منسوبہ بنائیے۔

مثال	جواب	وجہ
ھِجْرَۃٌ	ھِجْرِیٌّ	آخر میں گول تاء ھو تو اسم منسوب بناتے وقت حذف ھو جائے گی۔
نَحْوٌ	نَحْوِیٌّ	اسم کے آخر میں یائے نسبت لاحق ھوئی۔
مَوْلیٰ	مَوْلَوِیٌّ/مَوْلِیٌّ	اسم مقصور کا الف چوتھی جگہ ھو تو واؤ سے بدلنا اور حذف کرنا دونوں جائز ھیں۔
عَلِیٌّ	عَلَوِیٌّ	آخر میں یاء مشدد ھو اور اس سے پھلے دو حرف ھوں تو پھلی یاء کو حذف کرنا، اس کے ماقبل کو فتحہ دینا اور دوسری کو واؤ سے بدلنا واجب ھے۔
مَدِیْنَۃٌ	مَدَنِیٌّ	فَعِیْلَۃٌ" کی یاء حذف اور اس کا ماقبل مفتوح ھو جائے گا جبکہ معتل العین یا مضاعف نہ ھو
مُسْتَعْلِیْ	مُسْتَعْلِیٌّ	اسم منقوص کی یاء چوتھی جگہ کے بعد واقع ھو تو حذف ھو جائے گی۔

بِنْتَانِ	بِنْتِيٌّ	اسم منسوب بناتے وقت تثنیہ کو واحد کی طرف لوٹانا واجب ہوتا ھے
شَرِيْعَةٌ	شَرَعِيٌّ	فَعِيْلَةٌ" کی یاء حذف اور اس کا ماقبل مفتوح ہو جائے گا جبکہ معتل العین یا مضاعف نہ ہو
يَدٌ	يَدَوِيٌّ	ثلاثی اسم، محذوف اللام ہو تو لام کلمے کو لوٹا کر عین کلمے کو فتحہ دیا جائے گا۔
أُمّ كُلْثُوْم	أُمّ كُلْثُوْمِيّ	مرکب اضافی ہو تو نسبت دوسرے جز کی طرف ہو گی۔
عِيْسٰى	عِيْسَوِيٌّ	اسم مقصور کا الف چوتھی جگہ ہو تو واؤ سے بدلنا اور حذف کرنا دونوں جائز ھیں۔
عَطَّارٌ	عَطَّارِيٌّ	اسم کے آخر میں یائے نسبت لاحق ہوئی۔
دِهْلِيْ	دِهْلَوِيٌّ/دِهْلِيٌّ	اسم منقوص کی یاء چوتھی جگہ واقع ہو تو اسے واؤ ماقبل مفتوح سے بدل دینا یا حذف کر دینا دونوں جائز ھیں۔
عَزِيْزَةٌ	عَزِيْزِيٌّ	فَعِيْلَةٌ" کی یاء حذف اور اس کا ماقبل مفتوح ہو جائے گا جبکہ معتل العین یا مضاعف نہ ہو
مِائَةٌ	مِائِيٌّ	آخر میں گول تاء ہو تو اسم منسوب بناتے وقت حذف ہو جائے گی۔
اِسْلَامٌ	اِسْلَامِيٌّ	اسم کے آخر میں یائے نسبت لاحق ہوئی۔
كُتُبٌ	كِتَابِيٌّ	اسم منسوب بناتے وقت جمع کو واحد کی طرف لوٹانا واجب ہوتا ھے
بَعْلَبَكّ	بَعْلِيُّبَكّ	مرکب مزجی ہو تو نسبت پہلے جز کی طرف ہوتی ھے۔
سَمَاءٌ	سَمَاوِيٌّ	اسم ممدود کا الف واؤ یا یاء سے بدل کر آیا ہو تو واؤ سے بدلنا اور باقی رکھنا دونوں جائز ھیں۔
اِيْمَانٌ	اِيْمَانِيٌّ	اسم کے آخر میں یائے نسبت لاحق ہوئی۔
شَابَ قَرْنَاهَا	شَابِيٌّ قَرْنَاهَا	علم، جملہ ہو تو نسبت پہلے جز کی طرف ہوتی ھے۔
رِجَالٌ	رَجُلِيٌّ	اسم کے آخر میں یائے نسبت لاحق ہوئی۔
عَبْدُ الْمُطَّلِب	عَبْدُ الْمُطَّلِبِيّ	مرکب اضافی ہو تو اس جز کی طرف نسبت کی جاتی ھے جس میں التباس نہ ہو
قُوَيْمَةٌ	قُوَيْمِيٌّ	فَعِيْلَةٌ" کی یاء حذف اور اس کا ماقبل مفتوح ہو جائے گا جبکہ معتل العین یا مضاعف نہ ہو ورنہ نہیں، لہٰذا آخر سے گول تاء حذف کر دی۔
ضِيَاءُ الدِّيْن	ضِيَاءُ الدِّيْنِيّ	مرکب اضافی ہو تو اس جز کی طرف نسبت کی جاتی ھے جس میں التباس نہ ہو
عَصًا	عَصَوِيٌّ	اسم مقصور کا الف چوتھی جگہ ہو تو واؤ سے بدلنا اور حذف کرنا دونوں جائز ھیں۔
خَضْرَاءُ	خَضْرَاوِيٌّ	اسم ممدود کا الف ممدود، تانیث کا ہو تو واؤ سے بدل جائے گا۔
زَيٌّ	زَيَوِيٌّ	آخر میں یاء مشدد ہو اور اس سے پہلے ایک حرف ہو تو پہلی یاء کو فتح دے کر دوسری کو واؤ سے بدلنا واجب ھے۔
صُفْرٌ	صُفْرِيٌّ	اسم کے آخر میں یائے نسبت لاحق ہوئی۔
عَبْدُ الْقَادِرِ	عَبْدُ الْقَادِرِيّ	مرکب اضافی ہو تو اس جز کی طرف نسبت کی جاتی ھے جس میں التباس نہ ہو

الدرس السبعون: تصغیر کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. تصغیر میں مؤنث سماعی کی ""ۃ" ظاہر ہو جاتی ہے۔ **جواب**: تصغیر میں محذوف حرف بھی لوٹ آتا ہے اور ثلاثی مؤنث سماعی کے آخر میں تاء بھی آجاتی ہے۔
2. تیسرا یا چوتھا حرف واؤ ہو تو تصغیر میں اسے یاء سے بدل کر ادغام کر دیں گے۔ **جواب**: تیسرا حرف الف یا واؤ ہو تو اسے یاء سے بدل کر اس میں یائے تصغیر کا ادغام کر دیں گے۔

3. تصغیر ہمیشہ قاعدے کے مطابق ہوتی ہے۔ **جواب**: بہت سے اسماء کی تصغیر خلاف قیاس ہوتی ہے۔

4. یائے تصغیر کا مابعد حرف ہمیشہ مکسور ہو گا۔ **جواب**: یاء تصغیر کا مابعد مکسور ہو گا لیکن مابعد اگر ایک ہی حرف ہو یا آخر میں علامت تانیث یا الف جمع یا الف نون زائدہ ہوں تو وہ اپنی حالت پر بر قرار رہے گا۔

تمرین نمبر 3: قواعد کا خیال رکھتے ہوئے درج ذیل اسماء سے اسمائے مصغرہ بنائیے۔

مثال	جواب	وجہ
مَكْتَبٌ	مُكَيْتِبٌ	اسم کے پهلے حرف کو ضمه اور دوسرے کو فتح دے کر اس کے بعد یاء ساکن بڑھاتے کر تصغیر بناتے هیں۔
وَلَدٌ	وُلَيْدٌ	اسم کے پهلے حرف کو ضمه اور دوسرے کو فتح دے کر اس کے بعد یاء ساکن بڑھاتے کر تصغیر بناتے هیں۔
ظُلْمَةٌ	ظُلَيْمَةٌ	اسم کے پهلے حرف کو ضمه اور دوسرے کو فتح دے کر اس کے بعد یاء ساکن بڑھاتے کر تصغیر بناتے هیں۔
صُغْرىٰ	صُغَيْرىٰ	اسم کے پهلے حرف کو ضمه اور دوسرے کو فتح دے کر اس کے بعد یاء ساکن بڑھاتے کر تصغیر بناتے هیں۔ آخر میں علامت تانیث هو تو اپنی حالت پر باقی رهتی هے۔
حَمْرَاءُ	حُمَيْرَاءُ	اسم کے پهلے حرف کو ضمه اور دوسرے کو فتح دے کر اس کے بعد یاء ساکن بڑھاتے کر تصغیر بناتے هیں۔ آخر میں علامت تانیث هو تو اپنی حالت پر باقی رهتی هے۔
اَنْهَارٌ	نُهَيْرٌ	کبھی اسم کو زوائد سے خالی کرکے حروف اصلیه پر تصغیر کی جاتی هے۔
عِرْفَانُ	عُرَيْفَانُ	اسم کے پهلے حرف کو ضمه اور دوسرے کو فتح دے کر اس کے بعد یاء ساکن بڑھاتے کر تصغیر بناتے هیں۔ آخر میں الف نون زائده هو تو اپنی حالت پر باقی رهتا هے۔
سَكْرَانُ	سُكَيْرَانُ	اسم کے پهلے حرف کو ضمه اور دوسرے کو فتح دے کر اس کے بعد یاء ساکن بڑھاتے کر تصغیر بناتے هیں۔ آخر میں الف نون زائده هو تو اپنی حالت پر باقی رهتا هے۔
زَيْنَبُ	زُيَيْنَبُ	اسم کے پهلے حرف کو ضمه اور دوسرے کو فتح دے کر اس کے بعد یاء ساکن بڑھاتے کر تصغیر بناتے هیں۔
مِفْتَاحٌ	مُفَيْتِحٌ	اسم کے پهلے حرف کو ضمه اور دوسرے کو فتح دے کر اس کے بعد یاء ساکن بڑھاتے کر تصغیر بناتے هیں۔
مَكْتُوْبٌ	مُكَيْتِبٌ	اسم کے پهلے حرف کو ضمه اور دوسرے کو فتح دے کر اس کے بعد یاء ساکن بڑھاتے کر تصغیر بناتے هیں۔
طَيٌّ	طَائِيٌّ	اس کی تصغیر خلاف قیاس آئی هے۔
فَرَزْدَقٌ	فُرَيْزِقٌ	اس کی تصغیر خلاف قیاس آئی هے۔
عَبْدُالرَّبِّ	عُبَيْدُالرَّبِّ	مرکب اضافی هو تو تصغیر جزاول میں هوگی۔
قِيْمَةٌ	قُيَيْمَةٌ	اسم کے پهلے حرف کو ضمه اور دوسرے کو فتح دے کر اس کے بعد یاء ساکن بڑھاتے کر تصغیر بناتے هیں۔
مُوْقِنٌ	مُيَيْقِنٌ	دوسرا حرف کسی اور حرف سے بدل کر آیا هو تو وه اصل کی طرف لوٹ جاتا هے
شَفَةٌ	شُفَيْهَةٌ	اسم کے پهلے حرف کو ضمه اور دوسرے کو فتح دے کر اس کے بعد یاء ساکن بڑھاتے کر تصغیر بناتے هیں۔

آمَالٌ	اُمَيْمَالٌ	اسم کے پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتح دے کر اس کے بعد یاء ساکن بڑھاتے کر تصغیر بناتے ھیں۔ آخر میں الف جمع ھو تو اپنی حالت پر باقی رھتاھے۔
سَامِعٌ	سُمَيْعٌ	کبھی اسم کو زوائد سے خالی کر کے حروف اصلیہ پر تصغیر کی جاتی ھے۔
مِيْزَانٌ	مُزَيْزَانٌ	اسم کے پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتح دے کر اس کے بعد یاء ساکن بڑھاتے کر تصغیر بناتے ھیں۔ آخر میں الف نون زائدہ ھو تو اپنی حالت پر باقی رھتاھے۔
دِيْوَانٌ	دُيَّانٌ	تیسرا حرف واؤ ھو تو اسے یاء سے بدل کر اس میں یائے تصغیر کا ادغام کرتے ھیں
شِمَالٌ	شُمَيْلٌ	کبھی اسم کو زوائد سے خالی کر کے حروف اصلیہ پر تصغیر کی جاتی ھے۔
قَدُوْمٌ	قَدَيِّمٌ	تیسرا حرف واؤ ھو تو اسے یاء سے بدل کر اس میں یائے تصغیر کا ادغام کرتے ھیں
اُذُنٌ	اُذَيْنَةٌ	تصغیر کے وقت ثلاثی مؤنث سماعی کے آخر میں تاء آجاتی ھے۔
اَخٌ	اُخَيٌّ	تصغیر میں محذوف حرف بھی لوٹ آتاھے۔
بِنْتٌ	بُنَيْتٌ	اسم کے پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتح دے کر اس کے بعد یاء ساکن بڑھاتے کر تصغیر بناتے ھیں۔ آخر میں الف نون زائدہ ھو تو اپنی حالت پر باقی رھتاھے۔
قِنْدِيْلٌ	قُنَيْدِيْلٌ	خماسی کی تصغیر "فُعَيْعِيْلٌ" کے وزن پر آتی ھے۔
هِنْدٌ	هُنَيْدٌ	ثلاثی کی تصغیر "فُعَيْلٌ" کے وزن پر آتاھے۔
حَضْرَمَوْتُ	حُضَيْرَمَوْتُ	مرکب مزجی ھو تو پہلے جز میں تصغیر ھوگی
اَزْهَرُ	زُهَيْرٌ	کبھی اسم کو زوائد سے خالی کر کے حروف اصلیہ پر تصغیر کی جاتی ھے۔

الدرس الحادی والسبعون: مبنی کلمات کا سکون وتحرک

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. تخلص من اجتماع الساکنین میں اصل فتح ہے۔ **جواب**: اجتماع ساکنین سے خلاصی کے لیے اصل "اَیْنَ، ھٰؤُلَاءِ، حَیْثُ ہیں۔
2. کسر فوات اعراب کی تلافی کرتا ہے۔ **جواب**: ضم، اقوی الحرکات ہونے کی وجہ سے فوات اعراب کی تلافی کرنے والا ہے۔
3. کسی مبنی میں تحرک یا حرکت خاصہ کی ایک سے زائد وجہ نہیں ہو پائی جاسکتی۔ **جواب**: وجہ پائی جاسکتی ہیں۔
4. ضم اخف الحرکات اور فتح اقوی الحرکات ہوتا ہے۔ **جواب**: ضم، اقوی الحرکات اور فتح اخف الحرکات ہوتا ہے۔

تمرین نمبر3: معرب کلمات کا اعراب اور وجہ اعراب بتائیے نیز مبنی کلمات میں جن کا آخر متحرک ھے ان پر حرکت آنے اور حرکت خاصہ آنے کی وجہ بیان فرمائیے۔

مثال	معرب کلمات	مبنی کلمات
إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ	"الاعمال" ماکافہ آنے کی وجہ سے منصوب نہیں ھوا۔ "النیۃ، امرئٍ، اللّٰہ، رسول، وغیرہ حرف جر کی وجہ سے مجرور ھیں۔	نوی" معرب کے مشابہ ھونے کی وجہ سے مبنی کو حرکت دی، "ما، مَنْ "فتح کے اخف الحرکات ھونے کی وجہ سے فتح دی، "وَ، فَ "کو ساکن سے بچنے کے لیے حرکت دی،
اِتَّبِعُوا الْعُلَمَاءَ فَإِنَّهُمْ سُرُجُ الدُّنْيَا وَمَصَابِيحُ الْآخِرَةِ	"العلماء" فعل کا مفعول ھے اس لیے منصوب ھے، "سرج" حرف مشبہ بالفعل کی خبر ھے اس لیے مرفوع	"فَ، وَ" کو ساکن سے بچنے کے لیے حرکت دی،

	ھے، "مصابیح"کا"سرج"پر عطف ھے اس لیے مرفوع ھے۔	
اَبُوْبَکْرٍوَعُمَرُسَیِّدَاکُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ	"بکر،عمر،کھول،الجنۃ،مضاف الیہ ھونے کی وجہ سے مجرورھیں۔"الاولین والآخرین"مجرورھیں۔	"وَ"کوساکن سے بچنے کے لیے حرکت دی،
اِتَّقُوااللّٰہَ وَصَلُّوْاخَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْاشَھْرَکُمْ وَاَدُّوْازَکَاۃَ اَمْوَالِکُمْ طَیِّبَۃً بِھَااَنْفُسُکُمْ وَاَطِیْعُوْااِذَااَمَرَکُمْ تَدْخُلُوْاجَنَّۃَ رَبِّکُمْ	اللّٰہ،خمس،شھر،زکاۃ،جنۃ"مفعول ھونے کی وجہ سے اور"طیبۃ"حال ھونے کی وجہ سے منصوب ھیں،"رب"مضاف الیہ ھونے کی وجہ سے مجرورھے۔	"وَ"کوساکن سے بچنے کے لیے حرکت دی،

الدرس الثانی والسبعون:صلات کابیان

تمرین نمبر2:غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. جو اسم مفعول بہ واقع ہو اسے بھی صلہ کہا جاتا ہے۔ **جواب**:جو اسم بواسطہ حرف جر مفعول بہ بنے اسے بھی صلہ کہتے ہیں۔
2. صلہ کا اطلاق حروف جارہ پر بھی ہوتا ہے۔ **جواب**:سات مخصوص حروف جارہ کو بھی صلہ کہتے ہیں۔

تمرین نمبر3:صلات کے بارے میں بتائیے کہ کونسا صلہ کس معنی میں استعمال ھوا ھے۔

مثال	ترجمہ	جواب
سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا	پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک	"ب"،"من"بمعنی ابتدا،الیٰ"بمعنی انتھا۔
وَلَقَدْنَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ	اور تحقیق اللہ نے بدر میں تمہاری مدد فرمائی	"ب"بمعنی ظرفیت
فَعَّالٌ لِّمَایُرِیْدُ	جو چاہتا ہے کرنے والا ہے۔	"ل"زائد۔
اِرْکَبْ عَلَی اِسْمِ اللّٰہِ	اللہ کے نام کے ساتھ سوار ہوجا	"علی"بمعنی باء
فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ	تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ	"الیٰ"بمعنی انتھا
اِذْھَبْ بِسَلَامٍ	سلامتی کے ساتھ چلا جا	"ب"بمعنی مصاحبت
فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ	رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا	"ب"بمعنی قسم
اَفَلَمْ یَسِیْرُوْافِی الْاَرْضِ	وہ کیوں نہیں زمین میں سفر کرتے	فی"بمعنی ظرفیت
لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ	اسی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔	"ل"بمعنی اختصاص،فی"بمعنی ظرفیت۔
اِرْحَمْ بِالْیَتِیْمِ	یتیم پر رحم کر	ب"بمعنی استعطاف
یَتِیْھُوْنَ فِی الْاَرْضِ		فی"بمعنی ظرفیت
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ	تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچوگے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو	"من"بمعنی تبعیض

ابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ	اور اس کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں	"من" بمعنی تعلیل
وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ	اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنتِ سلیمان کے زمانہ میں	"علیٰ" بمعنی ظرفیت
وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا	اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (اس خاص) بندے پر اتارا	"فی" بمعنی ظرفیت، "من" زائد، "علیٰ" بمعنی استعلاء
اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ	وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی اور بخشش کے بدلے عذاب	"ب" بمعنی مقابلہ
فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ	تو اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں	"علیٰ" بمعنی باء، "فی" بمعنی ظرفیت
رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ	اے ہمارے رب ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب	"عن" بمعنی بدل
اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَی اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ	وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کر لیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں	"علیٰ" بمعنی من، "لام" بمعنی اختصاص، "ب" بمعنی تعلیل
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ	اور ابراہیم کا اپنے باپ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کر چکا تھا	"لام" بمعنی اختصاص، "عن" بمعنی بدل
وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ	اور صبر اور نماز سے مدد چاہو	"ب" بمعنی مقابلہ
صَوْمِی عَنْ اُمَّتِیْ	میرا روزہ رکھنا میری امت کی طرف سے	"عن" بمعنی بدل
عَلَیْهِ دَیْنٌ	اس پر قرض لازم ہے۔	بمعنی باء
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ	تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مار	"ب" بمعنی استعانت
وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا	اور جو پتّا گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے	"من" بمعنی تبعیض
لِّلَّذِیْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ	اور رحمت ہے ان کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں	"لام" بمعنی اختصاص
وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ	اور مجھے ان سے ملا دے جو تیرے قربِ خاص کے سزاوار ہیں	"با" بمعنی مصاحبت
مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰهِ	کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف	"الیٰ" بمعنی انتہا
خَرَجْتُ لِمَخَافَتِكَ	میں تیرے خوف کی وجہ سے نکلا	"لام" بمعنی تعلیل
وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِهِمْ	اور بیشک تمہارا رب تو لوگوں کے ظلم پر بھی انہیں ایک طرح کی معافی دیتا ہے	"لام" بمعنی اختصاص، "علیٰ" بمعنی استعلاء

فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ ؕ	تو یہ ہیں وہ جن پر تم مجھے طعنہ دیتی تھیں	فی "بمعنی سببیت"
فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ	تو وہ کون ہے جو تمہیں پانی لادے نگاہ کے سامنے بہتا	"با"بمعنی تعدیه

الدرس الثالث والسبعون: تضمین کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. اَنْبَاَ،اَخْبَرَ متعدی بسه مفعول ھیں۔ **جواب**: بواسطه حرف جر متعدی بدو مفعول ھیں۔
2. تضمین کی وجه سے فعل لازم، متعدی اور فعل متعدی فعل لازم بن جاتا ھے۔ **جواب**: تضمین سے بظاھر ایک لفظ سے دو لفظوں کا معنی ادا ھو جاتا ھے۔

تمرین نمبر3: صلات وغیرہ میں غور کرتے ھوئے بتائیے که درج ذیل افعال میں کون کونسے معانی کی تضمین ھے۔(تضمین کی شناخت صلات وغیرہ کے ذریعے ھی ھوتی ھے۔)

مثال	ترجمه	صله
اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ	وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں	ایمان بمعنی تصدیق بلا واسطه متعدی ھے، اعتراف کا صله باء آتا ھے۔
بَنَیْتُ الدَّارَ مَسْجِدًا	میں نے گھر کو مسجد بنا دیا	بناء متعدی بیک مفعول ھے، تصییر متعدی بدو مفعول ھوتا ھے
وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ	اور جب آپس میں اکیلے ہوں	خلا، باء کے ساتھ متعدی ھوتا ھے ارتیاح کا صله اِلیٰ کے ساتھ آتا ھے
وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ	اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے	قبول کا صله باء آتا ھے جبکه عن عفو وغیرہ کا صله ھے۔
وَ قَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ	اور ہم اُن نبیوں کے پیچھے اُن کے نشان قدم پر عیسٰی بن مریم کو لائے	مجیئة علی آثار کا صله علی آتا ھے۔
اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا وَ قَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ	کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے جیسے دو آدمیوں پر اور ان کی قوم ہماری بندگی کر رہی ہے	ایمان بمعنی تصدیق بلا واسطه متعدی ھے، لام اتباع، تواضع اور خضوع کا صله ھے

الدرس الرابع والسبعون: جملوں کا اعراب

تمرین نمبر2، غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. جو جملہ صفت واقع ہو وہ محلاً مرفوع ہوتا ہے۔ **جواب**: جو جملہ کسی مرفوع اسم کی صفت واقع ہو وہ محلاً مرفوع ہوتا ہے۔
2. جو جملہ کسی جملے کا تابع ہو اس کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔ **جواب**: جو جملہ کسی جملے کا تابع ہو اس کا حکم متبوع کے مطابق ہو گا۔
3. جواب شرط محلاً مجزوم ہو گا۔ **جواب**: وہ جملہ جو شرط جازم کا جواب ہو وہ محلاً مجزوم ہو گا۔

تمرین نمبر3: خط کشیدہ جملوں کا اعراب ھے تو کیا اور کیوں؟ نہیں ھے تو یه 9 میں سے کونسی قسم ھے۔

مثال	ترجمه	جواب

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَلۡمُؤۡمِنُ غِرٌّ کَرِیۡمٌ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن سادہ لوح اور کریم ہوتا ہے۔	"قال النبی" جملہ ابتدائیہ ھے۔ "صلی اللّٰہ" جملہ معترضہ۔ "سلم" تابع۔ "المؤمن غرّ کریم" جملہ استئنافیہ۔
جَآءَ الَّذِیۡ صَنَّفَ کِتَابًا فِی الۡفِقۡہِ	وہ آیا جس نے فقہ میں کتاب لکھی ہے	"الذی" جوکہ مرفوع ھے اس کا صلہ ھے اس لیے محلا مرفوع۔
فَذَبَحُوۡھَا وَمَا کَادُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ	تو اسے ذبح کیا اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے	فعل مقاربہ کی خبر ھے اس لیے محلا منصوب ھے۔
وَ جَآءُوۡۤ اَبَاھُمۡ عِشَآءً یَّبۡکُوۡنَ	اور رات ہوئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے	"عشاء" اسم منصوب کی صفت ھے اس لیے محلاً منصوب ھے۔
یَوۡمًا لَّا تَجۡزِیۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَیۡـًٔا	اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہو سکے گی	"یومًا" اسم منصوب کی صفت ھے اس لے محلاً منصوب ھے۔
وَ اِنۡ تُصِبۡھُمۡ سَیِّئَۃٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡھِمۡ اِذَا ھُمۡ یَقۡنَطُوۡنَ	اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے بھیجا جبھی وہ ناامید ہو جاتے ہیں	کوئی اعراب نہیں ھے۔ جملہ استئنافیہ ھے۔
لَاتُحۡتَرِمۡ رَجُلًا یَّبۡتَدِعُ فِی الدِّیۡنِ	ایسے آدمی کا احترام نہ کر جو دین میں بدعتی ہو	"رجلا" اسم منصوب کی صفت ھے اس لیے محلا منصوب ھے۔
فَاَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡہِ اَنِ اصۡنَعِ الۡفُلۡکَ	تو ہم نے اسے وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا	کوئی اعراب نہیں ھے۔ جملہ تفسیریہ ھے
اَظُنُّ الۡاُمَّۃَ تَجۡتَمِعُ بَعۡدَ التَّفَرُّقِ	میں گمان کرتا ہوں کہ امت تفرقہ کے بعد جمع ہو جائے گی	کوئی اعراب نہیں ھے۔ جملہ تفسیریہ
جَلَسۡتُ حَیۡثُ الۡمَنۡظَرُ جَمِیۡلٌ	میں ایسی جگہ بیٹھا جہاں کا منظر خوبصورت ہے	جلست" جملہ ابتدائیہ، "المنظر جمیل" مضاف الیہ ھے اس لیے محلا مجرور ھے۔
وَ اِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عَظِیۡمٌ	اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے	کوئی اعراب نہیں ھے۔ جواب شرط غیر جازم
تَمَسَّکۡ بِالۡفَضِیۡلَۃِ فَاِنَّھَا زِیۡنَۃُ الۡعُقَلَاءِ	فضیلت کو لازم پکڑو کیونکہ یہ عاقلوں کی زینت ہے	کوئی اعراب نہیں، جملہ تعلیلیہ
لَا سُرُوۡرَ یَدُوۡمُ	کوئی خوشی دائم نہیں ہوتی	لائے نفی جنس کی خبر ھے اسلیے محلا مرفوع ھے
وَ تَاللّٰہِ لَاَکِیۡدَنَّ اَصۡنَامَکُمۡ	اور مجھے اللہ کی قسم ہے میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا	کوئی اعراب نہیں، جواب قسم
وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعۡضَھُمۡ بِبَعۡضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الۡاَرۡضُ	اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہو جائے	کوئی اعراب نہیں، جلمہ تعلیلیہ
وَ اَسَرُّوا النَّجۡوَی ٭ۖ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ٭ۖ ھَلۡ ھٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ	اور ظالموں نے آپس میں خُفیہ مشورت کی کہ یہ کون ہیں ایک تم ہی جیسے آدمی تو ہیں	کوئی اعراب نہیں، جملہ استئنافیہ

اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ۚ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ	بے شک نکوکار ضرور چین میں ہیں اور بے شک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں	کوئی اعراب نہیں، تابع ھے
کَانَ بَکۡرٌ یَعۡمَلُ الۡخَیۡرَ وَ یَجُوۡدُ	بکر بھلائی کا کام اور سخاوت کرتا ہے	فعل ناقص کا اسم ھے اسلیے محلا منصوب ھے۔
اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ	اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو	کوئی اعراب نہیں، جملہ استئنافیہ
قُلۡ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ	تم فرماؤ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے	کوئی اعراب نہیں ھے۔ جملہ ابتدائیہ
اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتۡ لَہُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا	بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے	کوئی اعراب نہیں ھے۔ تابع ھے۔

الدرس الخامس والسبعون: قواعد املا اور علامات ترقیم

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. تنوین فتح ہمیشہ دو فتحوں اور الف سے لکھی جاتی ہے۔ **جواب**: تنوین فتح دو فتحوں اور الف سے لکھتے ہیں لیکن گول تاء اور جو ہمزہ الف کے اوپر لکھا ہو اور جس ہمزہ متطرفہ سے پہلے الف ہو اس میں تنوین فتح صرف دو زبر سے لکھتے ہیں۔
2. ہمزہ متطرفہ ہمیشہ ماقبل حرکت کے مناسب حرف کے اوپر لکھا جاتا ہے۔ **جواب**: ہمزہ متطرفہ ماقبل حرف کی حرکت کے مناسب حرف کے اوپر لکھتے ہیں اور ماقبل ساکن ہو تو منفرد لکھتے ہیں۔
3. ہمزہ وصلی مفتوح یا مضموم کو الف کی صورت میں لکھ کر اوپر چھوٹا ہمزہ لکھتے ہیں۔ **جواب**: ہمزہ اصلی اور قطعی مفتوح یا مضموم کو الف کی صورت میں لکھ کر اوپر چھوٹا ہمزہ لکھتے ہیں اور مکسور ہو تو نیچے لکھتے ہیں۔

تمرین نمبر3: الف) درج ذیل جملوں میں الف کو ممدود یا مقصور لکھنے کی وجہ بیان کیجیے۔

مثال	جواب/وجہ	جواب/وجہ
اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی	"العلیا" اسم ثلاثی کا الف اصل میں واؤ اس لیے الف ممدود لکھا	"السفلی" اسم زائد علی الثلاث میں الف مقصور لکھا جاتا ھے جبکہ اس کا ماقبل یاء نہ ہو۔
اِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی	"ابقی" ثلاثی فعل کا الف اصل میں یاء ھو تو مقصور لکھا جاتا ھے۔	
اَلْعَصَا لِمَنْ عَصٰی	"العصا" ثلاثی اسم کا الف اصل میں واؤ ھو تو ممدود لکھا جاتا ھے۔	"عصی" ثلاثی فعل کا الف اصل میں یاء ھو تو مقصور لکھا جاتا ھے۔
کَانَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ عَلَمَ الْھُدٰی وَ بَیْتَ الْعُلَا مُتَمَسِّکًا بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی	"الھدی" اسم ثلاثی کا الف اصل میں یاء ھو تو مقصور لکھتے ھیں۔	"الوثقی" اسم زائد علی الثلاث میں الف مقصور لکھا جاتا ھے جبکہ اس کا ماقبل یاء نہ ھو۔

	"العلا" اسم ثلاثی کا الف اصل میں واؤ ہو تو ممدود لکھا جائے گا	
لَنْ یَنْسَی الْمُسْلِمُوْنَ الْعُقْبٰی	"ینسی" فعل ثلاثی کا الف اصل میں یاء ہو تو مقصور لکھا جائے گا۔	"العقبی" اسم زائد علی الثلاث میں الف مقصور لکھا جاتا ہے جبکہ اس کا ماقبل یاء نہ ہو۔

ب: درج ذیل حکایات میں املاء اور ترقیم کی اغلاط کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب
عَنْ عِیْسَی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَنَّ اِبْلِیْسَ جَاءَ اِلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ تَزْعَمُ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُکَ اِلَّا مَاکَتَبَ اللّٰهُ لَکَ! قَالَ؛ بَلٰی؟ قَالَ، فَارْمِ بِنَفْسِکَ مِنْ هٰذَا الْجَبَلِ، فَاِنَّهٗ اِنْ قَدَّرَ لَکَ السَّلَامَةَ تَسْلِمُ، فَقَالَ: لَهٗ یَامَلْعُوْنُ؛ اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَخْتَبِرَ عِبَادَهٗ۔ وَلَیْسَ لِلْعَبْدِ اَنْ یَخْتَبِرَ رَبَّهٗ۔ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں منقول ہے کہ ابلیس آپ کے پاس آیا اور کہا کیا آپ یہ گمان نہیں کرتے کہ جو کچھ اللہ نے لکھا ہے وہی آپ کو پہنچے گا۔ فرمایا: کیوں نہیں۔ اس نے کہا تو پھر اس پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا دیں اگر اللہ نے آپ کی سلامتی لکھی ہو تو آپ بچ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: اے ملعون! بیشک اللہ عزوجل اپنے بندوں کو آزماتا ہے بندے کی یہ جرات نہیں کہ وہ اپنے رب کو آزمائے۔	عَنْ عِیْسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَنَّ اِبْلِیْسَ، جَاءَ اِلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ: اَلَسْتَ تَزْعَمُ اَنَّهٗ لَایُصِیْبُکَ اِلَّا مَاکَتَبَ اللّٰهُ لَکَ؟ قَالَ: بَلٰی؟ قَالَ: فَارْمِ بِنَفْسِکَ مِنْ هٰذَا الْجَبَلِ؛ فَاِنَّهٗ اِنْ قَدَّرَ لَکَ السَّلَامَةَ تَسْلِمُ. فَقَالَ لَهٗ: یَامَلْعُوْنُ. اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: اَنْ یَخْتَبِرَ عِبَادَهٗ وَلَیْسَ لِلْعَبْدِ: اَنْ یَخْتَبِرَ رَبَّهٗ.

الدرس السادس والسبعون: قواعد ترکیب (1)

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. ضمیر مرفوع متصل ہمیشہ فاعل بنتی ہے۔ **جواب**: ضمیر متصل فاعل، نائب الفاعل، مفعول، مجرور بحرف جر، مضاف الیہ اور فعل ناقص یا حرف مشبہ بالفعل کا اسم بنتی ہے۔
2. فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ بنتا ہے۔ **جواب**: جملہ فعلیہ خبریہ بنتا ہے۔

تمرین نمبر 3: درج ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کیجیے۔

1

:۔۔۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی نَعْمَائِهِ الشَّامِلَةِ وَآلَائِهِ الْکَامِلَةِ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے مخصوص ہیں ان نعمتوں پر جو عام ہیں اور ان احسانات پر جو کامل ہیں۔
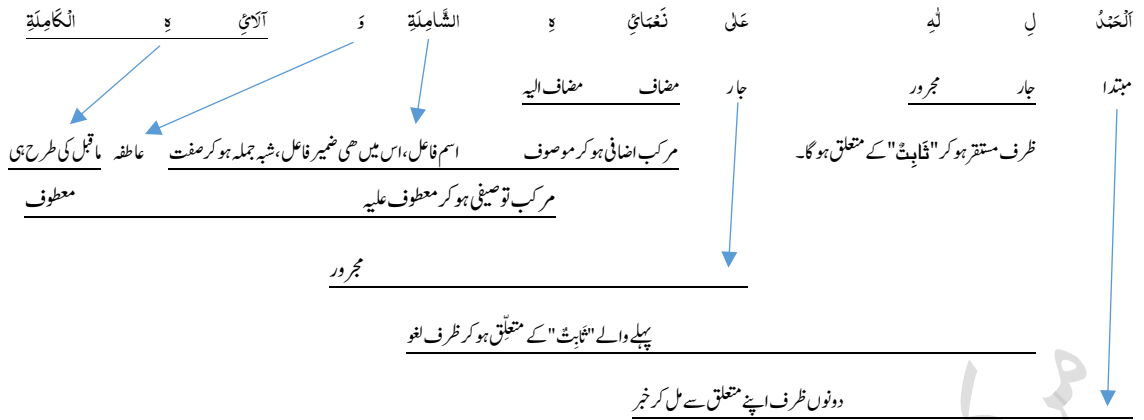
2:۔۔۔اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔۔۔**ترجمہ**: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے
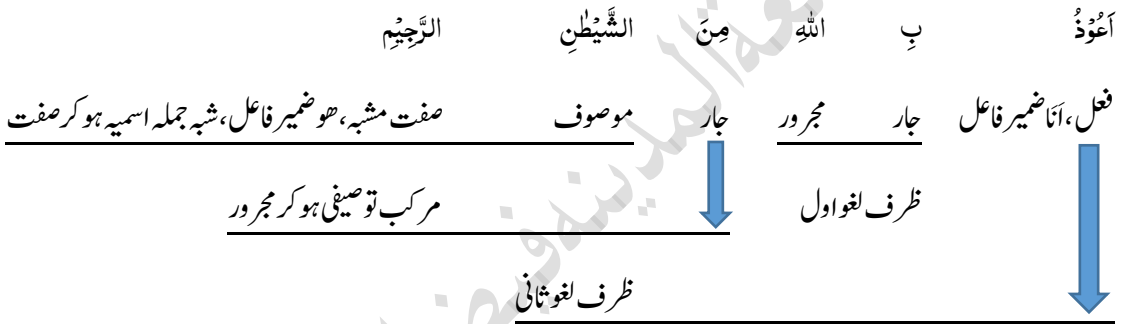
3:۔۔۔اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ۔۔۔**ترجمہ**: پانچویں نوع ایسے حروف جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔
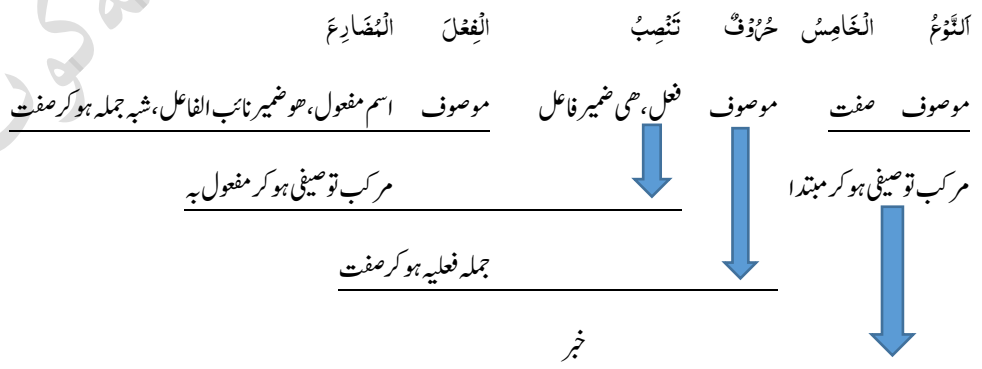
4:۔۔۔اَلتَّرَجِّیْ مَخْصُوْصٌ بِالْمُمْكِنَاتِ۔۔۔**ترجمہ**: ترجی، ممکنات کے ساتھ خاص کی گئی ہے۔

اَلتَّرَجِّیْ مَخْصُوْصٌ بِ الْمُمْکِنَاتِ

مبتدا اسم مفعول،ھو ضمیر نائب الفاعل جار مجرور

ظرف لغو

شبہ جملہ ہو کر خبر

جملہ اسمیہ

5:۔۔۔مَاوَلَاتَرْفَعَانِ الْاِسْمَ وَتَنْصِبَانِ الْخَبَرَ۔۔۔**ترجمہ**:مااور لا اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

مَاوَلَا تَرْفَعَانِ الْاِسْمَ وَ تَنْصِبَانِ الْخَبَرَ

معطوف علیہ معطوف مل کر مبتدا فعل،الف تثنیہ فاعل مفعول بہ عاطفہ فعل،الف تثنیہ فاعل مفعول بہ

جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ جملہ فعلیہ ہو کر معطوف

خبر

جملہ اسمیہ

6:۔۔۔یَاھِیَ لِنِدَاءِ الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ۔۔۔**ترجمہ**:یا یہ قریب وبعید کی نداء کے لیے ہے۔

یَا ھِیَ لِ نِدَاءِ الْقَرِیْبِ وَ الْبَعِیْدِ

مبتدائے محذوف "ھٰذِہٖ" کی خبر مبتداء جار مضاف معطوف علیہ عاطفہ معطوف

جملہ اسمیہ

مضاف الیہ

مرکب اضافی ہو کر مجرور

ظرف مستقر ہو کر "کَائِنٌ" کے متعلق ہو گا،کائن اسم فاعل اپنے اندر ھو ضمیر فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر

جملہ اسمیہ

7:۔۔۔تَنْصِبُ الْاِسْمَ وَیَرْفَعُ الْخَبَرَ حُرُوْفٌ سِتَّۃٌ۔۔۔**ترجمہ**:اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں چھ حروف۔

تَنْصِبُ　الِاسْمَ　وَ　يَرْفَعُ　الْخَبَرَ　حُرُوْفٌ　سِتَّةٌ

فعل، ھی ضمیر فاعل　مفعول　عاطفہ　فعل، ھو ضمیر فاعل　مفعول　موصوف　صفت

جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ　جملہ فعلیہ ہو کر معطوف　مرکب توصیفی ہو کر مبتدائے مؤخر

خبر مقدم

جملہ اسمیہ

8:۔۔۔اِعْلَمْ اَنَّ الْعَوَامِلَ مِائَةُ عَامِلٍ لَفْظِيَّةٌ وَمَعْنَوِيَّةٌ فَاللَّفْظِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ضَرْبَيْنِ سَمَاعِيَّةٌ وَقِيَاسِيَّةٌ فَالسَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا اَحَدٌ وَّتِسْعُوْنَ عَامِلًا وَالْقِيَاسِيَّةُ مِنْهَا سَبْعَةُ عَوَامِلَ وَالْمَعْنَوِيَّةُ مِنْهَا عَدَدَانِ

ترجمہ: تو جان کہ عوامل سو ہیں لفظی اور معنوی، پس لفظی ان میں سے دو قسموں پر ہیں سماعی اور قیاسی، پس سماعی ان میں سے اکانوے عامل ہیں اور قیاسی ان میں سے ساتھ عامل ہیں اور معنوی ان میں سے دو ہیں۔

اِعْلَمْ　اَنَّ　الْعَوَامِلَ　مِائَةُ عَامِلٍ　لَفْظِيَّةٌ وَمَعْنَوِيَّةٌ　فَ　اللَّفْظِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ضَرْبَيْنِ　سَمَاعِيَّةٌ وَقِيَاسِيَّةٌ فَالسَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا اَحَدٌ وَّتِسْعُوْنَ عَامِلًا وَالْقِيَاسِيَّةُ مِنْهَا سَبْعَةُ عَوَامِلَ وَالْمَعْنَوِيَّةُ مِنْهَا عَدَدَانِ

فعل امر، انت فاعل　مشبہ بالفعل　اسم　خبر　"ھی" مبتدائے محذوف کی خبر　تفصیلیہ　ذوالحال، ظرف مستقر ہو کر حال　ظرف مستقر ہو کر خبر ۔۔۔باقی ترکیب ماقبل کی طرح ہی ہے۔

جملہ اسمیہ ہو کر مفعول　جملہ اسمیہ　مبتدا

جملہ انشائیہ　جملہ اسمیہ
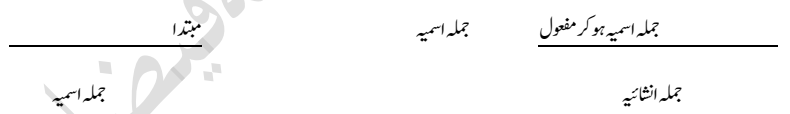
9:۔۔۔وَاللَّامُ لِلْاِخْتِصَاصِ نَحْوُ: اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ وَلِلزِّيَادَةِ نَحْوُ: رَدِفَ لَكُمْ اَىْ: رَدِفَكُمْ، وَلِلتَّعْلِيْلِ نَحْوُ: جِئْتُكَ لِلْاِكْرَامِ، وَلِلْقَسَمِ نَحْوُ: لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْاَجَلُ، وَلِلْمُعَاقَبَةِ نَحْوُ: لِزَمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ

ترجمہ: اور لام اختصاص کے لیے ہوتا ہے جیسے اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ۔ اور لام زائد ہوتا ہے جیسے رَدِفَ لَكُمْ اَىْ: رَدِفَكُمْ۔ اور تعلیل کے لیے ہوتا ہے جیسے جِئْتُكَ لِلْاِكْرَامِ۔ اور قسم کے لیے ہوتا ہے جیسے لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْاَجَلُ۔ اور معاقبت کے لیے ہوتا ہے جیسے لِزَمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ

وَاللَّامُ　لِ　لْاِخْتِصَاصِ　نَحْوُ: اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ وَلِلزِّيَادَةِ نَحْوُ: رَدِفَ لَكُمْ اَىْ: رَدِفَكُمْ، وَلِلتَّعْلِيْلِ نَحْوُ: جِئْتُكَ لِلْاِكْرَامِ، وَلِلْقَسَمِ نَحْوُ: لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْاَجَلُ، وَلِلْمُعَاقَبَةِ نَحْوُ: لِزَمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ
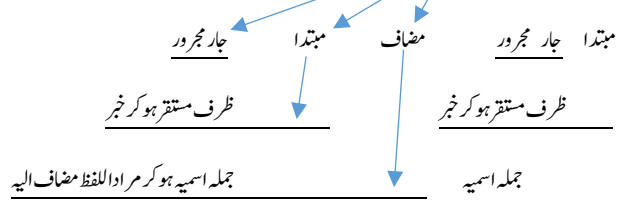
نَحْوُ مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر "مِثَالُهٗ" مبتدائے محذوف کی خبر۔ مبتدا، خبر مل کر جملہ اسمیہ۔۔۔۔۔بقیہ ترکیب بھی ماقبل کی طرح ہی ہے۔

نوٹ: یوں بھی ہو سکتا ہے کہ واللام للاختصاص کو مبتدا اور بعد والے حصے کو خبر اول، خبر ثانی، خبر ثالث وغیرہ بنا کر جملہ اسمیہ بنا دیا جائے۔

10:۔۔۔زَيْدٌ نَاصِرٌ غُلَامُهٗ عَمْرًوا۔ **ترجمہ:** زید اس کا غلام مدد کرنے والا ہے عمرو کی۔

جملہ اسمیہ

11:۔۔أَمَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ۔۔**ترجمہ**: کیا اس کا غلام مارا گیا ہے۔

أَ — مَضْرُوْبٌ — غُلَامُ — ہٗ

حرف استفہام — اسم مفعول، مبتدا — مضاف — مضاف الیہ

مرکب اضافی ہو کر نائب الفاعل قائم مقام خبر

جملہ اسمیہ خبریہ

نوٹ: مذکورہ مثال میں صفت کے صیغہ کو خبر مقدم اور اسم ظاہر کو مبتدائے مؤخر بھی بنا سکتے ہیں۔

12:۔۔خَالِدٌ ضَرَّابٌ أَبُوْہٗ عَمْرًا۔۔**ترجمہ**: خالد، اس کا باپ عمرو کو بہت زیادہ مارنے والا ہے۔

خَالِدٌ — ضَرَّابٌ — أَبُوْ — ہٗ — عَمْرًا

مبتدا — اسم مبالغہ — مضاف — مضاف الیہ — مفعول بہ

مرکب اضافی ہو کر فاعل

شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر

جملہ اسمیہ خبریہ

13:۔۔رَأَیْتُ رَجُلًا حَسَنًا خُلُقُہٗ۔۔**ترجمہ**: میں نے ایسا آدمی دیکھا جس کے اخلاق اچھے تھے۔

جملہ فعلیہ خبریہ

14:۔۔۔اَعْلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا فَاضِلًا۔۔۔**ترجمہ**:میں نے زید کو خبر دی کہ بکر فاضل ہے۔

اَعْلَمْتُ	زَيْدًا	بَكْرًا	فَاضِلًا
فعل،فاعل	مفعول اول	مفعول ثانی	مفعول ثالث

جملہ فعلیہ خبریہ

15:۔۔۔اَعْطَيْتُ فَقِيْرًا دِيْنَارَيْنِ۔۔۔**ترجمہ**:میں نے فقیر کو دو دینار دیئے۔

اَعْطَيْتُ	فَقِيْرًا	دِيْنَارَيْنِ
فعل،فاعل	مفعول بہ اول	مفعول بہ ثانی

جملہ فعلیہ خبریہ

16:۔۔۔وَجَدْتُ اللهَ غَفُوْرًا رَحِيْمًا كَرِيْمًا عَفُوًّا۔۔۔**ترجمہ**:میں نے اللہ تعالیٰ کو غفور،رحیم،کریم اور معاف کرنے والا پایا۔

وَجَدْتُ	الله	غَفُوْرًا	رَحِيْمًا	كَرِيْمًا	عَفُوًّا
فعل،تاءفاعل	ذوالحال	اسم مفعول،ھونائب الفاعل،شبہ جملہ ہو کر موصوف	شبہ جملہ ہو کر صفت اول	صفت ثانی	صفت ثالث

مرکب توصیفی ہو کر حال

مفعول

جملہ فعلیہ

17:حَبَّذَا زَیْدٌ رَاکِبًا۔۔۔**ترجمہ**:زید کتنا اچھاہے در حال کہ وہ سوار ہے۔

حَبَّ ذَا زَیْدٌ رَاکِبًا

فعل مدح فاعل ذوالحال حال

جملہ فعلیہ ہوکر خبر مقدم مبتدائے مؤخر

جملہ اسمیہ انشائیہ

18:نِعْمَتِ الْمَرْاَۃُ زَیْنَبُ۔۔۔**ترجمہ**:زینب کتنی اچھی عورت ہے۔

نِعْمَتِ الْمَرْاَۃُ زَیْنَبُ

فعل مدح فاعل مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر

جملہ فعلیہ ہوکر خبر مقدم

جملہ اسمیہ انشائیہ

19۔۔۔یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَھُم۔۔۔**ترجمہ**:بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی آنکھیں اچک لے جائے گی۔

یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَ ھُم

فعل مقاربہ اسم فعل،ھو ضمیر فاعل مضاف مضاف الیہ

مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ

جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر

جملہ فعلیہ

20:۔۔۔اَلَسْتُ بِرَبِّکُم۔۔۔**ترجمہ**:کیامیں تمہارارب نہیں ہوں۔

اَ لَسْتُ بِ رَبِّ كُمْ

ہمزہ استفہام فعل ناقص،تاءفاعل حرف جر،زائد مضاف مضاف الیہ

مرکب اضافی ہوکر مفعول

جملہ فعلیہ انشائیہ

21:۔۔۔كَانَ اللهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۔۔۔**ترجمہ**:اللہ تعالیٰ علیم اور حکیم ہے۔

جملہ فعلیہ خبریہ

22:۔۔۔عَسىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا۔۔۔**ترجمہ**:عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے۔

عَسىٰ اَنْ يَّبْعَثَ كَ رَبُّ كَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا

فعل رجاء مصدریہ فعل مفعول بہ مضاف مضاف الیہ موصوف اسم مفعول،ھوضمیر فاعل

مرکب اضافی ہوکر فاعل شبہ جملہ ہوکر صفت

مفعول فیہ

جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہوکر فاعل

جملہ انشائیہ

23:۔۔۔مَا اَحْسَنَكَ مَا اَجْمَلَكَ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ۔۔۔**ترجمہ**:آپ کتنے خوبصورت اور جمال والے ہیں سبحان اللہ سبحان اللہ

مَا اَحْسَنَ كَ مَا اَجْمَلَ كَ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ

بمعنی اَیُّ شَیْءٍ مبتداء فعل،ھو ضمیر فاعل مفعول بہ مبتداء فعل،ھو ضمیر فاعل مفعول بہ مضاف مضاف الیہ

جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مرکب اضافی

جملہ اسمیہ انشائیہ جملہ اسمیہ انشائیہ "سَبَّحْتُ" فعل کا مفعول مطلق

فعل، تاء فاعل، مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ

الدرس السابع والسبعون: قواعدِ ترکیب (2)

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. اسم استفھام اور شرط کے بعد نکرہ واقع ھو تو یہ مبتداء بنتے ھیں۔ جواب: اسم استفھام کے بعد نکرہ واقع ھو تو یہ مبتدا بنتا ھے۔
2. اِذْ کبھی مضاف اور کبھی مضاف الیہ بنتا ھے۔ جواب: اِذْ کبھی مفعول فیہ، کبھی مفعول بہ، کبھی بدل اور کبھی مضاف الیہ بنتا ھے۔

تمرین نمبر3: الف) درج ذیل جملوں میں اسمائے استفھام و شرط کا اعراب بیان فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
مَنْ اَخَذَ الْكِتَابَ؟	"من" اسم استفھام مفعول بہ بنے گا۔	اسم استفہام کے بعد فعل متعدی ہے۔
مَا تَأْمُرْ اَفْعَلْ	"ما" اسم شرط مفعول بہ بنے گا۔	اسم شرط کے بعد فعل متعدی ہے۔
مَا هٰذَا؟	"ما" اسم استفھام خبر بنے گا۔	اسم استفہام کے بعد معرفہ واقع ہو تو یہ خبر بنتا ہے۔
مَنْ جَدَّ وَجَدَ	"من" اسم شرط مفعول بہ بنے گا۔	اسم شرط کے بعد فعل متعدی ہے۔
مَاذَا كُنْتَ فِي الْمَاضِيْ؟	"ماذا" اسم استفھام مبتدا بنے گا۔	اسم استفہام کے بعد فعل لازم ہو تو یہ مبتدا بنتا ہے۔
اِلٰى مَنْ تُحْسِنْ يُكْرِمْكَ	"من" اسم استفھام مجرور بنے گا۔	حرف جر کے بعد واقع ہے۔
كَيْفَ جِئْتَ؟	"کیف" اسم استفھام مبتدا بنے گا۔	کیف، کے بعد فعل لازم ہے۔
مَنْ تُكْرِمْهُ يُكْرِمْكَ	"من" اسم شرط مبتدا/مفعول بہ بنے گا۔	فعل متعدی سے پہلے ہو اور فعل اس کی ضمیر پر واقع ہو تو دونوں امر جائز ہیں۔
كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ؟	"کم" اسم استفھام مبتدا بنے گا۔	اس کے بعد نکرہ واقع ہو تو یہ مبتدا بنے گا۔
اَيُّكُمْ هُوَ الرَّئِيْسُ؟	"ایّکم" مبتدا بنے گا۔	اس کے بعد معرفہ ہو تو مبتدا بنا تا ہے۔
مَتٰى تُسَافِرْ اُسَافِرْ	"متی" اسم شرط مفعول فیہ بنے گا۔	زمانے پر دلالت کرے تو مفعول فیہ بنتا ہے۔
هَلْ حَفِظْتَ الدَّرْسَ؟	"ھل" اسم استفھام مفعول بنے گا۔	اسم کے بعد فعل متعدی ہے۔

ب): درج ذیل جملوں میں لفظ اِذْ کا اعراب بیان کیجیے۔

مثال	ترجمہ	جواب
لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا	بے شک اللّٰہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا	"اِذ"ماقبل کے لیے مفعول فیہ ھے۔
وَاذۡکُرُوۡۤا اِذۡ اَنۡتُمۡ قَلِیۡلٌ	اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے	"اِذ"بدل بن رھاھے۔
وَاذۡکُرۡ فِی الۡکِتٰبِ مَرۡیَمَ ۘ اِذِ انۡتَبَذَتۡ مِنۡ اَہۡلِہَا	اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی	"اِذ"مفعول فیہ بن رھاھے۔
رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ہَدَیۡتَنَا	اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی	"اِذ"مضاف الیہ بن رھاھے۔
فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿ۙ۷۰﴾ اِذِ الۡاَغۡلٰلُ فِیۡۤ اَعۡنَاقِہِمۡ	وہ عنقریب جان جائیں گے جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں	مفعول فیہ بن رھاھے۔
وَ اِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ	اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا	مفعول فیہ بن رھاھے۔
یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَہَا	اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی	مضاف الیہ کوحذف کرکے تنوین آئی
وَ اِذۡ یَرۡفَعُ اِبۡرٰہٖمُ الۡقَوَاعِدَ	اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں	مفعول فیہ بن رھاھے۔
ثَانِیَ اثۡنَیۡنِ اِذۡ ہُمَا فِی الۡغَارِ اِذۡ یَقُوۡلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۚ	صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللّٰہ ہمارے ساتھ ہے	مفعول فیہ بن رھاھے۔